بدمذہبوں کی گستاخیاں

بدمذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر مقلدین (اہلحدیث) اور
نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں سے شانِ باری تعالیٰ، شانِ رسالت ﷺ،
شانِ صحابہ اور شانِ اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے
(بدمذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)

مؤلف:
مولانا محمد طفیل رضوی

مکتبۂ فیضانِ مشتاق
نزد بسم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی

بدمذہبوں کی گستاخیاں

بدمذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر مقلدین (اہلحدیث) اور
نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں سے شانِ باری تعالیٰ، شانِ رسالت ﷺ،
شانِ صحابہ اور شانِ اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے،
(بدمذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)

مؤلف:
مولانا محمد طفیل رضوی

مکتبۂ فیضانِ مُشتاق
نزد بسم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : بد مذہبوں کی گستاخیاں

نام مصنف : محمد طفیل رضوی

بار اوّل : 1100

صفحات : 192

سنِ اشاعت : 2013ء

قیمت : 250

ناشر : مکتبہ فیضانِ مشتاق، کھارادر، کراچی

پاکستان بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں۔

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

ہندوستان پر جب انگریز قابض ہوا تو انگریزوں نے ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں انہوں نے دانشمندوں، پوپ، پادری اور سیاستدانوں کو مدعو کیا اور مسئلہ یہ پیش کیا کہ:

یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں جو
روح محمدی اس کے بدن سے نکال دو

کس طرح ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے ان کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و محبت نکال سکتے ہیں۔ کیونکہ جب تک ان میں یہ جذبہ ختم نہ کیا جائے، ہماری حکومت پائیدار نہیں ہوسکتی تو سب نے سوچ وبچار کے بعد یہ مشورہ دیا کہ مسلمانوں میں سے کچھ حضرات کو خریدا جائے اور ان سے ایسی کتابیں لکھوائی اور تقریریں کرائیں جائیں جس میں عظمت مصطفیٰ ﷺ پر بحث ہو کہ ان کی تعظیم اس طرح کرنی چاہئے۔

شیخ نجدی وہابیوں کے پیشوا شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے سب سے پہلے کتاب التوحید اور شیخ البراہین وغیرہ نامی کتابیں لکھ کر دنیائے عرب میں اسلام کے نام پر مسلمانوں میں فرقہ واریت کا بیج بو چکا تھا۔ اس فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کے لئے انگریزوں کو ایک شخص کی تلاش تھی۔

چنانچہ ان کے قریب میں ولی اللہی خاندان کا ایک فرد جس کا نام "اسماعیل دہلوی" تھا، آ گیا اور اس سے ایک کتاب لکھوائی گئی، جس کا نام اس نے "تقویۃ الایمان" رکھا۔ نام میں دلکشی اور تقویت تھی، لیکن حقیقت میں "تفویۃ الایمان" یعنی ایمان کو فوت کر دینے والی تھی۔

پھر عجم میں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے "تقویۃ الایمان" نامی کتاب لکھ کر پورے عجم خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کے اندر فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کی۔ انگریز نے اس کتاب کی بہت تشہیر کی۔ انگریزوں کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ مسلمان آپس میں شورش کا شکار ہوں، تفرقیں پیدا ہوں، ایک دوسرے کو مشرک اور بدعتی کہیں اور اس طرح امت مسلمہ کا

شیرازہ بکھر جائے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کے خوشہ چین حضرات نے اس ناپاک مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کئی کتابیں لکھیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری وساری ہے۔ زیر نظر کتاب میں ہم نے ان گستاخوں، بے ادبوں اور شرپسندوں کی کتابوں کا اصل ٹائٹل اور اصل صفحہ پیش کیا ہے تاکہ امت مسلمہ پر واضح ہو جائے کہ ان لوگوں سے ہمارا اختلاف ذاتی یا حلوے مانڈے کا نہیں بلکہ اختلافات کی بنیاد اکابرین دیوبند، اکابرین اہلحدیث اور نجدی پیشواؤں کی شان باری تعالیٰ، شان رسالت ﷺ اور شان اولیاء میں گستاخیاں اور بے ادبیاں ہیں مگر افسوس کہ موجودہ دیوبندی، اہلحدیث، وہابی اور سعودی نجدی ان گستاخ مولویوں کو اپنا امام، پیشوا، اکابر اور رہنما تسلیم کرتے ہوئے ان گستاخوں کی شان میں قصائد پڑھتے ہیں۔

جن جن فرقے کے مولویوں کی گستاخیاں اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں۔ یہ سب مولوی موجودہ فرقوں کے رہنما اور ان کی پہچان بنے ہوئے ہیں لہذا ماننا پڑے گا کہ ان فرقوں سے تعلق رکھنے والے تمام ہی لوگ ان گستاخوں اور بے ادبوں کی گستاخیوں پر راضی ہیں۔ یاد رکھئے جو شخص کسی کے کفر پر راضی ہو، وہ انہی میں سے ہے۔

لہذا اس کتاب کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھیں اور غور کریں کہ کیا ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ کیا کوئی سچا مسلمان اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ اور اسلامی عقائد کے متعلق ایسی باتیں لکھ سکتا ہے؟

ہماری یہ کتاب ہمارے ان بھائیوں کو بھی دعوت فکر دیتی ہے جو اکثر و بیشتر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہم سب مسلمان ہیں، بدمذہب بھی مسلمان ہیں۔ وہ کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں، صدقات وخیرات کرتے ہیں اور تبلیغ بھی کرتے ہیں پھر بھی آپ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، ان کو برا کہتے ہیں اور ان کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور ذرا سوچیں کہ جن کے عقائد ونظریات ایسے گستاخانہ ہوں، کیا ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کی تعریف کی جاسکتی ہے؟

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایسی کتابیں لکھ کر اس امّت میں فتنہ برپا کیا ہے۔ ان لوگوں نے امّت میں نفرتوں کا بیج بویا ہے۔ ان لوگوں کا مقصد امّت کی اصلاح نہیں بلکہ اصلاح کی آڑ میں گمراہیت کی طرف دھکیلنا ہے۔ اس کتاب کو تیار کرنے کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کرنا ہے۔

اس کتاب میں جتنے بھی حوالہ جات تحریر ہیں، یہ تمام کتابیں راقم الحروف کے پاس موجود ہیں۔ کوئی بھی شخص اس کتاب کا ایک بھی حوالہ غلط ثابت نہیں کرسکتا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

(حصہ اول)

اکابرِ دیوبند اور دیوبندی مولویوں کی گستاخیاں اور بے ادبیاں اُنہیں کی کتابوں سے

کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں درج ذیل گستاخیاں اور بے ادبیاں

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں درج ذیل گستاخیاں کی ہیں۔

1= غیب کی خبریں جاننے میں انبیاء اور شیطان برابر ہیں (تقویۃ الایمان، ص 8)

2= ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے (تقویۃ الایمان، ص 16)

3= اس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبریل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے (تقویۃ الایمان، ص 35)

4= جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان، ص 47)

5= اولیاء و انبیاء و امام زادہ، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہیں (تقویۃ الایمان، ص 68)

6= سرور کونین ﷺ کی طرف یہ جملہ منسوب کر کے لکھا کہ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان، ص 69)

7= جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سوان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے (تقویۃ الایمان، ص 72)

محترم بھائیو! سرکار دو عالم ﷺ کے متعلق اس انداز بیان کو کیا کہا جائے گا؟ ہمارا اختلاف ہی اس بات پر ہے کہ یہ حضرات حبیب کبریا ﷺ کی بات کرتے ہوئے ٹھہر کر سوچنا تو درکنار خود الفاظ کے استعمال میں اتنی رعایت بھی نہیں برتتے، جتنی وہ اپنے اساتذہ کے لئے برتتے ہیں۔ اگر یہ انداز بیان گستاخانہ نہیں ہے تو پھر ہمیں گستاخی کی تعریف بھی نئی وضع کرنی پڑے گی۔

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں مولوی اسمٰعیل دہلوی کو شہید اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی گستاخانہ کتابوں تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم کی تعریف کرتے ہوئے اسے دعا دی۔

جبکہ دوسری جانب غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے مرکزی رسالے صحیفۂ اہلحدیث میں غیر مقلد اہلحدیث مولوی نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کو اپنے اسلاف میں شمار کیا اور اس کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کو لاجواب کتاب قرار دیا۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسمٰعیل دہلوی دونوں فرقوں دیوبندی اور اہلحدیث کا پیشوا ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ جو کوئی انبیاء و اولیاء کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے گو اس کو اللہ کا بندہ مخلوق سمجھے، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں (معاذ اللہ)

تقویۃ الایمان ۸

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ترجمہ کہہ کون ہے وہ شخص کہ اسکے ہاتھ میں ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اسکے مقابل کوئی حمایت نہیں کر سکتا جو تم جانتے ہو سو وہ جا بجا کہیں گے کہ اللہ ہے کہہ پھر کہاں سے خبطی ہو جاتے ہو ف یعنی جب کافروں سے بھی پوچھیے کہ سارے عالم میں تصرف کر سکتا ہے اور اسکے مقابل کوئی حمایتی کھڑا ہو سکے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے پھر اوروں کو ماننا محض خبط ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے سو سمجھنا چاہئے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اسکے مقابل جانئے بلکہ شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کی ٹھہرائی ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اسکے نام کا جانور کرنا اور اسکی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھے اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہو جائیگا خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ پیروں و شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے بت پرستوں پر غصہ کیا

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش شیخ [illegible] سکریٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی

تقویۃ الایمان

باہتمام [illegible] کے

مطبع [illegible] پرنٹنگ دہلی میں چھپا

یہ مشرکین کا تصور یہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ لات و منات وغیرہ ایسے عابد لوگ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہاری عبادت کمال کو پہنچ گئی، میں تم پر یہ عنایت کرتا ہوں کہ تم آزاد ہو، میں تم پر نہ کچھ فرض کرتا ہوں اور نہ کوئی پابندی لگاتا ہوں۔ پس اس طرح انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام معبودوں کو الوہیت دے دی۔

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرمایا ہے وہ مشرک اور ملحد ہیں، مشرکین اور مومنین کے مابین بنیادی فرق یہی ہے کہ وہ غیر اللہ کیلئے عطائے الوہیت کے قائل تھے اور مومنین کی مقرب ترین حتیٰ کہ حضور ﷺ کے حق میں بھی الوہیت اور عطائے ذاتی کے قائل نہیں۔ اس کے باوجود اسمٰعیل دہلوی کا مسلمانوں کے عقیدے کو مشرکین کے کفر و شرک کے برابر لکھنا، اسمٰعیل دہلوی کی گمراہیت کی واضح دلیل ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ
ہر مخلوق بڑا یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے

تقویۃ الایمان ۱۶

اور ان کو شرک کی آفت سے بچا وے آمین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۗ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ لقمٰن میں جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور نصیحت کرتا تھا اسکو اے بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے ف یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقلمندی دی تھی سو انھوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دینا اور جس نے اللہ کا حق اسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسے ہی عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اسواسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ انبیاء میں اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر کہ اسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں ہے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے میرے سو بندگی کرو میری ف یعنی جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اسکے سوائے کسی کو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب شرعوں میں ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوائے اور سب راہیں غلط ہیں واخرج مسلم عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

☆ اسماعیل دہلوی نے ہر مخلوق کو بڑا یا چھوٹا چمار سے زیادہ ذلیل لکھا جبکہ قرآن مجید نے مسلمانوں کو عزت والا فرمایا۔

القرآن: وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنفقین لایعلمون

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم سے کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش شیخ عطاء اللہ صاحب سکریٹری ... کانفرنس دہلی

تقویۃ الایمان

باہتمام

قاضی فضل جمیل صاحب کے

مطبع کیپٹل پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپا

۳۵ تقویۃ الایمان

ہے اسکو کان رکھکر سن لیا چاہیے کہ اکثر لوگ انبیا و اولیا کی شفاعت پر بہت بھولے ہوئے ہیں اور اسکے معنی غلط سمجھکر اللہ کو بھول گئے ہیں سو شفاعت کی حقیقت سمجھ لینا چاہیے سو سننا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہیں سفارش کو اور دنیا میں سفارش کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر کے بادشاہ کے ہاں کسی شخص کی چوری ثابت ہو جاوے اور کوئی امیر و وزیر اسکو اپنی سفارش سے بچا لیوے تو ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اسکی آئین کے موافق اسکو سزا پہنچتی ہے مگر اس امیر سے دب کر اس کی سفارش مان لیتا ہے اور اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اس سلطنت کا بڑا رکن ہے اور اسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ یہ سمجھا کہ ایک جگہ اپنے غصہ کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کرنا بہتر ہے اس سے کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیجیے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جاویں اور سلطنت کی رونق گھٹ جاوے اسکو شفاعت وجاہت کہتے ہیں یعنی اس امیر کی وجاہت کے سبب سے اسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتے کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصلی مشرک ہے اور بڑا جاہل کہ اسنے خدا کے معنے کچھ بھی نہیں سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر کچھ بھی نہ پہچانی اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم میں سارا عالم عرش سے فرش تک الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اس جگہ قائم کرے کہ اسکے تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کام کے واسطے کچھ اسباب اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور جو سب لوگ اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جن سب مل کر جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاویں تو اس مالک الملک کی سلطنت میں ان کے سبب سے کچھ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو سب شیطان

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی یہ عبارت اس آیت قرآنی کے خلاف ہے:

القرآن: ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین ○ (سورۃ الاحزاب، آیت 40، پارہ 22)

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

☆ جب آپ ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی پھر یہ لکھنا کہ اللہ تعالیٰ کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے آیت قرآنی کے خلاف ہے

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ
جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں

تقویۃ الایمان ۱۷

ہیں اور ان کاموں کے وقت پکارتے ہیں پھر اسیطرح ایک مدت میں یہ رسم
جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات ہیں کچھ ان کی حقیقت
نہیں وہاں سوا اللہ کے سوا کوئی اور نہ کسیکا یہ نام اگر کسیکا یہ نام ہے تو اس کو
کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں سو سب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی
شخص وہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے اسکا نام اللہ
ہے محمد یا علی نہیں اور جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں سو ایسا شخص
کہ اسکا نام محمد یا علی ہو اور اسکے اختیار میں عالم کے سب کاروبار ہوں ایسا
حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض اپنا خیال ہے سو اس قسم کے خیال
باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا اور کسیکا حکم اسکے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے
تو ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اسکے کہنے سے ان باتوں کا
اعتبار ہو وے یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلنا اور کسیکا حکم اسکے مقابل
میں ہرگز نہ ماننا لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اللہ
کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسکے
حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم
کے واسطے ٹھہرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی
شرک ثابت ہوتا ہے سو اسے اللہ کے نزدیک پہنچنے کی راہ و بندوں تک رسول
ہی کی خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کی یا مجتہد کی یا غوث و قطب کی یا مولوی
و مشائخ کی یا باپ دادوں کی یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا پادری و پنڈت
کی بات کو اور انکی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت
حدیث کے مقابل میں پیر و استاد کے قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبر
ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے انکا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے
کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو انسے تو
شرک ثابت ہوتا ہے بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر خبر دینے والا ہے

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی یہ عبارت قرآن وحدیث کے خلاف ہے:

القرآن: انا اعطینک الکوثر ٥ ترجمہ: اے محبوب ﷺ! بیشک ہم نے ساری کثرت تمہیں عطا فرمائی (سورۂ کوثر، آیت ۱، پارہ 30)

حدیث شریف: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا

وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض ٥ ترجمہ: بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں یا زمین کی کنجیاں

(بخاری شریف، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1344، ص 214، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ

انبیاء کرام ہمارے بڑے بھائی ہیں

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

[illegible]

تقویۃ الایمان

باہتمام

قاضی فضل جمیل صاحب کے

مطبع [illegible] دہلی [illegible]

تقویۃ الایمان ۴۹

[illegible]

سر فرمایا بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی ف یعنی انسان آپس میں سب

بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور

مالک سب کا اللہ ہے بندگی اسی کو چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء و امام زادہ

پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے

عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری

کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے نہ خدا کی سی

[illegible]

مولوی اسمٰعیل دہلوی کا یہ عقیدہ اسلامی عقیدے کے خلاف ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور حضور ﷺ کی مثل جب کوئی نہیں تو وہ ہمارے بڑے بھائی کیسے ہو سکتے ہیں۔

حدیث شریف: قال لست کاحد منکم..... آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔

(بخاری، کتاب الصوم، حدیث 1961، ص 315، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

حدیث شریف: ولکنی لست کاحد منکم..... لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں

(مسلم، جلد اول، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرہا، حدیث 1612، ص 571، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے حضور ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کر کے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (معاذ اللہ)

تقویۃ الایمان ۷۹

[illegible] فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَهٗ فَقَالَ [illegible] اَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو آپ بہت لائق ہیں کہ سجدہ کریں ہم تم کو تو فرمایا مجھ کو بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو ف یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدے کے لائق ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار تھا پھر مر کر خدا نہیں بن گیا بندہ ہی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ [illegible] وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ [illegible]

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یوں نہ بولے کہ میرا بندہ اور میری بندی کیونکہ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں سب اللہ کی بندیاں ہیں اور غلام بھی اپنے میاں کو یوں نہ کہے کہ میرا مالک کیونکہ تم سب کا مالک اللہ ہے ف یعنی میاں اپنے غلام و لونڈی کو اپنا بندہ و بندی نہ کہے اور غلام اپنے مالک کو اپنا مالک نہ کہے کیونکہ مالک اللہ ہی ہے [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا [illegible] کیا حقیقت

یعنی مولوی اسمٰعیل دہلوی نے "ف" لکھ کر اپنی طرف سے گستاخانہ کلمات تحریر کر کے انہیں حضور ﷺ کی طرف منسوب کر دیا (معاذ اللہ) حالانکہ احادیث میں حضور ﷺ کے ارشادات اس باطل عقیدے کے خلاف نقل ہیں۔

حدیث شریف: فقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، حدیث 1047، ص 159، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب جذب القلوب اور اشعۃ اللمعات جلد اول میں اسے تفصیلاً بیان فرمایا ہے کہ حضرات انبیاء کے اجسام دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتے ہیں۔ ان کے کسی حصے کو گلانا اور اپنے اندر جذب کرنا پروردگار نے زمین پر حرام فرما دیا ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ ہر نبی امت کا اسی طرح سردار ہے جس طرح قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار ہوتے ہیں

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

[illegible]

کانفرنس دہلی

باہتمام

قاضی فضل جمیل صاحب کے

مطبع [illegible] دہلی

[illegible]

... جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار

سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے اور ہر امام اپنے وقت کے لوگوں کا اور ہر مجتہد اپنے تابعوں کا اور ہر بزرگ اپنے مریدوں کا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ یہ لوگ اول حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں اور پیچھے اپنے چھوٹوں کو سکھاتے ہیں سو اسی طرح سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کی راہ سیکھنے میں ان کے محتاج ہیں ان معنوں کر ان کو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہیں ...

[illegible]

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتب "صراط مستقیم" اور "تقویۃ الایمان" کی تعریف کی اور مولوی کو دعا دی

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

کامل

فتاوی رشیدیہ

مکتوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

فتاوی رشیدیہ ۳۶۵ [illegible]

اور اگر کسی زمین غیر وقف میں میت کے [illegible] ہو [illegible] آئندہ وہاں [illegible] اس پر درست

کرتے ہیں۔ [illegible] کا لگانا چاہیں [illegible] درست [illegible] کا کھودنا [illegible] درست ہے [illegible] اس

کی [illegible] نہیں۔ [illegible] مردہ [illegible] ہو جاتا ہے۔ [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ (رشید احمد)

مسائل متفرقہ

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی کتابوں کا مسئلہ

سوال: انجمن حمایت الاسلام [illegible] کیا ہے اور اس انجمن نے جو کتابیں اردو میں دینیات کی تصنیف کی ہیں ان کا پڑھنا مفید ہو گا یا نہیں۔

جواب: انجمن حمایت الاسلام مذہب اہل سنت والجماعت ہے اور ان کی کتابیں دینیات کی اچھی ہیں مگر بندہ نے تمام و کمال دیکھا نہیں۔ ان کے پڑھنے سے بچوں کو انشاء اللہ نفع ہو گا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

تقویۃ الایمان و صراط مستقیم

سوال: کتب تقویۃ الایمان و ایضاح الحق و صراط مستقیم [illegible] کتب کس کی تصنیف ہے اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ کس کی تصنیف ہے بعض اس کے مؤلف کون ہیں۔

جواب: حجۃ اللہ البالغہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے اور صراط مستقیم و تقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ ایضاح الحق بندہ کو یاد نہیں ہے کہ یہ مضمون ہے کس کی تالیف [illegible] ان تینوں کتابوں سے میں واقف ہوں اور اس [illegible] سے مستفید ان کے عقائد و خیالات پر اطلاع رسوم مروجہ کو جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس کثرت استعمال فرمایا ہے حق تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے [illegible] اور اس میں تمام [illegible] وغیرہ کی نسبت [illegible] لکھا گیا ہے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

☆ اس سے پتہ چلا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اکابر دیوبند بھی تائید کر رہے ہیں

ہمارے اسلاف لکھ کر غیر مقلدین اہلحدیث نے یہ ثابت کردیا کہ

وہ اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہیں

ہمارے اسلاف

عبدالرشید عراقی

شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلویؒ

۱۱۹۳ھ - ۱۲۴۶ھ

حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی کا شمار "ائمۂ دین اور عظیم پایہ محدثین" میں ہوتا ہے۔ حضرت شاہ محمد اسمٰعیل ۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۶ سال کی عمر میں ان کی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے ہوا۔ اور دو سال میں آپ نے قرآن مجید حفظ کرلیا۔ اس کے بعد صرف و نحو اور منطق و معقول کی کتابیں اپنے والد محترم شاہ عبدالغنی سے پڑھیں۔ ۱۲۰۳ھ میں ان کے والد محترم نے وفات پائی۔ تو ان کی تعلیم و تربیت ان کے تایا حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی کے زیر سایہ ہوئی۔ آپ نے جملہ علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے تایا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے کی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ محمد اسمٰعیل کو حافظہ کی غیر معمولی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ نہایت ذہین و فطین تھے۔ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں مرحوم فرماتے ہیں کہ:

> مولانا شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی علوم معقول و منقول میں اس درجہ ماہر تھے کہ انہیں دیکھ کر پرانے لوگوں کی یاد ذہن سے نکل جاتی۔ علوم قرآن و حدیث ان کے سینے میں محفوظ تھے اور فقہ و منقول میں انہیں پوری دسترس حاصل تھی۔ (اتحاف النبلاء، ص ۱۷۲)

سرسید احمد خاں نے بھی آپ کی ذہانت اور فطانت کا اعتراف کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ:

> شاہ محمد اسمٰعیل کی ذہانت کی دھوم تمام شہر میں تھی۔

(آثار الصنادید، ص ۹۹)

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی علوم اسلامی کی تحصیل کے ساتھ ساتھ جسمانی تربیت کی طرف بھی متوجہ ہوئے۔ آپ نے تیر اندازی اور تیراکی میں مہارت حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ ۱۲۳۷ھ میں حضرت شاہ محمد اسمٰعیل نے حضرت سید احمد شہید کے ساتھ حرمین شریفین کا سفر کیا اور حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

مولانا شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی بہت بڑے خطیب بھی تھے۔ ان کی خطابت کا شہرہ پوری دہلی میں تھا۔ آپ جامع مسجد دہلی میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے وعظ توحید کے اثبات اور شرک کی تردید میں ہوتے تھے۔ آپ سامعین کو غیر شرعی رسومات سے باز رہنے اور توحید و تقویٰ کے سیدھے راستے پر گامزن ہونے کی نصیحت فرماتے۔ ان کی فصاحت و بلاغت و تاثیر کا یہ عالم تھا کہ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرمایا کرتے تھے:

> میری تقریر اسمٰعیل نے لے لی۔ تحریر رشید الدین نے اور تقویٰ اسحاق نے۔ (تواریخ   ص ۱۳۶)

دہلی میں توحید کی تبلیغ کے دوران ہی پنجاب سے مسلمانوں پر سکھوں کے ظلم و ستم کی خبریں آنے لگیں۔ اس زمانے میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تو ہندوستان کے متعلق دارالحرب کا فتویٰ دیا۔ لیکن اس دارالحرب کو دارالاسلام بنانے کی کوشش کرنے والے حضرت سید احمد شہید اور حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے تحریک جہاد شروع کی۔ جس کے دوررس نتائج نکلے۔

اعتراف عظمت

شاہ محمد اسمٰعیل شہید فرزند توحید تھے۔ ایک جید عالم، دینی علوم کا منبع، بدعت شکن، بلند پایہ مبلغ اور عظیم مجتہد تھے۔ وہ غیر معمولی صفات کے مالک، ذہین و فطین اور صاحب بصیرت تھے۔ دین اسلام سے انتہا کی محبت رکھنے والے، متقی و پرہیزگار، زہد و ورع کے پیکر، شجاعت میں بے مثال اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔

مولوی رحمان علی بریلوی ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> ابن مولوی عبدالغنی بن مولانا شاہ ولی اللہ در ریاضت و رسائی فکر یگانۂ روزگار و مشاہیر علمای کبار بود
>
> یعنی شاہ عبدالغنی کے یہ فرزند اور مولانا شاہ ولی اللہ کے پوتے ریاضت اور فہم و فکر میں یگانۂ روزگار تھے۔ حضرت علمائے کبار میں مشار الیہ تھے۔ (تذکرہ علمائے ہند، ص ۱۷۹)

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کی شخصیت کا درج ذیل الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

> یعنی اس خاندان ولی اللہی دہلوی کا ہر فرد علم و عمل، حسن و جم

اسمٰعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتاب "تقویۃ الایمان" کو لاجواب کتاب قرار دیا

زور تقریر، فصاحت، قوتِ ورع، تقویٰ، دیانت و امانت اور مراتب ولایت میں یگانہ روزگار فرید دہر اور وحید عصر تھا۔ ان کی اولاد کی اولاد بھی انہی درجات بشریہ پر فائز تھے۔ یہ ایک زریں سلسلہ تھا۔

(اتحاف النبلاء۔ ص ۳۳۰)

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل جس بلند مرتبہ و مقام اور عزیمت کے شخص تھے۔ اور کوئی شخص ان جیسا پیدا نہیں ہوا۔

علامہ اقبال کا فرمان ہے۔

ہندوستان نے ایک مولوی پیدا کیا اور وہ مولوی محمد اسمٰعیل کی ذات تھی۔ (رسائل آف شاہ اسمٰعیل شہید۔ ص ۳۳)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کی مساعی جمیلہ کے معترف تھے اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا کرتے تھے۔

الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل و اسحاق

(حیات بعد المماۃ۔ ص ۱۰۹)

تصانیف

رد الاشراک (عربی)۔ تقویۃ الایمان (اردو)۔ صراط مستقیم (فارسی) منصب امامت (فارسی)۔ تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین (عربی)۔ عبقات (عربی)۔ اصول فقہ (عربی)۔ ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح (فارسی)

تقویۃ الایمان

اثبات توحید اور تردید شرک میں لاجواب کتاب ہے۔ اس کتاب کی مقبولیت اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ بقول مولانا رشید احمد گنگوہی۔ اس (تقویۃ الایمان) سے بہت نفع ہوا۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل کی حیات ہی میں دو ڈھائی لاکھ آدمی درست ہو گئے تھے۔ اور ان کے بعد جو نفع ہوا۔ اس کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

(امیر الروایات مطبوعہ در مجموعہ حکایات اولیاء ص ۹۹ طبع لاہور)

وفات

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل نے ۲۴/ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۵/مئی ۱۸۳۱ء کو حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی کے ہمراہ بمقام بالاکوٹ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

پاکستانی عوام

خادم الحرمین الشریفین الملک عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود

کو ان کی صحت یابی پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ان کی درازی عمر کے لیے دعا گو ہیں۔ زلزلہ زدہ علاقوں کی بحالی کا معاملہ ہو یا سیلاب سے متاثرہ عوام کی خدمت سعودی عرب کا کردار ہمیشہ منفرد اور محبتوں کا آئینہ دار رہا ہے۔

خادم الحرمین الشریفین الملک عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کا پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہوئے پاکستانی افرادی قوت کی درآمدی پالیسی کی وجہ سے پاکستان کے سالانہ زر مبادلہ میں بے پناہ اضافہ، حج و عمرہ کے زائرین کے لیے آپ کی خدمات قابل ستائش اور سعودی عرب اور پاکستان کے دیرینہ مراسم اور لازوال برادرانہ تعلقات کی عظیم مثال ہیں۔

اہل پاکستان دعا گو ہیں کہ

خادم الحرمین الشریفین الملک عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود

ہر دل عزیز شفیق شخصیت تمام اسلامی دنیا کے لیے امن اور خوشحالی کا محور بنی رہے۔

☆اس سے پتہ چلا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اہلحدیث فرقے کے مولوی تائید کرتے ہیں

غیر مقلد اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری لوگوں کو رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان پڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں

ہم آپ کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ اور آپ کی جائے ہجرت مدینہ منورہ کو حرم مانتے ہیں۔ ہم آپ کے روضہ مبارک کی زیارت کو مستحب جانتے ہیں۔ ہم خاتم النبیین ہیں، آپ کے خالص اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کے حق میں خلیفہ کیا ۔ قیامت تک آپ کے سوا کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔ آپ کی تمام امت میں سب سے زیادہ افضل اور بزرگ خلیفہ بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں آپ کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام کی امامت برحق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ وہ اب تک زندہ ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ وغیرہ۔ (محمد داؤد راز)

سوال۔ کلام مجید میں بکثرت آیات شرک کی رد میں وارد ہیں۔ مشرک کے لئے اللہ تعالیٰ نے سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ تلاوت کے وقت طبیعت خائف ہوتی ہے کہ کہیں ہم سے بھی کوئی شرک سرزد نہ ہو جائے۔ مہربانی فرما کر شرک کی جامع مانع تعریف تحریر فرمائیں۔

محمد حسنی فضل الرحمٰن از جبل پور

جواب: شرک کی جامع مانع تعریف اور اس کے اقسام سمجھنے کے لئے مولانا اسمٰعیل شہید کی کتاب تقویۃ الایمان پڑھیے۔ (اہلحدیث جلد ۳۳ ص ۱)

تشریح: حدیث شریف میں آیا ہے۔ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِي ...

یعنی خدا کا دین اسلام شروع شروع مسافر اور وطن میں اجنبی تھا۔ ترقی کے بعد پھر مسافر اور اجنبی ہو جائے گا۔ خوشخبری ہو ان مسافروں کو جو میری سنت میں لوگوں نے جو بگاڑ کیا ہوگا اس کی وہ اصلاح کریں گے۔ اس حدیث شریف میں اسلام کی زندگی کے چار مراتب فرمائے گئے ہیں (۱) پہلی حالت بے کسی کی تھی جو ہجرت سے قبل مکہ معظمہ میں گزری (۲) دوسرے درجہ میں

لہ سفر مدینہ میں مسجد نبوی روضہ مسجد نبوی (المنورہ) میں نماز ادا کرنے کی نیت سے ہونا چاہیے۔ روضہ مطہرہ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہے ... لہ امام مہدی ... آخر زمانہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابو الوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول

مرتبہ محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

غیر مقلد اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے گستاخ رسول مولوی اسمٰعیل دہلوی کو مصنفِ عالیشان، مجاہد فی سبیل اللہ، شہید اور حد تو یہ ہے کہ ''رضی اللہ عنہ'' تک لکھ دیا (معاذ اللہ)

فتاویٰ ثنائیہ جلد اوّل — ۹۹ — [illegible]

کی صحت و سقم پر بحث نہیں کرتے۔ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مولانا شہیدؒ کا یہ مسلک نہ تھا بلکہ وہی تھا جو مجدد رح نے [illegible] بتایا ہے

مولانا کے مسلک کی مزید وضاحت آپ کی کتاب تنویر العینین سے ہوتی ہے جو مسئلہ رفع یدین کے اثبات میں ہے۔ جس کا خلاصہ ان دو فقروں میں ہے جو مولانا نے اپنے دیباچہ میں لکھے ہیں۔ "یثاب فاعلہ ولا یلام تارکہ" یعنی [illegible] رفع یدین کرنا ثواب کا کام ہے۔

کیا رفع یدین کے متعلق علمائے حنفیہ کا یہی مذہب ہے؟ اگر یہی ہے تو نعم الوفاق و ناظرین کرام! حبذا الاتفاق۔ مختصر یہ ہے کہ مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کا مسلک وہی تھا جو ان کے دادا مرحوم شاہ ولی اللہ صاحب [illegible] کا تھا کہ اولاً و بالذات قرآن و حدیث پر نظر رکھتے تھے۔ گویا ان کا یہ قول تھا ؎

اے [illegible] مقلد [illegible] طرز کے ہم ہیں
ہر شعر میں [illegible] شیراز کا انداز [illegible]

(۲۰ صفر ۱۳۴۵ھ) — اہل حدیث

شیخ بشیر احمد بی اے۔ مستند محمد قاسم ولی اللہ سوسائٹی لاہور۔	اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ولی اللہ پارٹی کے کارکن کی حیثیت سے جو امام عبدالعزیز کی قیادت

میں کام کر رہا تھا۔ فقط حنفی فقہ کو ماننا کلیۃً ضروری تھا مگر خلیفۃ المسلمین بن جانے کے بعد آپ کی دعوت میں عمومیت آگئی جس کے ساتھ نجدی اور یمنی طریقوں سے کام کرنے والوں کا زور بڑھ گیا۔ جو فقہ حنفی کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے تھے اس کا انجام یہ ہوا کہ احناف کو جو فقہ حنفی کے شدت سے پابند تھے مجاہدین کے ساتھ دشمنی ہوگئی۔ یہ بات وہابیت کی تاریخ میں واضح طور پر موجود ہے کہ وہابی کی اصطلاح کا عمومی اطلاق "جماعت اہل حدیث" پر ہوتا ہے سید احمد شہیدؒ کی جماعت میں فی الحقیقت اہلحدیث ہی کا غلبہ تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت اسمٰعیل شہیدؒ اعتقاداً و عملاً اہل حدیث تھے اور آپ لشکر کے کمانڈر انچیف یا سپہ سالار تھے (اخبار زمزم لاہور ۔ ۲ رمضان ۱۳۵۳ھ ۔ جلد ۸)

تقویۃ الایمان! اور اس کا مصنف عالیشان اسمٰعیل [illegible]	آج کل بعض اخباروں میں مجاہد فی سبیل اللہ شہید فی سبیل اللہ مولانا اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کی

کتاب تقویۃ الایمان پر ذکر اذکار ہو رہا ہے۔ کتاب کی نسبت بحث ایک عالمانہ رنگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابو الوفا مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

اوّل

مرتب محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

[illegible]

غیر مقلد اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی کو پکا اہلحدیث لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت
ابو الوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری
اول
مرتبہ محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
[illegible]

فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ۳۸۲ باب اول عقائد و مہمات دین

باتوں کا ذکر ہے۔ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ۔ مگر ایسا شخص وعظ کہے تو سننا چاہیے۔

(اہلحدیث ۸ شوال [illegible])

سوال: تلاوت قرآن کو چھوڑ کر دیگر وظائف کرنا اور پھر ان وظائف کو قرآن مجید کی تلاوت پر ترجیح دینا کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید بہترین وظیفہ ہے۔ اسے کم درجہ سمجھ کر اور وظیفہ کرنے والا غلطی کرتا ہے۔ بہت جلد اسے توبہ کرنی چاہیے۔ قرآن مجید میں قرآن کا نام احسن آیا ہے۔

(۲ ذی الحجہ [illegible])

سوال: شریعت، طریقت، معرفت کی جامع و مانع تعریف اور ان کی تفریق مع [illegible]

(محمد قاسم [illegible])

جواب: شریعت ان احکام کا نام ہے جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ ان [illegible] بحضور قلب دل لگا کر ادا کرنا طریقت اور حقیقت ہے۔ حقیقت شریعت کے مخالف نہیں بلکہ حقیقت شریعت کے طریق ادا کا نام ہے۔ اسی لیے حضرت مجدد صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں۔ كل حقيقة ردته الشريعة فهي زندقة [illegible] یعنی حقیقت کے جس مسئلہ کو شریعت رد کرے وہ واقعی الحاد اور بے دینی ہے۔ پس طریقت، حقیقت اور معرفت دراصل شرعی احکام کے طریق ادا کا نام ہیں۔ اور [illegible] دراصل ایک ہیں۔

(۹ ذی الحجہ [illegible])

سوال: اکثر حنفی لوگ کہتے ہیں کہ مولانا نذیر حسین ؒ و شاہ اسمٰعیل شہید ؒ، نواب صدیق حسن خان ؒ حنفی تھے۔ کیا یہ حق ہے؟

جواب: یہ تینوں صاحب پکے اہلحدیث تھے۔ مولانا نذیر حسین صاحب ؒ کی کتاب معیار الحق، مولانا اسمٰعیل شہید ؒ کی تقویۃ الایمان وغیرہ اور نواب صاحب مرحوم کی بیشمار کتابیں [illegible] میں موجود ہیں۔

(۲۱ اپریل [illegible])

سوال: کتاب حنفیاں میں لکھا ہے کہ امام بخاری ؒ، مسلم ؒ، ترمذی ؒ، نسائی ؒ، وابن ماجہ ؒ وغیرہ امام شافعی ؒ کے مقلد تھے۔

جواب: امام بخاری ؒ وغیرہ سب اہلحدیث تھے۔ جو ان کو شافعی کا مقلد کہتے ہیں انہوں نے کتابیں نہیں پڑھی ہوں گی۔ یہ تو کئی جگہ امام شافعی ؒ کی تردید بھی کرتے ہیں۔

(اہلحدیث [illegible])

فتاویٰ نذیریہ میں غیر مقلد اہلحدیث کے شیخ الکل نے ایک سوال کے جواب میں کتاب تقویۃ الایمان اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تعریف کی

... لان کلامک فی رسالتک کان ھندیا وانا رجل حربی لا افھم الھندی الا قلیلا ... فترجمی ... فی الترجمۃ کثیرا فلا تغضب۔ تمت
رسالۃ المصنفۃ العلامۃ النبیل محمد اسمٰعیل الدھلوی ابن الاخ
الجلیل شاہ عبد العزیز قدس سرھما۔

سوال: علمائے دین و فضلائے محققین موحدین سے یہ ہے کہ کتاب مسمی بہ تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کی اور کتاب نصیحت المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جن میں شرک کی برائی کا بیان ہے، ان دونوں کا کیا حال ہے آیا ان پر عمل کرنا اور ان کے موافق عقیدہ رکھنا ہدایت ہے یا گمراہی اور ان کا مضمون موافق اہل سنت کے ہے یا نہیں اور جو شخص ان کے مصنفوں کو اور ان پر عمل کرنے والوں کو بہ سبب اس تصنیف کے اور عمل کے کافر اور گمراہ سمجھے اس کا کیا حال ہے اور اس کے پیچھے نماز درست ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: نصیحت المسلمین اس حقیر کی نظر سے نہیں گذری جو اس کے مصنف کا تفصیل حال معلوم ہے لیکن اگر اس کتاب میں شرک کی برائی کا بیان ہے تو اس کے اچھے ہونے میں کس کو کلام ہے اور تقویۃ الایمان کو بنظر اجمال سے دیکھا ہے، باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہے اور مولوی اسمٰعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ پھر کسی کو ایسا نہ دیکھا، یہ لوگ ان میں ہیں کہ جن کے حق میں حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون اور بھی فرمایا ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ واللہ غفور رحیم یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جو ان کو کافر اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد صدر الدین
[محمد صدر الدین]

[illegible]

فتاویٰ نذیریہ

شیخ الکل حضرت مولانا
سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

اول

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
بالمقابل جلال دین ہسپتال ... اردو بازار لاہور

وہابیوں اور دیوبندیوں کا پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ

اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

یک روزہ کا ٹائٹل

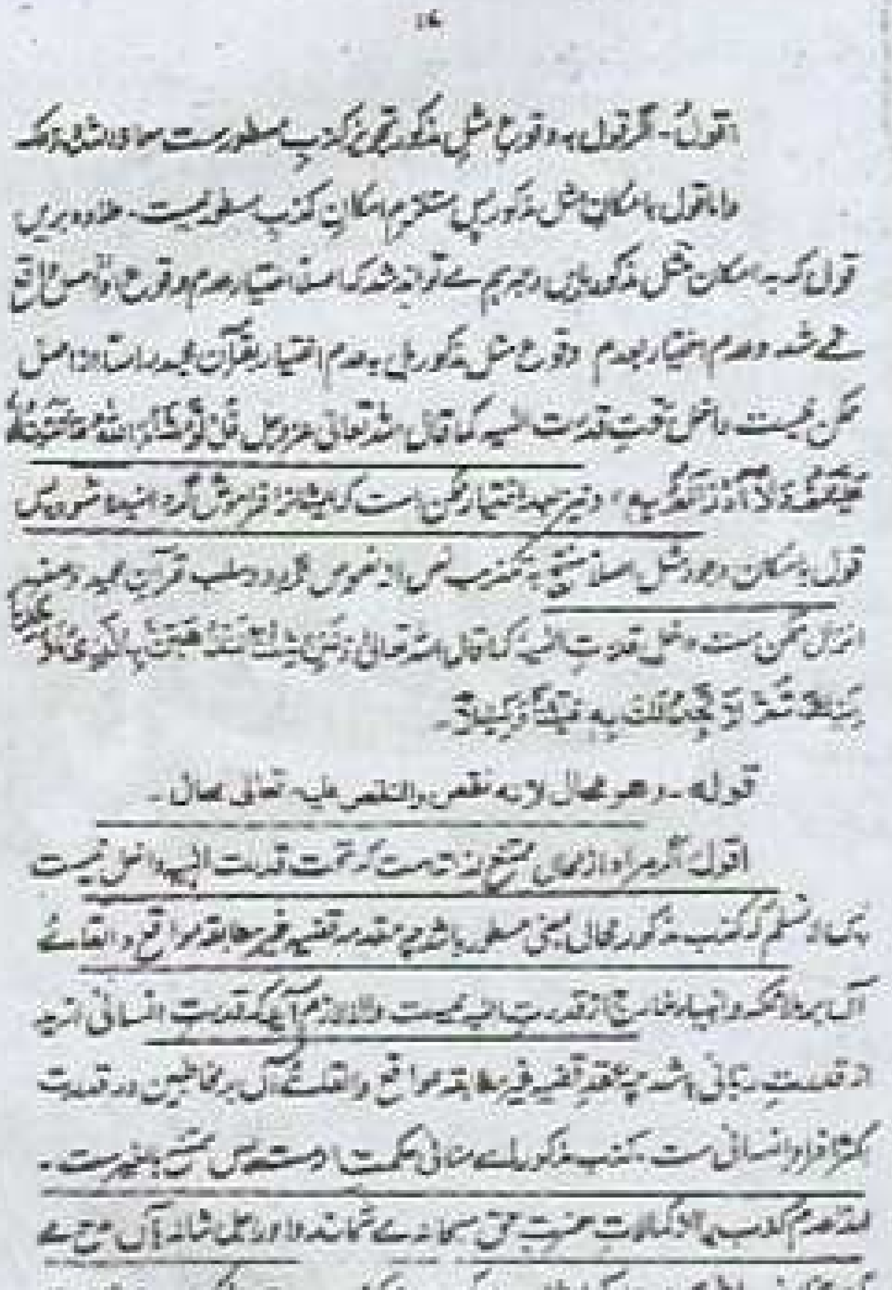

قولہ - وھو محال لانہ نقص والنقص علیہ تعالیٰ محال -

۱۷

یک روزہ صفحہ ۱۷ کا اصل فوٹو

وہابیوں اور دیو بندیوں کا پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ

اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

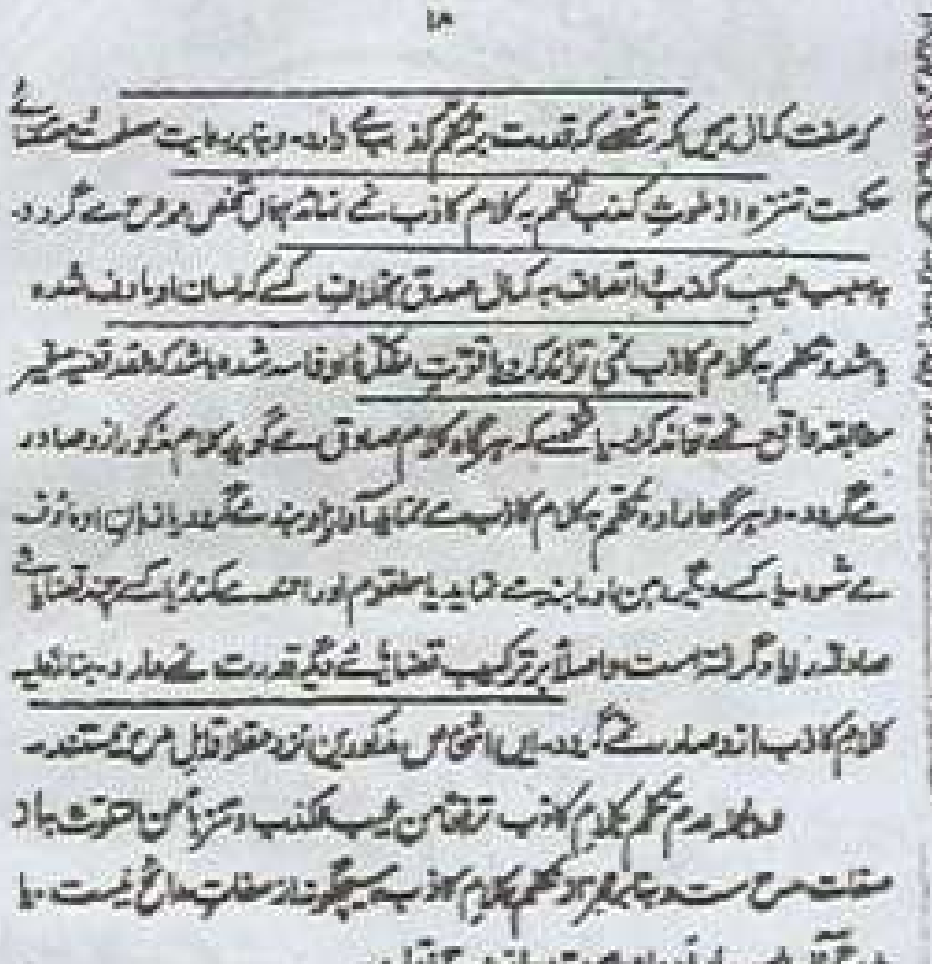

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب
''صراط مستقیم'' میں سنگین گستاخی

مذکورہ صفحہ میں نشان زدہ عبارت کا مفہوم:

نماز میں زنا کے وسوسے سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور علیہ السلام کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے کے مقابلہ میں بدتر قرار دیا گیا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال آجانا یا نمازی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور کرنا ایسا ہے کہ قرآن پاک یا نماز میں پڑھے جانے والے کلمات کے مفہوم کو سمجھنے والا ذی شعور نمازی اپنی نماز کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصور اور خیال سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ اس کے لئے یہ امر ناممکن ہے کہ عنوان تلاوت کرے اور معنوں کی طرف خیال نہ جائے، لہذا ایسے نمازی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو ترک کرنے کی پابندی تکلیف مالایطاق ہے۔

اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کو فرمایا: **صلوا کما رایتمونی اصلی** یعنی نماز کی ادائگی میں میری ادائگی کا خیال رکھو۔ اس حدیث میں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف خیال ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اس شرعی اور عقلی حقیقت کے باوجود بحث میں پڑے بغیر ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا یہ مناسب ہے کہ زنا مجامعت، بیل اور گدھے جیسے حقیر چیزوں کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ کا ذکر کیا جائے۔

''صراط مستقیم'' کی زیر بحث عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گدھے اور بیل کے ساتھ نہ صرف ذکر ہے بلکہ یہاں تو صراحتاً مقابلہ کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر قرار دیا گیا ہے۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

حالانکہ زنا اور بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو ذکر کرتے ہوئے یہ احتیاط برتی گئی ہے کہ یہاں ان دونوں کا مقابلہ بہتری میں کیا اور مجامعت کے خیال کو بہتر قرار دیا گیا۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا اسماعیل دہلوی کی کتاب ''صراط مستقیم'' فارسی کا عکس جس میں اس نے نماز میں حضور ﷺ کے خیال آنے کو گدھے کے خیال سے بدتر لکھا ہے

صراط مستقیم فارسی صفحہ ۸۶ کا اصل فوٹو

صراط مستقیم کا صفحہ ٹائٹل

٭ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کے برعکس صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ و ایمان ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول پاک ﷺ کے مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے تو دیدار نبی کریم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرادیا اور اسی دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث 680، ص 111، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

٭ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفیٰ ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرہ مصطفیٰ ﷺ دیکھنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔

دیوبندی واہلحدیث پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب میں نماز میں زنا کے وسوسے سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور ﷺ کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے کے مقابلے میں بدتر قرار دیا ہے (معاذ اللہ)

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کے برعکس صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ اور ایمان ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول پاک ﷺ کے مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے۔ دیدار نبی کریم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کر لو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے کر دیا اور اسی دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث 680، ص 111، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

☆ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفیٰ ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرۂ مصطفیٰ ﷺ تکنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔

دیوبندی اکابر مولوی حسین علی نے لکھا کہ آپ ﷺ پل صراط سے گزر رہے تھے تو میں نے آپ کو گرنے سے بچالیا (معاذ اللہ)

بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان

[illegible]

مبشرات

[illegible]

تصحیح

[illegible]

الملتمس عبداللہ المستعان

دیوبندی اکابر مولوی حسین علی نے حضور ﷺ پر الزام لگایا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب سے بغیر عدت کے نکاح کرلیا

بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان

[illegible]

سورۃ الفاتحہ

[illegible]

بلغۃ الحیران صفحہ [illegible] کا اصل فوٹو

بلغۃ الحیران کا سرورق ٹائٹل

رسالہ الامداد: مطبوعہ تھانہ بھون، ص35/34

اشرف علی تھانوی کو کون نہیں جانتا۔ آپ کے زمانے میں آپ کے ملفوظات وافادات پرمبنی "الامداد" نامی ایک پرچہ تھانہ بھون سے شائع ہوا کرتا تھا۔ اس کے صفر المظفر ۱۳۳۶ھ کے شمارے میں تھانوی کے ایک مرید کا حال اور تھانوی کا جواب اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ مرید صادق خواب میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہے۔ لیکن رسول اللہ کی بجائے اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے۔ غلطی کا احساس کر کے صحیح پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے وہی کلمات سرزد ہوتے ہیں، اتنے میں نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور بیداری کی حالت میں درود شریف پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے **اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی** نکلتا ہے۔

مرید صادق اپنی یہ کیفیت اور حال مرشد کی خدمت میں لکھتا ہے۔ صاف اور سیدھی بات تھی کہ اسے ان کفریہ کلمات سے توبہ کی تلقین کی جاتی۔ مگر اس ظلم کی فریاد کس کے سامنے کی جائے کہ تھانوی مسند افتاء اور سجادۂ طریقت سے اسے جواب دیتے ہیں۔

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ اگر اسے بچانا ہی مقصود تھا تو اسے بے خود مغلوب الحال قرار دیا جاتا۔

اہل تصوف محققین نے بھی حالت بے خودی وحالت سکر میں تو انا اللہ یا انا الحق کو بھی درمیانی منزل قرار دیتے ہوئے پسند نہیں کیا۔ مگر یہ عجیب بزرگ ہیں کہ **لاالہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ** اور **اللھم صلی علی نبینا و مولانا اشرف علی** ایسے صریح کفریہ کلمات کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں۔

دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب ''الامداد'' کا ٹائٹل صفحہ

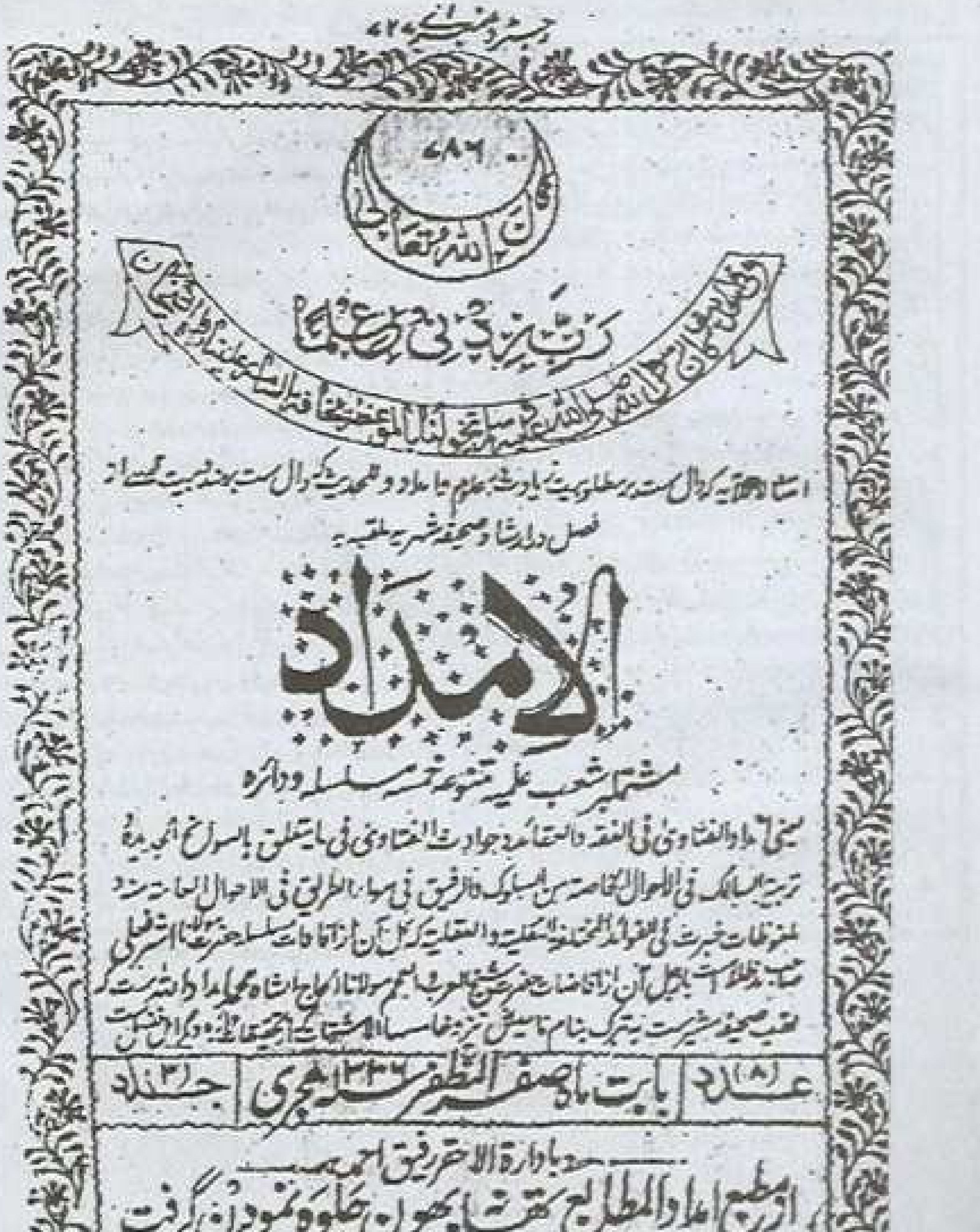

اشرف علی تھانوی کے مرید نے خواب میں دیکھا کہ وہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللّٰھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کہہ رہا ہے

[illegible]

جواب میں تھانوی صاحب کو چاہئے تھا کہ مرید کو توبہ کی تلقین کرتے مگر تھانوی صاحب نے جواب میں لکھا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

تھانوی صاحب! ایسا خواب اگر مرید نے دیکھا بھی تو اس کو اپنے رسالے میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے علم غیب کو حیوانوں، چوپایوں، بچوں اور پاگلوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حفظ الایمان

مع

بسط البنان

مصنفہ

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

جسکو

نیاز مند سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور نے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

[illegible]

اصل عبارت: آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان، ص 8)

جبکہ ہمارے پیارے بے مثل اور بے عیب رسول ﷺ کے عطائی علم غیب کے متعلق رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

القرآن: وماھو علی الغیب بضنین ٥ ترجمہ: یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں (سورۂ تکویر آیت 24 پارہ 49)

القرآن: تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ٥ ترجمہ: اے محبوب ﷺ یہ غیب کی خبریں ہیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں

(سورۂ ہود آیت 49 پارہ 12)

رب تعالیٰ پاگل، مجنون، بچوں اور جمیع حیوانات کو غیب کا علم نہیں دیتا بلکہ میرا رب تو اپنے پسندیدہ رسولوں کو دیتا ہے۔

القرآن: وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء (سورۂ آل عمران، آیت 179، پارہ 4)

ترجمہ: اللہ کی شان نہیں ہے کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آئے گا

تحذیر الناس

ارفاضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا

محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز بانی دار العلوم دیوبند

مع توضیح المطالب

بعد نظر ثانی و تصحیح اغلاط در نشر

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند نے

چھاپے

۲۵

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا

اصل عبارت: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کی یہ عبارت قرآن مجید کی اس آیت کے منافی ہے۔

القرآن: ما کان محمد، ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین، وکان اللہ بکل شیء علیما ○ (سورۂ احزاب آیت 40، پارہ 22)

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

☆ جب رب تعالیٰ کا حکم ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو پھر ایسی بات لکھنی ہی نہیں چاہیے۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا کہ امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ)

انما انا قاسم واللہ یعطی

تحذیر الناس

از افاضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا

محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز بانی دارالعلوم دیوبند

بعد نظر ثانی و تصحیح اغلاط و غیرہ

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند نے

اپنے

کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

5

اصل عبارت: انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ) ☆ یہ عبارت احادیث کے سراسر خلاف ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو (کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نسبت) آدھا ثواب ملتا ہے۔ میں رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سر اقدس پر رکھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جبکہ آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی اجر و ثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا)

(مسلم شریف، عربی، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرہا، حدیث 1715، ص 298، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

براہین قاطعہ:

مصنف: مولوی خلیل انبیٹھوی

مصدقہ: مولوی رشید احمد گنگوہی

خط کشیدہ عبارت: صفحہ ۵۵ جس میں پہلی عبارت:

"شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"

اس عبارت میں شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں" (معاذ اللہ)

حالانکہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس من گھڑت روایت کو نقل کر کے اس کا رد کیا ہے اور آخر میں "اصلے ندارد" فرمایا ہے کہ اس روایت کا کوئی ثبوت اور اصل نہیں۔ دیکھئے کتاب مدارج النبوۃ جلد 1، ص 7،

"جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد"

حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ کے آخری جملہ "اصلی ندارد" کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو حضرت شیخ کی طرف منسوب کر دیا (مدارج النبوت کے متعلقہ صفحہ کا عکس ملاحظہ ہو 56)

خط کشیدہ: دوسری عبارت میں ہے

"شیطان سے افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا، معاذ اللہ"

اس عبارت میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنے مخالف مولف "انوار الساطعہ" کا رد کرتے ہوئے اس پر الزام دے رہے ہیں کہ مولف اپنے زعم میں بڑا اکمل الایمان ہے۔ تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر شیطان سے علم میں بڑا اور اعلم من الشیطان ہوگا۔ انبیٹھوی صاحب نے شیطان سے افضل واعلم ہونے کو گناہ سمجھتے ہوئے ساتھ ہی معاذ اللہ کہہ دیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کا شیطان سے افضل واعلم ہونا مولوی صاحب کو گوارا نہیں۔ اسی لئے انہوں نے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسعت علم کی نفی کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور یہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ لہٰذا شیطان اور ملک الموت کے لئے ایسا علم جو محیط روئے زمین ہونا ماننا ضروری ہے۔

اور پھر کہا کہ شیطان اور ملک الموت کے اس حال پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیاس نہ کیا جائے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وسعت علم پر کوئی نص نہیں ہے، لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسا علم شرک ہے۔

اس بحث سے قطع نظر کہ شیطان کے لئے علم محیط روئے زمین کے اثبات پر کوئی نص قطعی ہے اور یہ کہ حضور ﷺ کی لئے یہی وسعت علمی شرک اور کفر کیسے ہوگی۔ جبکہ شیطان کیلئے یہی وسعت علمی ثابت ہو۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ حضور ﷺ کے مقابلے میں شیطان کا ذکر کرنا اور پھر علمی کمال میں شیطان کو بڑھانا اور اس کے مقابلے میں حضور ﷺ کو اس کمال میں نیچا دکھانا، کیا یہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی ہے یا نہیں؟

دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نزدیک

حضور ﷺ کا یوم ولادت منانا، ہنود کے سانگ کنھیا کے جنم دن منانے کی مثل ہے (معاذ اللہ)

۱۴۸

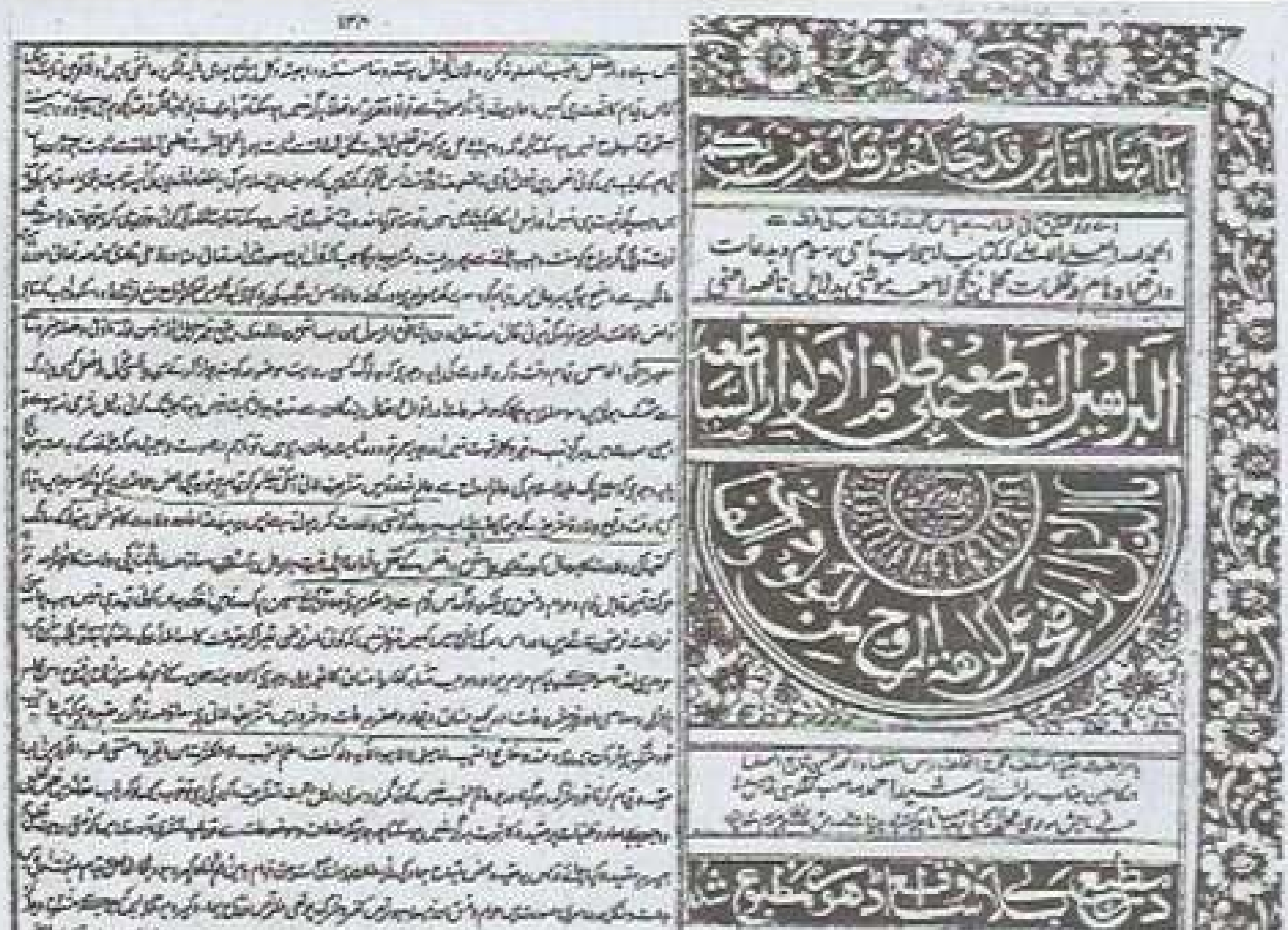

اصل عبارت: پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں (معاذ اللہ)

جبکہ رسول پاک ﷺ ہر پیر اپنا یوم ولادت مناتے تھے اور ہر جمعہ اپنے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کا یوم ولادت مناتے تھے۔

حدیث شریف: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! آپ پیر کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی (صحیح مسلم شریف)

حدیث شریف: حضرت ابوالاشعث صنعانی رضی اللہ عنہ نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی (ابوداؤد عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل یوم الجمعہ، حدیث 1047، ص 159، مطبوعہ دارالسلام، ریاض، سعودی عرب)

دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب میں
کسی کا خواب نقل کرتے ہوئے لکھا کہ حضور ﷺ نے اردو زبان دارالعلوم دیوبند سے سیکھی

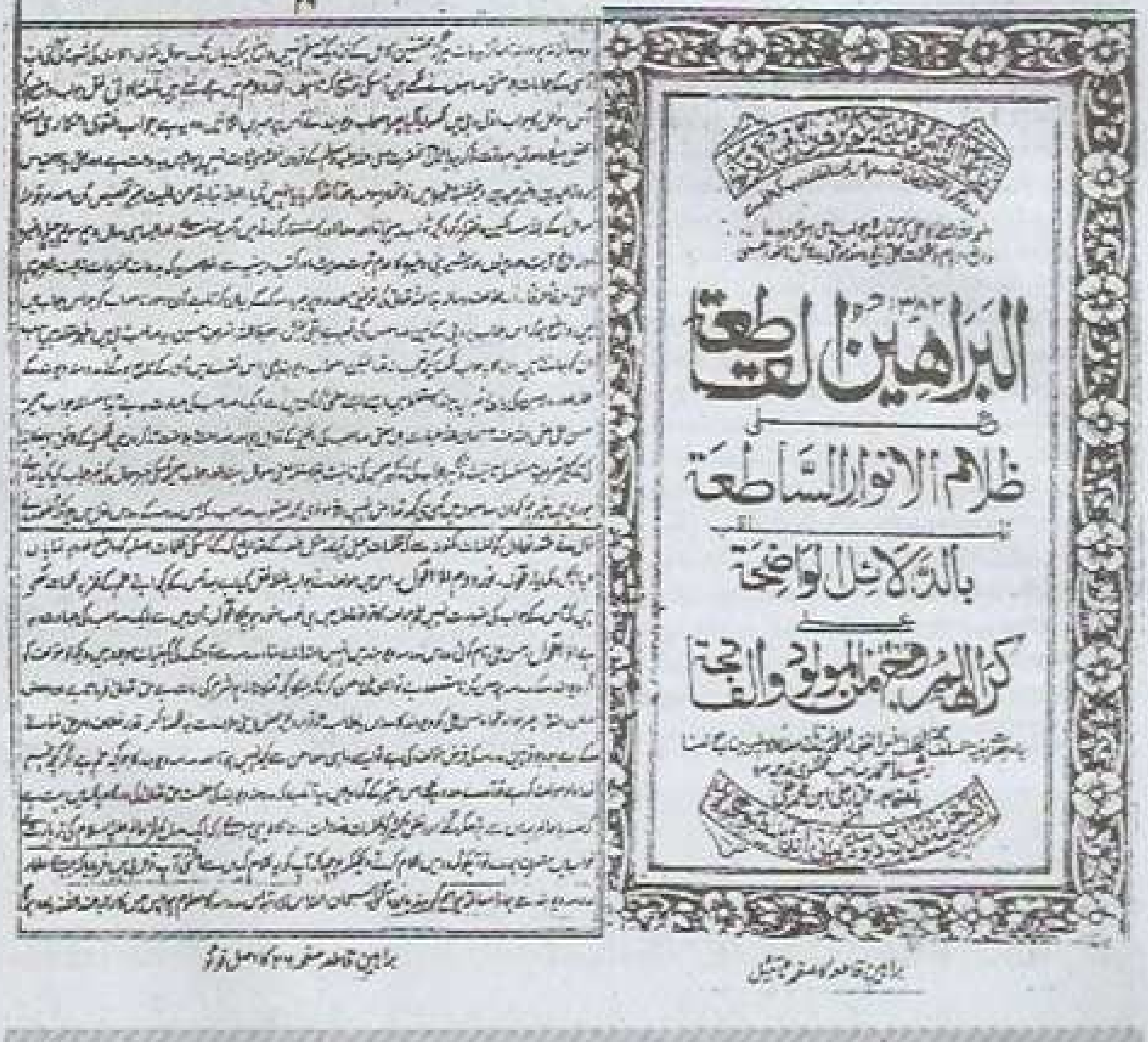

براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ کا عکس — براہین قاطعہ کا ٹائٹل

اصل عبارت: ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو اردو کہاں سے آ گئی، آپ ﷺ تو عربی ہیں۔ فرمایا جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا، ہم کو یہ زبان آ گئی۔

دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے شاہ عبدالحق دہلوی کی طرف مردود روایت کو منسوب کردیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (معاذ اللہ)

اصل عبارت۔ غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم ﷺ کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے (براہین قاطعہ ص 51)

یعنی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم نص سے ثابت ہے، نبی پاک ﷺ کا علم ثابت نہیں (معاذ اللہ)

مدارج النبوت کے صفحہ کا عکس (شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ کے آخری جملہ "اصلی ندارد" کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو شیخ کی طرف خلیل احمد انبیٹھوی نے منسوب کر دیا)

[illegible]

دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی نے اپنے آپ کو قاسم نعمت کہا

۳۶ حکایات اولیاء

سرور ہوگا اور حضرت نے فرمایا کہ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ایسا شخص جو تمام وقت ہو وہ ایک ایسے تھوڑے لکھے پڑھے بزرگ (یعنی قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ) کا ایسا معتقد ہو جائے۔

حکایت (۳۳) فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے مولانا گنگوہی کا تو قدم قدم پر انتظام اور مولانا نانوتوی کا ایسا کہ کسی کی چیز کسی کو پڑی ہے کچھ بھی نہیں۔ اس وقت ایک آدمی مولانا گنگوہی کے پاس گیا کہ ہم بھی آپ کے ہمراہ حج کو چلیں گے آپ نے فرمایا کہ وہ بھی ہے انہوں نے کہا ایسے ہی توکل پر چلیں گے مولانا نے فرمایا کہ جب ہم جدہ کو پہنچیں گے تو تم جہاز کے سامنے توکل کی پوٹلی کو دیکھنا آئے توکل کرنے والو کام کرو۔ پھر ان لوگوں نے حضرت مولانا نانوتوی سے کہا تو آپ نے ایسا بے تکلف کیا کہ سب کے رنگ دیکھتے رہ گئے

راستہ میں جو کچھ بھی ملتا وہ سب ان لوگوں کو دیتے اور ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ تو سب کچھ دیئے دیتے ہیں کچھ تو اپنے پاس رکھئے تو فرمایا انما انا قاسم واللہ یعطی اسی سفر میں مولانا گنگوہی نے مولانا نانوتوی سے فرمایا کہ تم تو بڑے سخی ہو کچھ فکر بھی ہے تو فرمایا کہ حضرت آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا فکر ہے؟

حکایت (۳۴) فرمایا کہ ایک مرتبہ کسی ذاکر نے حضرت مولانا گنگوہی سے عرض کیا کہ ذکر کے وقت نیند آتی ہے فرمایا تکیہ رکھ کر سو جایا کرو پھر اٹھ کر ذکر کیا کرو نیند کا علاج سونے کے سوا کچھ نہیں۔

حکایت (۳۵) فرمایا کہ ایک مرتبہ میں دیوبند میں تھا وہاں ایک سیاح ولایتی صاحب آئے وہ حضرت حاجی محمد عابد صاحب سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی اجازت لے کر منبر پر پہنچ گئے خطبہ شروع کیا چونکہ ربیع الاول کا زمانہ تھا خطبہ کے اندر مولود شریف شروع کر دیا اور خطبہ نہایت طویل کہ ختم ہونے ہی میں نہ آوے لوگ پریشان ہو گئے حضرت مولانا گنگوہی بھی تشریف فرما تھے چونکہ مولانا کو حق تعالیٰ نے ہمیشہ سے اظہار حق کی شان دی تھی ان مولوی صاحب سے فرمایا کہ مولانا خطبہ ختم کیجئے وہ بولے چپ رہو خطبہ میں بولنا حرام ہے (وہ بیچارے نہ جانتے تھے) مولانا گنگوہی نے فرمایا کہ حرام ہو حلال کیا تو تم پھرتے ہو تم بھی تو حرام حضرت نے تہبند باندھ کر ایک دیکھا ہے ... کہ اس نے بھی جواب دیا چپ رہو ...

ارواح ثلاثہ

یعنی

حکایاتِ اولیاء

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خاندان کے تمام مشائخ اور اکابر علماء و مشائخ دیوبند کے حالات و حکایات پر نہایت مستند اور دلچسپ کتاب اس دفعہ جدید اضافوں اور جدید ترتیب کے ساتھ شائع ہوئی ہے

مرتبہ: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان

☆ یہ فرمان رسول پاک ﷺ کا ہے کہ "انما انا قاسم واللہ یعطی" "میں ﷺ تقسیم کرنے والا ہوں۔ رب تعالیٰ عطا کرتا ہے۔

دیوبندی پیشوا نے اس حدیث کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا (معاذ اللہ)

دیوبندی پیشوا مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ

وھابیہ کے نزدیک سفر مدینہ بدعت اور حرام ھے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین

الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب

حسین احمد صاحب مدنی

دیوبند ضلع سہارنپور

دیوبندی پیشوا مولوی حسین احمد مدنی جو کہ اہلحدیث کے بھی ممدوح ہیں، لکھتے ہیں کہ وہابیہ سفرِ زیارت (مدینہ منورہ) کو زنا کے درجے تک پہنچاتے ہیں

دیوبندی پیشوا مولوی حسین احمد مدنی جو کہ اہلحدیث کے بھی ممدوح ہیں، لکھتے ہیں کہ وہابیوں کے بڑوں کا یہ کہنا ہے کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ہم کو حضور ﷺ سے زیادہ نفع دینے والی ہے

[illegible]

رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین

المسمّٰی بہ

الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب

[illegible]

حسین احمد صاحب مدنی [illegible]

جس کو

[illegible]

٤٧ ٩٢

[illegible]

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے ملفوظات میں لکھا کہ

بندہ شیعہ حضرات کو کافر نہیں کہتا

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

کامل

فتاوی رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

فتاوی رشیدیہ ۲۹۴ علم

الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح اعزاز علی مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ مدرس اول مدرسہ سہارنپور۔ الجواب صحیح اشرف علی عفی عنہ تھانوی۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ

اشرف علی از گروہ اولیاء

مولوی ابراہیم صاحب دہلی۔ الجواب صحیح محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرس۔ الجواب صحیح محمد یحییٰ عفی عنہ مدرس مدرسہ ... مرحوم۔

تصدیق حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ درمسئلہ مذکور بالا۔ حافظ سید ... صاحب ... مدرس ... مسجد ... کے مجلس حضرت مولانا علیہ الرحمۃ میں ... مسئلہ ... کیا ... بیعت کر ... دیتے ... اور یہ مسئلہ ہے۔ العبد ... عفی عنہ ...

قبر میں دفن کرتے وقت بیری کی لکڑی رکھنا

سوال: قبر میں بوقت دفن کرنے کے ایک لکڑی درخت بیری کی ضرور رکھتے ہیں۔ جائز ہے یا نہیں۔

جواب: اس کا ضروری کہنا بدعت ہے اور بیری کی خصوصیت میں جہالت ہے اور ... کرنا اس کا ... اس کی کچھ اصل نہیں فقط۔

ولی کی اجازت کے بغیر جنازہ پڑھانا

سوال: اگر کوئی بغیر اجازت کے ولی میت کے جنازہ پڑھ جاوے تو پھر کچھ اعادہ کرنا چاہیے۔

جواب: بدون اذن ولی میت کے اعادہ کرے۔

ملفوظات

جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک آتش کی نعش کو بے سی کپڑے میں لپیٹ کر دبا دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ کرنا چاہیے۔ بندہ شیعوں کی تکفیر نہیں کرتا۔

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتویٰ میں لکھا کہ کسی کو قبلہ و کعبہ کہنا اور لکھنا مکروہ تحریمی یعنی حرام کے قریب ہے

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

فتاویٰ رشیدیہ — ۵۵۲ — [illegible]

ہے یا نادرست ہے بیان فرمائیں۔

جواب: [illegible] نادرست نہیں ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مقدمہ میں سچی گواہی کو چھپانا

سوال: ایک شخص نے اپنے مقدمہ میں شاہد گزرانا [illegible] [illegible]

جواب: [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بزرگوں کو قبلہ و کعبہ وغیرہ لکھنا

سوال: [illegible] قبلہ و کعبہ [illegible] [illegible]

جواب: ایسے کلمات [illegible] کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں [illegible] [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

وعدہ کو پورا نہ کرنا

سوال: ایفائے وعدہ [illegible] [illegible] فقط۔

جواب: ایفائے وعدہ ضرور ہے [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

☆ حالانکہ "قبلہ و کعبہ" یہ القابات بزرگوں کی تعظیم کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ گنگوہی کے لئے تو بڑے بڑے القابات لگائے جاتے ہیں تو کوئی کچھ نہیں کہتا مگر جب بزرگوں کی بات آتی ہے تو فتویٰ لگ جاتا ہے۔

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمان کے لئے درست قرار دیا

فتاویٰ رشیدیہ [illegible]

جواب: کفار سے سلام نہ کرے مگر بضرورت مباح ہے۔

آریہ سماج کا لکچر سننا

سوال: آریہ سماج کا لکچر سننا اور اس موقع پر [illegible] ایک کھلے مکان میں کوئی جلسہ ہو گناہ تو نہیں ہے۔

جواب: آریہ کے وعظ کو سننے کو [illegible] احتمال فساد دین کا ہے مگر جو عالم ہے وہ رد کرے تو [illegible] ورنہ منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

انگریزی کی ادویہ

سوال: اکثر ادویات انگریزی [illegible]

[illegible]

جواب: [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

بسکٹ نان پاؤ کا مسئلہ

سوال: [illegible]

جواب: [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کا ہدیہ قبول کرنا

سوال: ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب: درست ہے۔

ہندوؤں کی [illegible] میں جانا

سوال: ہندوؤں کی [illegible] میں جانا جائز ہے یا نہیں [illegible] حالت معلوم ہوتے ہیں ان کو دیکھنے جانا درست ہے یا نہیں۔

[illegible]

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

☆واہ گنگوہی صاحب واہ! آپ کے نزدیک ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمان کے لئے درست ہے مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے سبیل لگانا اور شربت پلانا حرام ہے۔

اکابرِ دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک وہابیوں کا پیشوا
گستاخِ رسول، محمد بن عبدالوہاب نجدی اچھا آدمی تھا، عامل بالحدیث تھا (معاذ اللہ)

فتاویٰ رشیدیہ ۳۶۱ عکس

[illegible]

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاداتِ مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب (دوکان نمبر ۲)

اردو بازار کراچی نمبر ۱

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال:- عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب:- محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی کا عقیدہ

سوال:- وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور کیا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب:- محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال:- یہاں پر ایک شخص واعظ حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انہوں نے اکثر مضامین و مسائل رطب و یابس فرمائے اور حضور کی نسبت جو پوچھا جاتا تھا تو سکوت کرتے تھے مگر اتنا حال معلوم ہو براہ مہربانی فرمائیے کہ کس عقائد کے ہیں اور کس استعداد کے ہیں یہاں تو کچھ خلل سے تھی چار عالم پوچھتے تھے زیادہ جواب اس امر سے بالتفصیل تحریر فرمائیے فقط۔

جواب:- حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں اور کوئی عالم یہاں کا ہم کو سب لوگوں سے باوجود ہیں کہ اردو کتب دیکھ کر وعظ کا حیلہ دنیا کی معاش کے واسطے بنا لیا ہے مخلوق کو گمراہ کرتا ہے حق تعالیٰ پناہ دیوے مگر بندہ کو معلوم ہوتا تو صاف لکھتا مگر یہاں کوئی مولوی اس نام کا نہیں یہاں کے سب علماء سے بندہ واقف ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت معاویہ کا یزید کو خلیفہ بنانا

سوال:- حضرت معاویہؓ نے اپنے بعد یزید پلید کو ولی عہد کیا ہے یا نہیں۔

چونکہ حضرت امام شامی علیہ الرحمہ رد المحتار حاشیہ درمختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسے ہمارے زمانے میں پیروانِ محمد بن عبدالوہاب (نجدی) سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین شریفین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو حنبلی کہتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے مذہب پر ہیں اور جو ان کے (نجدی) مذہب پر نہیں وہ تمام مشرک ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت و علمائے اہلسنت کا قتل مباح (جائز) ٹھہرا لیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمین کو ان پر 1233ھ میں فتح بخشی (ردالمحتار، کتاب الجہاد، مطبوعہ مصطفی البابی مصر، جلد 3، ص 339)

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں گلے ملنا بدعت ہے

[illegible]

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

دینا وغیرہ سے تو یہ علی ہذا مدارس کی کوئی صورت متعین نہیں۔ مکان ہو اس کا ثبوت حدیث سے ہے اور کسی صورت خاصہ کو ضروری جاننا بدعت ہوگا۔

عیدین میں خطبہ کے پہلے دعا مانگنا

سوال:- مسئلہ عیدین میں خطبہ کے اول دعا مانگنا چاہیے یا بعد خطبہ کے یا بالکل نہ چاہیے۔

جواب:- خطبہ سے اول و آخر دعا کا کہیں ثبوت نہیں لہذا نہ کرنا چاہیے الا بعد سلام نماز جیسے دعا کرتے ہیں بعد منبر پر بیٹھ کر دعا ثابت نہیں۔

معانقہ خصوصاً عیدین میں

سوال:- عیدین میں معانقہ کرنا اور بغلگیر ہونا کیسا ہے۔

جواب:- عیدین میں معانقہ کرنا بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد	الجواب صحیح محمد عبداللطیف عفی عنہ	محمد عبداللطیف

معانقہ کرنا خصوصاً عیدین میں

سوال:- معانقہ کرنا بالخصوص عیدین کے روز کس درجہ کا گناہ ہے مکروہ ہے یا حرام۔

جواب:- معانقہ و مصافحہ بوجہ تخصیص کے کہ اس روز میں اس کو موجب سرور و باعث مودت اور ایام سے زیادہ مثل ضروری کے جانتے ہیں بدعت ہے اور مکروہ تحریمی اور علی الاطلاق ہر روز معانقہ کرنا سنت ہے البناس بجز انہ خود یوم العید کے ہے اور علی ہذا معانقہ بعید البعض غفوا دیگر ایام میں سب دیسا ہی یوم عید کے ہے کوئی تخصیص اپنی رائے سے کرنا بدعت ضلالہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الوداع کا خطبہ پڑھنا

سوال:- پڑھنا آخر جمعہ کو ماہ رمضان المبارک میں الوداع الوداع یا شہر رمضان اور الوداع الوداع یا سنت التراویح اور اشعار فارسی یا اردو یا عربی کا ہر جمعہ یا آخر جمعہ ماہ رمضان المبارک میں اور عموماً عوام اس کو خطبۃ الوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنت بلکہ قریب واجب جانتے ہوں کیسا ہے۔ آیا حسب زعم ان کے سنت یا مستحب یا بخلاف اس کے بدعت ہے بدلائل نقلیہ و عقلیہ از کتب معتبرہ جواب ارقام فرمایا جاوے بینوا توجروا۔

☆ محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معانقہ کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ گنگوہی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے۔

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

تدفین کے بعد گھر والوں کا فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افادات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۱

اردو بازار کراچی نمبر ۱

ایصال ثواب میں دن اور کھانے کی خصوصیت

سوال: دوسرے روز مرنے کے پیچھے چند آدمی جمع ہو کر کلمہ طیبہ چنوں وغیرہ پر پڑھتے ہیں اس مجمع میں جانا کیسا ہے۔

جواب: میت کے واسطے کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھنا بہت بہتر اور ثواب ہے مگر تیسرے روز کی اور چنوں کی بدعت ہے وہاں شریک نہ ہونا چاہیے۔

میت کے دفن کے بعد مکان پر فاتحہ

سوال: بعض لوگوں میں رسم ہے کہ جس وقت مردے کو دفن کر کے آتے ہیں اس کے گھر والے اس وقت فاتحہ پڑھتے ہیں یہ فعل فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب: اس فاتحہ کا ثبوت کچھ نہیں۔

برادری کا میت کے گھر جا کر رسوم ادا کرنا

سوال: حسب مروجہ رسم برادری اہل میت کے یہاں جا کر فاتحہ پڑھنا اور پگڑی بندھوانا درست ہے یا نہیں۔

جواب: یہ سب امور بدعت اور نادرست ہیں البتہ صرف تعزیت کے لیے جانا درست ہے مگر دفن کفن میں بھی شریک ہو۔

بلا قیود و رسوم ایصال ثواب کرنا

سوال: میت کو ثواب پہنچانا بلا تعیین تاریخ کے یعنی تیجا دسواں چالیسواں نہ ہو درست ہے یا نہیں۔

جواب: ثواب میت کو پہنچانا بلا قید تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے اور جب تخصیصات اور التزامات مروجہ ہوں تو نادرست اور باعث مواخذہ ہو جاتا ہے۔

اہل میت کو کھانا کھلانا

سوال: اس ملک میں یہ رسم ہے کہ اگر کوئی مر جاوے تو اس گھر والے یا اس کے قوم کے لوگ اس کے خویش و اقارب کی روٹی پکاتے ہیں یہاں تک کہ جب تک روٹی تیار ہو کر نہ آوے نہیں کرتے اس روٹی کا کھانا جائز ہے یا مکروہ۔

☆ گنگوہی صاحب! کیا اب ایصال ثواب کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھنے کے لئے بھی ثبوت پیش کرنا ہوگا؟

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:
محفل میلاد میں شریک ہونا ناجائز ہے، اگرچہ روایات صحیحہ پڑھی جاویں (معاذ اللہ)

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی رح

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

فتاویٰ رشیدیہ ۲۴۵

مجالس میلاد و عرس و سوم و چہلم

سوال:- سوم و چہلم وغیرہ کی مجلس تخصیص دن کے منع ہے یا بالکل ہی نہ کرنا چاہیے اور اس مجلس میں جانا چاہیے یا نہیں۔

جواب:- مجالس مروجہ زمانہ ہذا میلاد و عرس و سوم و چہلم بالکل ہی ترک کرنا چاہیے کہ کوئی ان میں سے بدعات سے خالی نہیں ہوتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مجلس میلاد کا کرنا

سوال:- زید نے بکر سے دریافت کیا کہ مجلس میلاد مروجہ حال جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا مگر اب چند سال کے بعد بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا۔ خیال اس کے گر تبع زائد ہوتا تھا اور اپنے متقدمین بھی جائز جانتا تھا مگر شیخ کی مجلس کا وجہ یہ تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھ کو طعنہ نہ دیوے کہ مجلس میں اس مجلس کو نہ کروں گا میلاد شریف کا ہو جاوے گا حضور شریک ہوتا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہوں گے اول تو ان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بہ نیت خالصاً فقط مانع ہوا لہٰذا اس سبب سے بکر کو ترک بدعت سابق و حال و انکار بدعت سے ثواب ہوگا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب:- بہرحال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا اگر بعزم ترک گناہ کا ہوا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محفل میلاد جس میں روایات صحیح پڑھی جاویں

سوال:- محفل میلاد جس میں روایات صحیح پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب:- ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔

فتویٰ مولوی احمد رضا خاں صاحب دربارہ میلاد شریف

فتویٰ:- در باب عدم جواز مجلس مولود مروجہ از مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خاں صاحب المعروف بہ ... صفحہ ۲۹۱ ... ۱۳۰۹ ... از مولوی عبد الصمد صاحب رامپوری

استفتاء:- اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضرت خیر العباد علیہ التحیۃ الی یوم التناد میں جو شخص کہ

☆اس فتوے سے اکابر دیوبند کی محفل میلاد سے عداوت ظاہر ہوتی ہے۔ محفل میلاد میں صحیح روایات بھی ان کے نزدیک جائز نہیں (معاذ اللہ)

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک محرم میں امام حسین کی شہادت کا بیان، چاہے وہ صحیح روایات سے ہو، ناجائز ہے اور سبیل لگانا، شربت پلانا حرام ہے

[illegible] وصعیت میں یا نہیں۔

جواب:۔ [illegible]

بیران پیر کی گیارہویں

سوال:۔ [illegible] گیارہویں پیران پیر کی کرنا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ [illegible]

ایام محرم میں کتب شہادت کا پڑھنا

سوال:۔ کتاب [illegible] شہادت [illegible]

جواب:۔ ایام محرم میں [illegible] مشابہت مجالس روافض [illegible]

محرم میں سبیل لگانا اور چندہ کا شربت پلانا

سوال:۔ محرم میں عشرہ وغیرہ میں [illegible] شہادت کا بیان کرنا [illegible] سبیل لگانا [illegible] شربت [illegible] درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا [illegible] شربت [illegible]

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوّب بطرز جدید

از افادات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر [illegible]

اردو بازار کراچی۔

☆ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے پچھلے فتویٰ میں ہندوؤں کی دیوالی کا کھانا تناول کرنے کو درست لکھا مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لیے لگائی گئی سبیل کا پانی اور شربت پینے کو حرام لکھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے عداوت کا حال دیکھیے کہ ذکر شہادت صحیح روایات کے ساتھ بیان کرنا ناجائز لکھا (معاذ اللہ)

گنگوھی کا باطل نظریہ:

اکابر دیو بند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک لفظ رحمۃ للعالمین صفتِ خاصہ رسول ﷺ کی نہیں ہے اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے

فتاوی رشیدیہ ۱۰۹

رحمۃ للعالمین

سوال: لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفتِ خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ فقط

شفاعت کبریٰ

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

حضور کے والدین کا اسلام

سوال: ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں

جواب: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے [illegible] فقط

مزارات اولیاء سے فیض

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

اولیاء کی کرامات

سوال: [illegible]

کامل

فتاوی رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب

اردو بازار کراچی

جبکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے صرف نبی پاک ﷺ کو ہی مخاطب کر کے فرمایا

القرآن: وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین ۝

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (پ 17، ع 7)

لہٰذا بطور تاویل بھی کسی اور کے لئے بولنا ناجائز ہے

دیوبندی اکابر اور تبلیغی جماعت کا بانی مولوی ذکریا مدنی لکھتا ہے کہ غفلت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا ایسا ہے جیسے بخار کی حالت میں ہذیان یعنی بکواس کرتا ہے یعنی (معاذ اللہ) دیوبندی تبلیغی نے غفلت کی حالت میں تلاوت کرنے کو بکواس کرنے کے مترادف قرار دیا

اردو

حکایاتِ صحابہؓ

مؤلفہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب
نور اللہ مرقدہ

ناشر

کتب خانہ فیضی

لاہور - پاکستان

فضائل نماز ۳۸۳ باب سوم

آخری گذارش

صوفیہ نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں اللہ جل شانہ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام ہونا ہے جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ نماز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت سے بھی ہو سکتی ہیں مثلاً زکوٰۃ ہے کہ اس کی حقیقت مال کا خرچ کرنا ہے۔ یہ خود ہی نفس کو اتنا شاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ ہو تب بھی نفس کو شاق گذرے گا۔ اسی طرح روزہ دن بھر کا بھوکا پیاسا رہنا، صحبت کی لذت سے رکنا یہ سب چیزیں نفس کو مغلوب کرنے والی ہیں۔ غفلت سے بھی اگر متحقق ہوں تو نفس کی شدت تیزی پر اثر پڑے گا لیکن نماز کا معظم حصہ ذکر ہے، قراءت قرآن ہے، یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان ہوتی ہے کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع۔ اسی طرح چونکہ نماز کی عادت پڑ گئی ہے اس لئے اگر توجہ نہ ہو تو عادت کے موافق بے سوچے سمجھے زبان سے الفاظ نکلتے رہیں گے، جیسا کہ سونے کی حالت میں اکثر باتیں زبان سے نکلتی ہیں کہ نہ سننے والا اس کو اپنے سے کلام سمجھتا ہے نہ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ شانہ بھی ایسی نماز کی طرف التفات اور توجہ نہیں فرماتے جو بلا ارادہ کے ہو۔ اس لئے نہایت اہتمام سے کوشش کرنا چاہئے کہ نماز اپنی وسعت و ہمت کے موافق پوری توجہ سے پڑھی جائے لیکن یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اگر یہ حالات اور کیفیات جو پہلوں کی معلوم ہوتی ہیں حاصل نہ بھی ہوں تب بھی نماز جس حال میں بھی ممکن ہو ضرور پڑھی جائے۔ یہ بھی شیطان کا ایک سخت ترین مکر ہوتا ہے وہ یہ سمجھاتا ہے کہ بری طرح پڑھنے سے تو نہ پڑھنا ہی اچھا ہے۔ یہ غلط ہے۔ نہ پڑھنے سے بری طرح کا پڑھنا ہی بہتر ہے کہ نہ پڑھنے کا جو عذاب ہے وہ نہایت ہی سخت ہے، حتیٰ کہ علماء کی ایک جماعت نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے، جیسا کہ پہلے باب میں مفصل گذر چکا ہے۔

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے

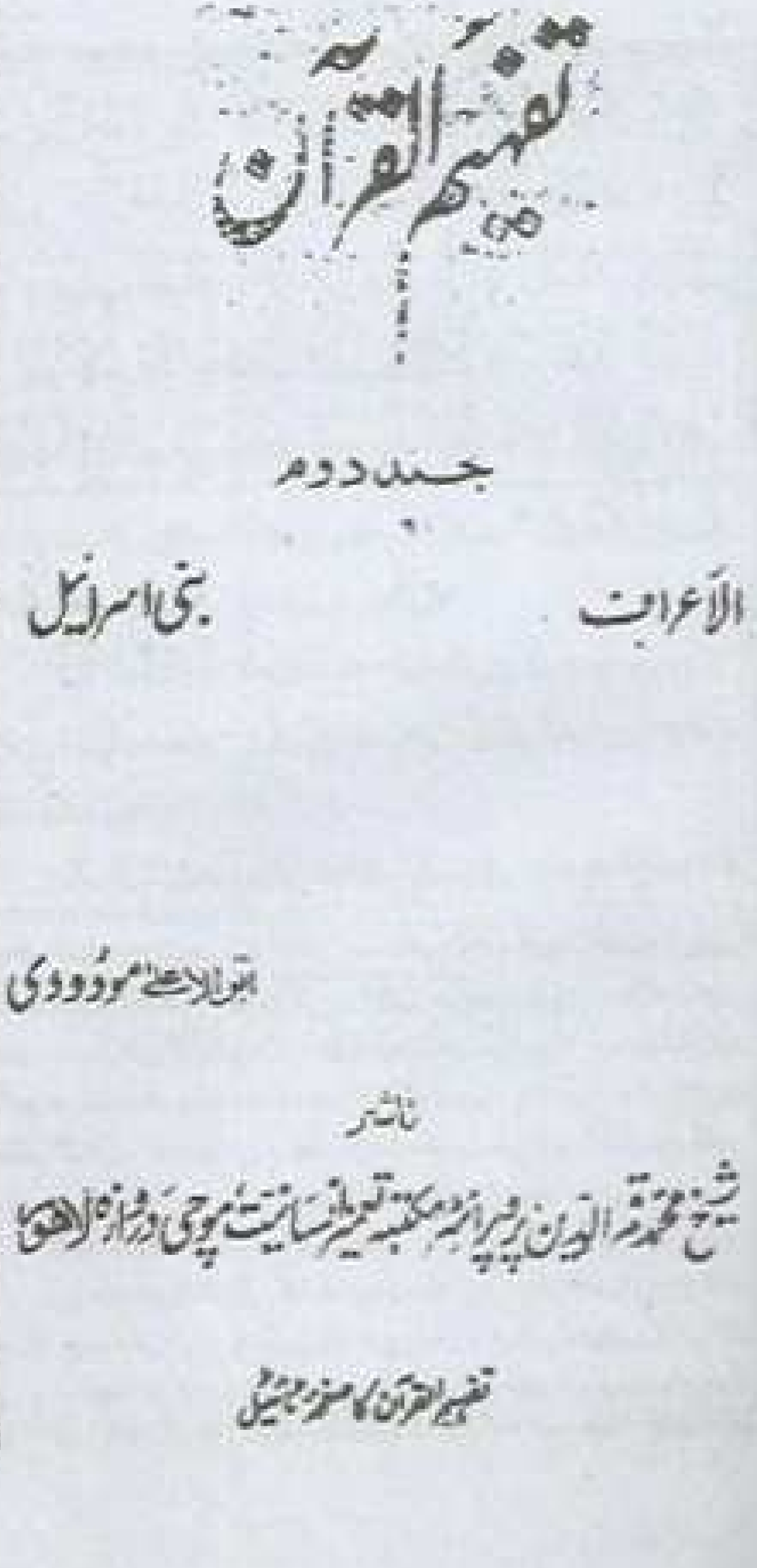

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا
تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ۝ قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ
مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ
ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ
نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ

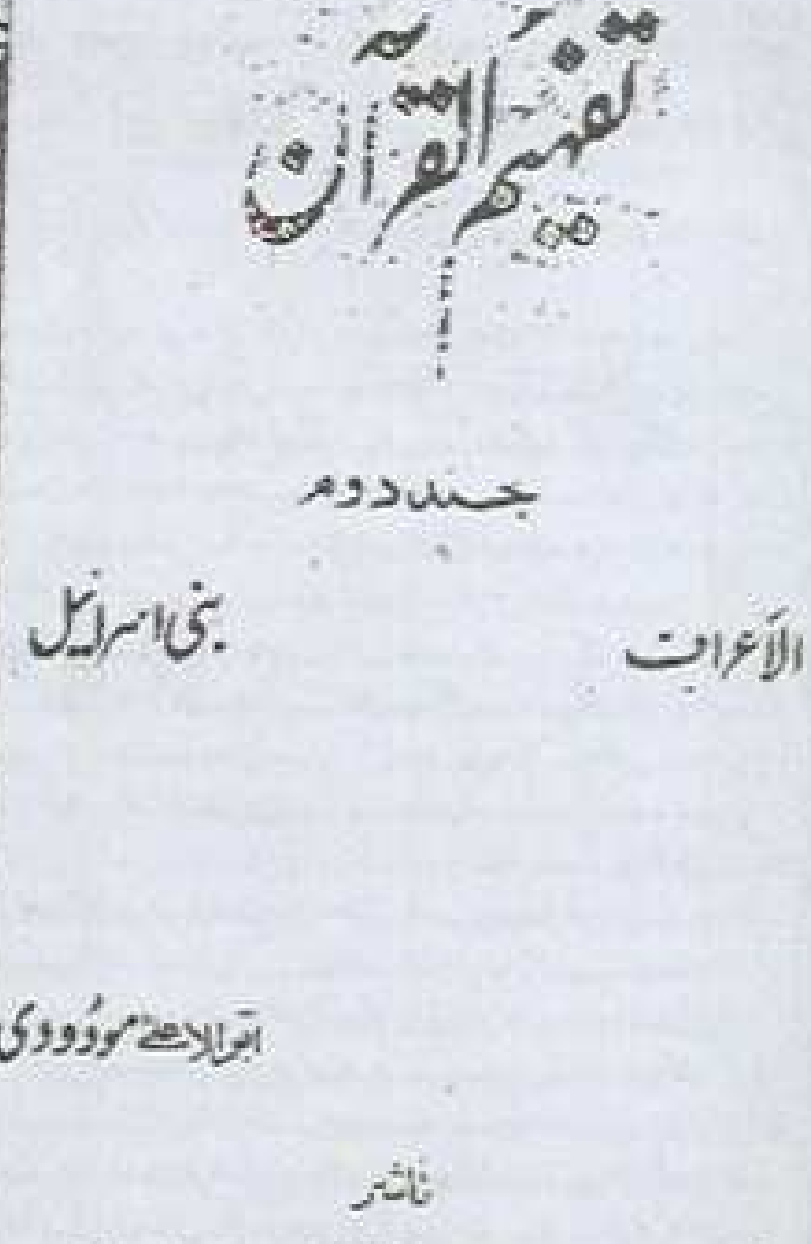

تفہیم القرآن

جلد دوم

الاعراف — بنی اسرائیل

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پروپرائٹر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا صفحہ ٹائٹل

جماعت اسلامی کے بانی مودودی کی حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں گستاخی

مودودی نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

تفہیم القرآن

جلد چہارم

(لقمان ——— الاحقاف)

(۴)

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پروپرائٹر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا سرورق

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ

[illegible]

تفہیم القرآن صفحہ ۳۲۷ کا اصل فوٹو

اصل عبارت: یہ وہ تنبیہ ہے، جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندیٔ درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا، اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ حضور ﷺ سے اجتہادی لغزشیں غلطیاں سرزد ہوتی ہیں (معاذ اللہ)

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

میں ایمان کی روح پھونکنے کی خواہش۔ اور کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوئی ہے، وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے (عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی (عبس: ۱)، مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰی (انفال)، عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ (توبہ)، اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (توبہ)، وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا (توبہ)، یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (تحریم: ۱))۔ یہ سب آیات اسی امر کی شہادت دیتی ہیں۔ جو لوگ ان آیات کو اس امر کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غلطیاں سرزد ہوتی تھیں اور آپ غلطیوں سے مبرا نہ تھے، خصوصاً حضرات اہل قرآن کو قرآن آیات کے ذریعہ سے اللہ کے رسول کی غلطیاں پکڑنے میں خاص مزہ آتا ہے۔ لیکن دراصل یہی قرآن آیتیں ہیں جن سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اپنے نبی کو غلطیوں سے بچانے اور اس کی زندگی کو ٹھیک معیار حق پر قائم رکھنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے جو راست اپنے ذمے لے رکھی تھی۔ اور یہ حقیقت صرف مذکورہ بالا آیات ہی میں بیان نہیں ہوئی ہے بلکہ قرآن میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اسے اصولی حیثیت سے بھی بیان فرمایا ہے مثلاً فرمایا:

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْكَ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ (النساء)

اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ تم کو راہ راست سے ہٹا دینے کا عزم کر ہی چکا تھا مگر وہ اپنے آپ کو بہکانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے اور تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ کیونکہ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور تم کو وہ علم دیا ہے جو تم پہلے نہ جانتے تھے۔

(بنی اسرائیل)

وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ

قریب تھا کہ وہ تم کو اس بات سے جو ہم نے

269

اصل عبارت: کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بناء پر جب کبھی آپ ﷺ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوئی ہے، وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔ (معاذ اللہ)

اصل عبارت: نبی ﷺ سے غلطیاں سرزد ہوتی تھیں اور آپ ﷺ غلطیوں سے مبرا نہ تھے۔ (معاذ اللہ)

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں

تفہیمات

(حصہ اوّل)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

اور اسی کو حق سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید اس کو بھی گمراہی کا اہم سبب بتاتا ہے۔ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (المائدہ)

چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان میں حق پسندی اور اس کے ساتھ قوت ارادی اتنی زبردست ہو کہ وہ خود اپنے نفس کی خواہشات اور رجحانات کا مقابلہ کر سکے کیونکہ خواہش نفس اکثر تو معرفت حق ہی میں مانع ہوتی ہے، اور اگر کوئی شخص حق کو پہچان بھی لے تو وہ اس کو اپنے علم کے مطابق عمل کرنے سے روکتی ہے، قدم قدم پر مزاحمت کرتی ہے۔ انسان کے نفس میں ایسی زبردست قوت ہے جو اکثر اس کی عقل و فکر پر چھا جاتی ہے اور بسا اوقات اس کو جانتے بوجھتے غلط راستوں پر جھکا دیتی ہے۔ معمولی آدمی تو درکنار بڑے بڑے لوگ بھی جو اپنے علم و فضل اور اپنی عقل و بصیرت اور فہم و فراست کے لحاظ سے یگانۂ روزگار ہوتے ہیں، اس رہزن کی شرارتوں سے بچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسی چیز کو قرآن مجید میں بھی گمراہی کا ایک بڑا سبب قرار دیا گیا۔ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ (القصص ۵) "اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش نفس کی پیروی کی"۔ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً (جاثیہ ۲۳) "کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہش نفس ہی کو اپنا خدا بنا لیا، باوجودیکہ وہ علم رکھتا تھا مگر جب اس نے ایسا کیا تو اللہ نے راستے سے بھٹکا دیا اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا"۔ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں، چنانچہ حضرت داؤد جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقع پر تنبیہ کی گئی ہے کہ لَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (ص ۲۶) "خواہش نفس کی پیروی نہ کرنا ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی"۔

آخری شرط یہ ہے کہ انسان کی وجدانی قوتیں بیدار ہوں، اس کے ذہن کا سانچہ ایسا ہو کہ صحیح اور حق بات سوچنے اور سمجھنے کے لیے غور و فکر اور استدلال عقلی کا زیادہ محتاج نہ ہو بلکہ فطرتاً وہ غلط باتوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہو اور قیاس و

مودودی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ اور بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا (معاذ اللہ)

تفہیمات

(حصہ اول)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

۲۲۹

جھونپڑی میں رہتا تھا، بوریے پر سوتا تھا، موٹا جھوٹا پہنتا تھا، غریبوں کی سی غذا کھاتا تھا، تمام ملک کا مرجع تھا، رات بھر اپنے خدا کی عبادت میں کھڑا رہتا تھا، غریبوں اور مصیبت زدوں کی خدمت کرتا تھا، ایک مزدور کی طرح کام کرنے میں بھی اسے تامل نہ تھا۔ آخر وقت تک اس کے اندر شاہانہ تمکنت اور امیرانہ ترفع اور بڑے آدمیوں کے سے تکبر کی ذرا سی بو بھی پیدا نہ ہوئی۔ وہ ایک عام آدمی کی طرح لوگوں سے ملتا تھا، ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا تھا، عوام کے درمیان اس طرح بیٹھتا تھا کہ اجنبی آدمی کو معلوم کرنا مشکل ہوتا تھا کہ اس محفل میں قوم کا سردار، ملک کا بادشاہ کون ہے۔ اتنا بڑا آدمی ہونے کے باوجود چھوٹے سے چھوٹے آدمی کے ساتھ بھی ایسا برتاؤ کرتا تھا کہ گویا وہ اسی جیسا ایک انسان ہے۔ تمام عمر کی جدوجہد میں اس نے اپنی ذات کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑا، اپنا پورا ترکہ اپنی قوم پر وقف کر دیا۔ اپنے پیروؤں پر اس نے اپنے یا اپنی اولاد کے کچھ بھی حقوق قائم نہ کیے، حتیٰ کہ اپنی اولاد کو زکوٰۃ لینے کے حق سے بھی محروم کر دیا، محض اس خوف سے کہ کہیں آگے چل کر اس کے پیرو اس کی اولاد ہی کو ساری زکوٰۃ نہ دینے لگ جائیں۔

ابھی اس عظیم الشان آدمی کے کمالات کی فہرست ختم نہیں ہوئی۔ اس کے مرتبہ کا صحیح اندازہ کرنے کے لیے آپ کو تاریخ عالم پر بحیثیت مجموعی ایک نظر ڈالنی چاہیے۔ آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا، دراصل دور جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ وہ نہ صرف ان کا لیڈر ہے جو اسے لیڈر مانتے ہیں، بلکہ ان کا بھی لیڈر ہے جو اسے نہیں مانتے۔ ان کو اس امر کا احساس تک نہیں کہ جس کے خلاف وہ زبان کھولتے ہیں اسی کی رہنمائی کس طرح ان کے خیالات میں، ان کے اصول حیات اور قوانین عمل میں اور ان کے عصر جدید کی روح میں پیوست ہو گئی ہے۔

یہی شخص ہے جس نے دنیا کے تصورات کا رخ وہمیت اور عجائب پرستی اور رہبانیت کی طرف سے ہٹا کر عقلیت اور حقیقت پسندی اور متقیانہ دنیاداری کی طرف

مودودی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:
جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے اپنی کتاب میں
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسرائیلی چرواہا لکھا (معاذ اللہ)

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

بشارت دی گئی (۲) حضرت مریم کے پاس خاص طور پر فرشتہ بھیجا جاتا ہے کہ ان کو ایک پاک طینت لڑکے (غلام زکی) کی خوشخبری دے اور جب ان کے وضع حمل کا وقت آتا ہے تو خاص حق تعالیٰ کی طرف سے ان کی زچگی کے انتظامات ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو سورۂ مریم رکوع دوم) پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھیے جس سے وادیٔ مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا۔ اسے مصر میں خاص طور پر فرعونیت کو تباہ کرنے اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دلانے کے لیے پیدا کیا گیا۔ اس کو قتل سے بچانے کے لیے ایک تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا گیا۔ خاص اسی فرعون کے گھر میں پہنچایا گیا جس کو وہ تباہ کرنے والا تھا۔ اس کو پیاری صورت دی گئی کہ فرعون کے گھر والوں کے دل میں گھر کر لے (وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي) (القصص) اسکو تمام عورتوں کے دودھ سے روک دیا گیا یہاں تک کہ وہ پھر اپنی ماں کی آغوش میں پہنچ گیا۔ اور اس کی پرورش کا انتظام خاص حق تعالیٰ کی نگرانی میں ہوا (وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي) (طٰہٰ) یہ نظیریں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام خاص طور پر نبوت ہی کے لیے پیدا کیے جاتے تھے۔

۲۔ پھر دیکھیے کہ اس طرح جن لوگوں کو پیدا کیا جاتا ہے وہ عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ غیر معمولی قابلیتوں کے ساتھ وجود میں آتے ہیں۔ ان کی فطرت نہایت پاکیزہ ہوتی ہے۔ ان کے ذہن کا سانچہ ایسا ہوتا ہے کہ اس سے جو بات نکلتی ہے سیدھی نکلتی ہے۔ غلط اندیشی اور کج روی کی استعداد ہی ان میں نہیں ہوتی۔ وہ جبلی طور پر ایسے [illegible] (APRIORI IDEAS) [illegible] طور پر حضرت یعقوب کو دیکھیے حضرت یوسف کا خواب سنتے ہی ان کے دل میں کھٹک پیدا ہو جاتی ہے کہ اس بچے کو اس کے بھائی جینے نہ دیں گے۔ بعد میں جب وہ یوسف کو کھیل کے لیے لے جانا چاہتے ہیں تو حضرت یعقوب نہ صرف ان کی بری نیت بھانپ جاتے ہیں بلکہ ان کو ٹھیک وہ بہانہ بھی معلوم ہو جاتا ہے جو بعد میں وہ بنانے والے

اصل عبارت: پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھیے، جس سے وادیٔ طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ (معاذ اللہ)

جماعت اسلامی کے بانی مودودی کا عقیدہ: نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہوگیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کردیا (معاذ اللہ)

رسائل و مسائل

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

آرائیوں اور اس خرص و تخمین (Speculation) سے بالکل ایک مختلف چیز ہے جس کا ارتکاب فلاسفہ کیا کرتے ہیں۔ یہ تو وہ چیز ہے جس پر قرآن مجید ہر انسان کو خود آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بار بار اس سے کہتا ہے کہ آنکھیں کھول کر خدا کی قدرت کے آثار کو دیکھو اور ان سے صحیح نتیجے اخذ کرو۔ سائل نے اپنے سوال میں جس آیت کی تفسیر کے متعلق اپنے شک کا اظہار کیا ہے خود اسی کے ماقبل و مابعد کا مضمون اگر وہ پڑھیں تو دیکھیں گے کہ وہاں بھی مقصود کلام یہی بتانا ہے کہ آیات الٰہی کے مشاہدے سے ایک غیر متعصب طالب حق کس طرح حقیقت تک پہنچ جاتا ہے۔

(ترجمان القرآن [illegible])

عصمت انبیا:

سوال: یہ امر مسلم ہے کہ نبی معصوم ہوتے ہیں، مگر آدمؑ کے متعلق قرآن کے الفاظ صراحت کر رہے ہیں کہ آپ نے گناہ کیا اور حکم عدولی کی۔ جیسے لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کی آیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں اپنی تحقیق کے نتائج سے مستفید فرمائیں۔

جواب: نبی کے معصوم ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرشتوں کی طرح اس سے بھی خطا کا امکان سلب کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ نبی اولاً تو دانستہ نافرمانی نہیں کرتا اور اگر اس سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا۔

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضرت آدمؑ سے جو نافرمانی سرزد ہوئی تھی وہ نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے سے پہلے کی ہے اور قبل نبوت کسی نبی کو وہ عصمت حاصل نہیں ہوتی جو نبی ہونے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔ چنانچہ جب فرعون نے ان کو اس فعل پر ملامت کی تو انہوں نے بھرے دربار میں اس بات کا اقرار کیا کہ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿الشعراء: ۲۰﴾ یعنی یہ فعل مجھ سے اس وقت سرزد ہوا تھا جب ابھی ہدایت مجھ پر کھلی نہ تھی۔

مختصر یہ بات اصولی طور پر سمجھ لیجیے کہ نبی کی یہ معصومیت فرشتہ کی سی معصومیت نہیں ہے کہ اسے خطا اور غلطی اور گناہ کی قدرت ہی حاصل نہ ہو بلکہ وہ اس معنی میں ہے کہ نبوت کے ذمہ دارانہ منصب پر سرفراز کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ بطور خاص اس کی نگرانی و حفاظت کرتا ہے اور اسے

٭ اس سے معلوم ہوا کہ مودودی کا عقیدہ اسلامی عقائد کے خلاف ہے لہٰذا ایسے شخص کی کتابیں نہ پڑھی جائیں

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا ان اسلامی سزاؤں پر تنقید کرنا جنھیں قرآن وسنت میں بیان کیا گیا ہے

قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثنا نہیں کیا اور یہ مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۳-کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور (پاکستان)

نہ ہو وہاں چور کا ہاتھ کاٹنا دوہرا ظلم ہے۔ حقیقت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا اس نظام سوسائٹی کے لیے مقرر کی گئی ہے جس میں سود جائز ہو نہ زکوٰۃ متروک ہو، نہ انصاف قیمتاً فروخت کیا جاتا ہو، نہ ٹیکسوں کی بھرمار سے ضروریات زندگی نہایت گراں ہو گئی ہوں اور تمام ملکی چند مخصوص طبقوں کے لیے سامان عیش فراہم کرنے پر صرف ہوتے ہوں۔ ایسی جگہ تو چوری کے لیے ہاتھ کاٹنا ہی نہیں بلکہ قید کی سزا بھی بعض حالات میں ظلم ہوگی۔

عام طور پر اسلامی قانون فوجداری کو سمجھنے میں لوگوں کو جو دقت پیش آتی ہے اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ وہ اپنے پیش نظر تو رکھتے ہیں سوسائٹی کے اس غلط نظام کو جو اس وقت دنیا کے متمدن ممالک میں قائم ہے، اور پھر چوری، زنا، قذف اور شراب نوشی جیسے "حدود" جرائم کا موازنہ قطع ید، رجم اور کوڑوں کی سزاؤں سے کر کے رائے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں ان کو اسلام کی سزائیں سخت اور ہولناک ہی نظر آئیں گی۔ کیونکہ غیر شعوری طور پر وہ خود سمجھتے ہیں کہ جو حالات اس نظام حیات نے پیدا کر رکھے ہیں ان میں چوری ایک عام چیز ہونی ہی چاہیے، زنا میں بکثرت مردوں اور عورتوں بلکہ بچوں اور بوڑھوں تک کو مبتلا ہونا ہی چاہیے۔ آئے دن مختلف طریقوں سے ملنے والے جوڑوں کے متعلق نئی نئی خبریں مشہور ہونی ہی چاہییں، بری صحبتوں میں نوخیز نسلوں کو نئی عادتیں پڑنی ہی چاہییں۔ لہٰذا ان کا دل یہ سوچ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ اگر ان حالات میں اسلامی قانون فوجداری رائج کر دیا جائے تو شاید کوئی پیٹھ بھی کوڑوں سے نہ بچ سکے، ہزارہا آدمیوں کے ہاتھ روزانہ کٹنے لگیں اور ہر روز سینکڑوں آدمی سنگسار کیے جائیں۔

بلاشبہ ان کا یہ خوف بالکل بجا ہے۔ اس بیہودہ سوسائٹی کے بیہودہ نظام کو باقی رکھ کر اسلام کے قوانین میں سے محض اس کے قانون فوجداری کو نافذ کر دینا ہمارے نزدیک بھی ویسا ہی ظلم ہوگا جیسا وہ خیال کرتے ہیں۔ مگر جس غلطی کو وہ محسوس نہیں کرتے وہ دراصل یہ ہے کہ انھوں نے سوسائٹی کے اس بیہودہ نظام کو جس کی بد اخلاقیوں سے وہ مانوس ہو چکے ہیں ایک فطری حالت سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ یہ فطری حالت نہیں ہے بلکہ

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:
قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور یہ مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور (پاکستان)

۳۳۱

کرنے والے نتائج رونما نہ ہوں، جس میں نکاح کے لیے پوری آسانیاں ہوں اور تفریق و تفریق اور طلاق و خلع کے اسلامی احکام ٹھیک ٹھیک نافذ کیے جاتے ہوں۔ ایسی سوسائٹی اپنی عین فطرت کے اعتبار سے اس امر کی متقضی ہوتی ہے کہ اس میں معاشرت کا جو مستقل نظام قائم کیا گیا ہے اس کی حفاظت کے لیے سخت سزائیں مقرر کی جائیں۔ اور ایسی سخت سزائیں اس حالت میں ہرگز غیر منصفانہ نہیں ہیں جب کہ جائز ذرائع سے صنفی خواہشات کی تسکین آسان کر دی گئی ہو اور معاشرت کے ماحول کو بدکاری کی سہولتوں اور غیر معمولی اسباب تحریک سے پاک کر دیا گیا ہو۔ ان حالات میں صنفی جرائم کا ارتکاب صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو غایت درجہ کے بدطینت ہوں اور جن کے شر سے خلق اللہ کو محفوظ رکھنے کے لیے نہایت عبرت ناک سزاؤں کے بغیر چارہ نہ ہو۔

لیکن جہاں حالات اس سے مختلف ہوں، جہاں عورتوں اور مردوں کی سوسائٹی مخلوط رکھی گئی ہو، جہاں مدرسوں میں، دفتروں میں، کلبوں اور تفریح گاہوں میں، خلوت اور جلوت میں ہر جگہ جوان مردوں اور بنی ٹھنی عورتوں کو آزادانہ ملنے جلنے اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملتا ہو، جہاں ہر طرف بے شمار صنفی محرکات پھیلے ہوئے ہوں، جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو، ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا۔ اس لیے کہ وہاں ایک معمولی قسم (Normal Type) کے معتدل مزاج اور سلیم الفطرت آدمی کا بھی زنا سے بچنا مشکل ہے اور ایسے حالات میں کسی شخص کا مبتلائے گناہ ہو جانا یہ نتیجہ نکالنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ غیر معمولی قسم (Abnormal Type) کا اخلاقی مجرم ہے۔ رجم اور کوڑوں کی سزا درحقیقت ایسے گندے حالات کے لیے اللہ نے مقرر ہی نہیں کی ہے۔

اسی پر حد سرقہ کو بھی قیاس کر لیجیے کہ وہ صرف اس سوسائٹی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ جس میں اسلام کے معاشی تصورات اور اصول اور قوانین پوری طرح نافذ ہوں۔ قطع ید اور اسلامی نظم معیشت میں ایسا رابطہ ہے جس کو منقطع نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں یہ نظم معیشت قائم ہو وہاں قطع ید عین انصاف اور عین مقتضائے فطرت ہے۔ اور جہاں یہ نظم معیشت

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق نظریہ

تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور (پاکستان)

۴۷

چڑھیں گے۔

شریر النفس اور خبیث طینت لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی آدمی، خصوصاً بڑے آدمی کے متعلق چھوٹی سی بات کی بھنک ان کے کان میں پڑ جاتی ہے تو فوراً ان کی قوت تخیلہ اپنا کام شروع کر دیتی ہے اور وہ محض اپنے ذہن سے بہت سی امکانی صورتیں فرض کر کے ان کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ گویا یہ محقق واقعات ہیں۔ ہر انسان سے خواہ وہ کیسے ہی بڑے درجے کا آدمی ہو، کبھی نہ کبھی کوئی ایسا فعل ضرور ہو جاتا ہے جس کو آسانی کے ساتھ بڑے معنی پہنائے جا سکتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو کچھ کیا تھا اگرچہ وہ بنی اسرائیل کے ہاں ایک عام دستور[1] تھا اور اسی دستور سے متاثر ہو کر ان سے یہ طرز عمل سرزد ہو گئی تھی۔ مگر چونکہ ایک بڑے آدمی کا فعل تھا اس لیے فوراً شہرت پکڑ گیا اور اس پر لوگوں نے حاشیے چڑھانے شروع کر دیے۔ اوریا سے طلاق کا مطالبہ یہ گمان کرنے کے لیے کافی تھا کہ حضرت داؤد اس کی بیوی کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ اب لوگوں کے ذہن نے کھوج شروع کیا کہ یہ میلان آخر ہوا کیونکر؟ کسی ذات شریف کو یہ بات سوجھ گئی کہ غالباً اپنے محل پر سے اس کو نہاتے میں دیکھ لیا ہوگا۔ مگر ان کی صداقت شعاری نے "ہوگا" کو محض "ہوگا" کی صورت میں بیان کرنا پسند نہ کیا اس لیے انھوں نے "ہوگا" کو "ہے" میں تبدیل کر کے لوگوں سے بیان کیا۔ رفتہ رفتہ یہ ایک واقعہ بن گیا۔ حالانکہ میلان ہونے کے بہت سے اسباب ہو سکتے تھے۔ ممکن ہے کہ حضرت داؤد نے اس خاتون کی قابلیت اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کا حال سن کر اسے پسند کیا ہو لیکن برے نفوس کی شرارت ہمیشہ ایسے

[1] اسرائیلیوں کے ہاں یہ کوئی معیوب بات نہ تھی کہ کوئی شخص کسی کی بیوی کو پسند کر کے اس سے طلاق کی درخواست کرے۔ نہ درخواست کرنے والا اس میں جھجک کرتا تھا اور نہ وہ شخص جس سے درخواست کی جاتی اس پر ناراض ہوتا تھا۔ اور یہ ایک عام اخلاق کی بات سمجھی جاتی تھی کہ کوئی شخص کسی دوست کو خوش کرنے یا اس کی تکلیف رفع کرنے کے لیے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس کے نکاح میں دے دے۔ چنانچہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دے کر ان سے وابستہ کر دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

☆ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اوریا سے طلاق کی درخواست کی تھی (کیا کبھی معصوم نبی یہودی سوسائٹی کے برے اثر سے متاثر ہو سکتا ہے؟)

(کیا کبھی انسانوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا نبی معاشرے کے اثرات سے متاثر ہو سکتا ہے؟)

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کے نزدیک قرآن حکیم نجات کیلئے نہیں بلکہ ہدایت کیلئے کافی ہے

تفہیمات

(حصہ اوّل)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳-کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

پر اصولی وحدت ذہن ہو جائے۔ کیا روایات کو قبول کرتے ہوئے مسلم قوم کے لیے آپ ایک آرزو کی توقع رکھ سکتے ہیں؟ میرا ایمان ہے کہ اس وقت مسلمان وحدت ویگانگت اور اتحاد ہی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں اصولاً اس وحدت کا حل آپ کیا تجویز کریں گے؟

آپ نے جو سوالات کیے ہیں وہ اتنے پیچیدہ نہیں ہیں کہ تھوڑے سے تامل سے خود آپ ہی ان کا جواب نہ پالیتے۔ میرے ان مضامین میں بھی جن کا آپ نے حوالہ دیا ہے، ان میں سے بعض سوالات کا حل موجود ہے۔ تاہم جب آپ کو ان مسائل میں اُلجھن پیش آرہی ہے اور کچھ دوسرے لوگ بھی اس اُلجھن میں مبتلا ہیں تو ان کی تشفی کے لیے مختصراً کچھ عرض کیا جاتا ہے:

(۱) قرآن حکیم نجات کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لیے کافی ہے۔ اس کا کام صحیح فکر اور صحیح عمل کی راہ بتانا ہے، اور اس راہ نمائی میں وہ یقیناً کافی ہے۔ مگر نجات کے لیے صرف قرآن کا پڑھ لینا کافی نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم خلوص نیت کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلیں، ان امور پر اعتقاد رکھیں جن کی تعلیم قرآن نے دی ہے، اور اسی قانون کے مطابق عمل کریں جس کے اصول قرآن نے مقرر کیے ہیں۔

(۲) ہدایت کے لیے قرآن کے کافی ہونے کا مفہوم بھی عام طور پر غلط سمجھا جاتا ہے۔ کسی کتاب کے متعلق جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ کسی علم یا فن کی تعلیم کے لیے کافی ہے، تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس فن کے جتنے اصول ہیں یا اس علم کے جتنے اہم مسائل ہیں، وہ سب اس کتاب میں آگئے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہر شخص جو اس کتاب کے الفاظ کو پڑھ سکتا ہو، اس کے تمام مطالب پر حاوی ہو جائے گا، اور محض کتاب کے مطالعہ ہی سے اس کو اپنے فن میں اتنی مہارت بھی حاصل ہو جائے گی کہ وہ عملاً اس سے کام لے سکے۔ کتاب اپنی جگہ کتنی ہی کامل سہی لیکن اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ دوسری جانب خود

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا توحید کے متعلق عقیدہ

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

۵۳

نیک آدمی اور بہت سے وہ بھی جو اپنی نافرمانی کی وجہ سے مستحق عذاب ہو چکے ہیں، سب کے سب اللہ کے آگے سربسجود ہیں؟ (الحج: ۱۸) "زمین اور آسمان میں جس قدر چیزیں ہیں سب طوعاً وکرہاً اللہ ہی کو سجدہ کر رہی ہیں۔" (الرعد: ۱۵)

یہ عبادت، یہ سجدہ، یہ تسبیح، یہ قنوت، تمام جاندار اور بے جان، ذی شعور اور بے شعور چیزوں پر یکساں جاری ہے، اور انسان بھی اس پر اسی طرح مجبور ہے جس طرح مٹی کا ایک ذرہ، پانی کا ایک قطرہ اور گھاس کا ایک تنکا (انسان خواہ خدا کا قائل ہو یا منکر، خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو، خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی، جب وہ قانونِ فطرت پر چل رہا ہے اور اس قانون کے تحت ہی زندہ ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بوجھے، بلا قصد واختیار، طوعاً وکرہاً خدا ہی کی عبادت کر رہا ہے۔ اسی کے سامنے سربسجود ہے اور اسی کی تسبیح میں لگا ہوا ہے) اس کا چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سب اسی کی عبادت ہے۔ چاہے وہ اپنے اختیار سے کسی اور کی پوجا کر رہا ہو اور اپنی زبان سے کسی اور کی بندگی واطاعت کر رہا ہو مگر اس کا رونگٹا رونگٹا اسی خدا کی عبادت میں مشغول ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ اس کا خون اسی کی عبادت میں چکر لگا رہا ہے، اس کا قلب اسی کی عبادت میں متحرک ہے، اس کے اعضاء اسی کی عبادت میں کام کر رہے ہیں اور اس کی وہ زبان بھی جس سے وہ خدا کو جھٹلاتا اور غیروں کی حمد وثنا کرتا ہے دراصل اسی کی عبادت میں چل رہی ہے۔

بندگی کا صلہ: اس عبادت کا صلہ یا اجر خدا کی طرف سے کیا ملتا ہے؟ یہ فیضانِ وجود، رزق اور قوت بقاء۔ جتنی چیزیں خدا کے قانون پر چلتی ہیں اور اس کی بندگی کرتی ہیں، وہ زندہ اور باقی رہتی ہیں اور انہیں وہ وسیلۂ بقا عطا کیا جاتا ہے جسے ہم اپنی زبان میں رزق کہتے ہیں، اور جو چیزیں اس کے قانون سے انحراف کرتی ہیں ان پر فساد وخلل طاری ہو جاتا ہے، ان کا رزق بند ہو جاتا ہے، اور وہ فیضانِ وجود

☆ کفر و انکار اور پتھروں کے آگے سجدہ ریز ہونے کی حالتوں میں خدا کی تعظیم و خوشنودی کا قطعاً کوئی تصور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بت پوجتے والے، پتھروں کے آگے سجدہ کرنے والے اور خدا کے ساتھ کفر کرنے والے کے متعلق یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں کہ وہ ان حالتوں میں بھی خدا کی عبادت کر رہا ہے۔ اس مقام پر مودودی نے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا انوکھا نظریہ: بہت ممکن ہے کہ گوتم بدھ، رام، کرشن، کنفیوشس، زرتشت وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں

تفہیمات

(حصہ اوّل)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

۱۳۴

میں پائے جاتے ہیں وہ سب انبیاء کی تعلیمات کے وہ باقی ماندہ اثرات ہیں جو اپنی ذاتی قوت کی وجہ سے قوموں کے ادیان اور ان کی زندگی میں جذب ہو کر رہ گئے۔

اس کے بعد قرآن جو دعویٰ پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جس "اسلام" کی طرف وہ بلا رہا ہے وہ وہی "اصل دین" ہے جس کو ابتداء سے تمام قوموں میں تمام انبیاء پیش کرتے رہے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نرالا پیغام لے کر نہیں آئے ہیں جو پہلے کبھی پیش نہ کیا گیا ہو (قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ، الاحقاف: ۹) بلکہ آپ کا پیغام وہی ہے جو ہر نبی نے ہر قوم تک ہر زمانے میں پہنچایا ہے (إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ، النساء: ۱۶۳) اس پیغام سے عرب، مصر، ایران، ہندوستان، چین، جاپان، امریکہ، یورپ، افریقہ، غرض کوئی سرزمین محروم نہیں رکھی گئی۔ سب جگہ اللہ کے رسول، اللہ کی کتابیں لے کر آئے ہیں اور بہت ممکن ہے کہ بدھ، کرشن، رام، کنفیوشس، زردشت، مانی، سقراط، فیثاغورث وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ان دوسرے پیشواؤں میں فرق یہ ہے کہ ان کی اصل تعلیمات تو لوگوں کے اختلافات میں گم ہو گئیں مگر آنحضرت نے جو کچھ پیش فرمایا وہ اصل شکل میں محفوظ ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ "اسلام" مذاہب میں سے ایک مذہب نہیں ہے بلکہ نوعِ انسانی کا اصل مذہب یہی ہے۔ اور باقی سب مذاہب اسی کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔ مذاہب میں جو کچھ "حق" اور "صدق" پایا جاتا ہے وہ وہی اصل اسلام کا بچا کھچا اثر ہے جو سب کے پاس آیا تھا اور اختلافات میں گم کر دیا گیا۔ جس مذہب میں اس باقی ماندہ حق کی مقدار جتنی زیادہ ہے اس میں اتنا ہی زیادہ "اسلام" موجود ہے۔ رہے وہ اختلافات جو اصل "اسلام" کے

لہ اے نبی ان سے کہو کہ میں کوئی نرالا پیغمبر نہیں ہوں۔

تہ ہم نے تمہاری طرف وہی پیغام وحی کیا ہے جو نوح اور ان کے بعد کے نبیوں پر وحی کیا تھا۔

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے وصال پر کہا:

"ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین"

دیکھ کر یہ فسانہ ہے
نام مجذوب اس کا تاریخی

علم و حکمت کا اک خزانہ ہے
سیرت اشرف زمانہ ہے

(جلد اول)

اشرف السوانح

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ
کے

حالات و عادات ○ مقالات و تعلیمات ○ فیوض و برکات
کشف و کرامات ○ سوانح طیب ○ بشارات منامیہ
انعامات الٰہیہ پر مشتمل ہے اور مشعل راہ ہے

مرتبہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب ○ خلیفہ ارشد حضرت تھانوی

ادارہ تالیفات اشرفیہ،
پوسٹ بکس ۱۳۰ چوک فوارہ ملتان

۱۵۵

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے حبیب ﷺ کے متعلق فرمایا ہے "وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین" اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاص صفت عطا فرمائی، کسی کو یہ درجہ عنایت نہ ہوا مگر افسوس دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی پر کہ اس نے حاجی امداد اللہ کو رحمۃ للعالمین کہنا شروع کر دیا۔

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے وصال پر کہا
"ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین"

☆قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے حبیب ﷺ کے متعلق فرمایا ہے "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاص صفت عطا فرمائی کسی کو یہ درجہ عنایت نہ ہوا مگر افسوس دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی پر کہ اس نے حاجی امداد اللہ کو رحمۃ للعالمین کہنا شروع کر دیا۔

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی کے نزدیک
شہادت نامہ محرم الحرام میں پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

علم و حکمت کا اک خزانہ ہے
سیرت اشرف زمانہ ہے

نام مجذوب اسکا تاریخی

اشرف السوانح
جلد سوم

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

کے

حالات و عادات ○ مقالات و تعلیمات ○ فیوض و برکات
کشف و کرامات ○ معمولات طیبہ ○ بشارات منامیہ
انعامات الٰہیہ پر مشتمل ہے اور مشعل راہ ہے

مرتبہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب ○ خلیفہ ارشد حضرت تھانوی

ادارہ تالیفات اشرفیہ

[illegible]

[illegible]

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی کے نزدیک پنجگانہ نماز کے بعد ملکر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد کرنا جہالت اور بدعت ہے

اسلامی احکام و تعلیمات پر شبہات و اعتراضات کے جوابات اور دلچسپ حکایات علماء و عوام کے لیے یکساں مفید

اشرف الجواب

افادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ

[illegible]

اشرف الجواب — 151

[illegible]

نماز پنجگانہ یا فجر و عصر کے بعد مل کر بلند آواز سے ذکر کرنا بدعت ہے!

[illegible]

[illegible]

☆ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ فاذا قضیتم الصلوۃ فاذکروا اللہ (ترجمہ) پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو (سورۂ نساء، پارہ 5، آیت 103)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد تہلیل اس طرح فرماتے لا الہ الا اللہ آخر تک اور فرماتے کہ حضور ﷺ انہیں کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے (نسائی جلد اول، باب عدد التہلیل والذکر بعد التسلیم، حدیث 1343، ص 412، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف: عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ابو معبد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں فرض نماز پڑھ لینے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا معمول تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں یہ ذکر سنتا تو مجھے پتہ چل جاتا کہ لوگ نماز ختم کرچکے ہیں

(مسلم جلد اول، کتاب المساجد ومواضع، حدیث 1219، ص 459، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

یہی حدیث بخاری شریف جلد اول، کتاب الصلوٰۃ حدیث 798، ص 371، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور میں بھی نقل ہے۔

فیصلہ عوام کریں کہ ذکر کرنے والے جاہل اور بدعتی ہیں یا فتویٰ لگانے والے؟

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے مسلمانوں کا عید میلاد النبی ﷺ منانے کو عیسائیوں کے کرسمس منانے کا مقابلہ قرار دیا جو کہ کم علمی ہے

اشرف الجواب ۱۳۳

ین نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو یثرب کے بخار نے ضعیف اور بودا کر دیا ہے تو حضور ﷺ
صحابہ ؓ سے فرمایا کہ طواف میں رمل کریں یعنی شانے ہلاتے ہوئے اکڑ کر طواف کرو
کہ اس کو وقت مسلمین کی مشاہدہ جواب دو سبب تو ہے نہیں لیکن مامور بہ یعنی رمل فی الطواف
پاتی ہے یہ امر غیر مدرک بالعقل ہے اور جو عمل خلاف قیاس ہوتا ہے اس کے لیے نقل اور
کی ضرورت ہوتی ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تاریخ گزر گئی یا بار بار آتی ہے ظاہر ہے کہ
ختم ہوگئی کیونکہ اب جو ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ آتی ہے وہ اس خاص یوم الولادت کی مثل ہوتی
ہے کہ عین اور یہ ظاہر ہے کہ مثل کے لیے وہی حکم ثابت ہونا کسی دلیل نقلی کا محتاج ہوگا جو
مدرک بالعقل ہونے کے قیاس اس میں حجت نہیں ہوگا لیکن یہاں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ
حضور ﷺ نے یوم الاثنین میں روزہ رکھنے کی وجہ ولادت ہی سے فرمائی تو اس میں بھی یہ
لازم ہو سکتا ہے کہ یوم الولادت تو گزر گیا ہے اب یہ اس کا مثل ہے اس کو حکم اصل کا کیوں ہوا؟
جواب یہ ہے کہ یہ صوم تو خود منقول ہے اور آپ نے وحی سے روزہ رکھا ہے اس لیے اس پر
نہیں ہو سکتا اب ہم تمہارے ان حضرات کو بھی ایک دلیل عقلی لکھ کر اور اس کا جواب دے کر
مضمون کو ختم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ مقابلہ ہے اہل کتاب کا کہ وہ ولادت مسیح علیہ السلام کے دن عید
تے ہیں ہم مقابلہ کے لیے حضور ﷺ کے یوم ولادت میں عید کرتے ہیں تا کہ اسلامی
کت ظاہر ہو جواب یہ ہے کہ یہ تو اس وقت کی وجہ میں صحیح ہو جب ہمارے یہاں اظہار
شوکت کے لیے کوئی شے نہ ہو ہمارے یہاں جمعہ عیدین سب اظہار شعائر اسلام کے لیے ہیں
دوسرے یہ کہ اگر ان کا مقابلہ ہی کرنا مقصود ہے تو ان کے یہاں اور دنوں میں بھی عیدیں اور
ہوتے ہیں تم کو بھی چاہیے کہ ہر ہر ان کے مقابلے میں تم بھی عید کیا کرو اسی طرح عاشورہ
دن تعزیہ داری بھی کیا کرو تا کہ اہل تشیع کا مقابلہ ہو جائے چنانچہ بعض جاہل محض مقابلہ کے لیے
کرتے بھی ہیں اور جب اگر یہی مصلحت ہے تو ہندوؤں کے یہاں ہولی دیوالی ہوتی ہے
کے مقابلہ کے لیے ہولی دیوالی کیا کرو۔

قصہ

میں ایک قصہ بیان کرتا ہوں اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اصول اور قاعدہ آپ کا
بے اصل ہے حضور ﷺ ایک سفر میں تھے کفار نے ایک درخت بنا رکھا تھا اس پر ہتھیار
تے تھے اور اس کا نام "ذات انواط" رکھا تھا بعض صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ "یا رسول

اسلام پر اعتراضات و شبہات پر تحقیقی و نقلی جامع اور
دلچسپ جوابات علماء و عوام کے لیے یکساں مفید

اشرف الجواب

افادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ
042-37116246-37114257

☆ ہم اہلسنت کسی مقابلے کی وجہ سے نہیں بلکہ حضور ﷺ کی محبت اور ان کی آمد کی خوشی میں مناتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے حضور ﷺ اپنے رب کے خاص بندے اور محبوب رسول ہیں جبکہ اہل کتاب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) اللہ کے بیٹے ہیں، جب عقیدے میں زمین آسمان کا فرق ہے تو پھر مقابلہ کیسا......؟

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے نمازِ عید کے بعد مصافحہ کو بدعت اور گلے ملنے کو اس سے بھی برا لکھا

اشرفُ اللّطائف

از افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

ترتیب

محمد اسحٰق ملتانی

ادارہ تالیفات اشرفیہ

۱۳۵

ایک صاحب نے سوال کیا کہ عید کے دن "عید مبارک" جو ملنے کے وقت کہتے ہیں۔ اور مصافحہ کرتے ہیں کیسا ہے۔

فرمایا۔ عید مبارک کہنا درست ہے فقہاء نے لکھا ہے۔ باقی مصافحہ سو اول ملاقات کے وقت تو "اتفاقاً" (باتفاق علماء) اور رخصت کے وقت "اختلافاً" (باختلاف علماء) مشروع ہے۔ اور عید کا مصافحہ ان دونوں سے الگ ہے "اس لئے بدعت ہے اور معانقہ اور بھی قبیح۔ لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نماز عید سے پہلے تو باتیں کر رہے تھے نماز ختم ہوئی اور مصافحہ کرنے لگے۔

حُبِّ جاہ اور زوالِ جاہ

فرمایا امتحان کے وقت معلوم ہوگا کہ ہم میں حب جاہ کتنی ہے کہ ہم زوال جاہ کے اسباب سے متاثر ہوتے ہیں یا نہیں۔ اور کون متاثر ہوتا ہے والوں کو۔ پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ ہم لوگ بری زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مولانا محمد یعقوب صاحب مثلاً فرماتے ہیں کہ بعض کبر بشکل تواضع ہوتا ہے کہ صورت تو تواضع کی مگر ہے کبر۔ اس طرح سے کہ جو یہ تواضع اس غرض سے کرتا ہے کہ لوگوں کے نزدیک یہ خصلت معظم ہے مجھ کو معظم سمجھیں گے۔

عقلِ نقل اور عقلِ کل

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک صاحب کو میں نے جواب دیا تھا کہ خدا کے احکام میں تو کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوگی۔ تب یہ بتلائیے کہ آپ کے سوال میں اطلاقت کرنے میں کیا حکمت ہے اس سے ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ لوگ ایسے جواب پر اعتراض کرتے ہیں کہ وہ سادہ سارے ہیں۔ چنانچہ وہ پہلے شخص مجھ سے ملے تو شکایت کرنے لگے یہ لوگ اپنے کو عقل کل سمجھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ عقل کل نہیں بلکہ عقل کل ہیں یعنی ان کی عقل بالکل کل ہو گئی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ ان سے گفتگو میں مزہ آتا ہے کیونکہ یہ سمجھ میں آنے سے مان لیتے ہیں جاہلوں کی طرح نہیں کہ اپنی بات پر اڑے رہیں۔ مولوی عبدالحق صاحب نے ایک مولوی صاحب کا لقب اڑیل ٹٹو رکھا تھا جو وہ اصرار بھی بری چیز ہے آج کل اس کو کمال سمجھا جاتا ہے۔

کل عقل اور کل اکل

فرمایا۔ ہم ایک باغ میں پہنچے یہ باغ صنعت کے ایک شوقین شخص کا تھا اشجار کے متعلق بہت سی صنعتیں اس میں موجود تھیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ تھی کہ ستون کے درخت ہاتھ

بیٹا محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے، اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معانقہ کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ تھانوی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے۔

بھری مجلس میں دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے بے حیائی کی بات کی۔ سائل نے عبادت کی لذت اور مزہ کے متعلق پوچھا اور جواب میں یہ کہہ دیا گیا کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں! مزہ تو مذی میں ہے

اشرفُ اللطائف

افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

ترتیب

محمد اسحٰق ملتانی

ادارۂ تالیفات اشرفیہ

65

ایک سوال کے جواب میں فرمایا استفتاء کے ساتھ دوسرا استفتاء کرنا بھی مناسب ہے کہ جو دلیل شرعی کے کسی نسبت علماء کی تحقیق سے یا کوئی سے کہا ہے اور اس دلیل اور مدلول کو بھی ظاہر کر دیا جائے اور اگر میرا قول محض خلاف طبیعت ہی ہے تو میری قوم یعنی فاروقیین کی بزم خود تنقیص کر کے دل ٹھنڈا کر لیا جائے۔ آگے نیتوں کا حقیقی فیصلہ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ پر وقت پر ہو رہے گا اور اگر اس پر بھی قناعت نہ ہو تو انجام شرعاً حقوق آخرت کو پیش نظر رکھ کر اختیار ہے۔

مزہ اور مذی

فرمایا ایک صاحب نے خط میں یہ شکایت لکھی ہے کہ جو جمعیت قلب حضرت والا کی خدمت بابرکت سے لے کر گیا تھا۔ وہ یہاں آکر رفتہ رفتہ رخصت ہو گئی۔ فرمایا میں نے جواب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کیفیت رخصت ہو گئی تو ضرر کیا ہوا۔ کیونکہ کیفیت مقصود ہی نہیں تھی۔ حاضرین مجلس میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ضرر تو ہوا ہی۔ فرمایا کیا ضرر ہوا۔ عرض کیا گیا کہ ایک چیز نصیب ہوئی تھی وہ جاتی رہی۔ فرمایا اس کی کیا دلیل کہ وہ چیز اس کے لئے نافع ہی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ مضر ہو تی۔ حق تعالیٰ ہی مفید اور مضر کو خوب جانتے ہیں اور اس کو بھی کہ بندہ کے لئے کس وقت کیا مناسب ہے۔ لوگ تو کیفیات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں۔ یہ تو محض بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں۔ مزہ تو مذی میں ہے۔

معاشی اور نواشی

ایک طالب نے عرض کیا کہ حضرت ان آثار کے معاشی تو مطلوب ہیں۔ فرمایا معاشی تو مطلوب نہیں نواشی مطلوب ہیں۔

جلباً اور سلباً

فرمایا۔ وساوس کی طرف التفات ہی نہ کریں نہ جلباً نہ سلباً کیونکہ یہ التفات ایسا ہے جیسے بجلی کے تار کو ہاتھ لگا کر چاہے دفع کے واسطے ہو۔ چاہے اپنی طرف کھینچنے کے واسطے ہو۔ ہر صورت میں وہ پکڑ لیتا ہے اور میں کہتا ہوں وساوس کی فکر کیں ہے۔ قلب تو مثل ایک سڑک کے ہے۔ اور سڑک پر جنگی۔ چمار بھی چل رہے ہیں۔ اور آپ بھی اس پر سے گزر رہے ہیں۔ تو آپ کا حرج ہی کیا ہے۔ اگر سڑک خالی ہونے کے انتظار میں آپ کھڑے رہیں تو

اکابرِ دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی شرک کی فہرست لکھتے لکھتے اتنے جوش میں آ گئے کہ

دولہا کے سہرا باندھنے کو بھی شرک قرار دے دیا

مکمل اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

خان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کفر کو پسند کرنا۔ کفر کی باتوں کو اچھا جاننا۔ کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا۔ کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے مر جانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا۔ خدا کو بس اسی کا مارنا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لیے یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہیے

تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے کسی حکم کو برا سمجھنا اس میں عیب نکالنا۔ کسی نبی یا فرشتہ کی حقارت کرنا۔ ان کو عیب لگانا۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا یا فال کھلوا کر اس کو سچ جاننا۔ کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی۔ کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مرادیں مانگنا۔ روزی اولاد مانگنا۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔ کسی کو سجدہ کرنا۔ کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ خدا کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا۔ کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ تعزیہ پر چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑ دینے کے لیے ان کی بھینٹ دینا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ بچے کے جینے کے لیے اس کے نال کو پوجنا۔ کسی کی دہائی دینا۔ کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا۔ بالی اور بلاق پہنانا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا گلے میں ناڑا ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا۔ دنیا کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا۔ اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینے یا تاریخ کو منحوس سمجھنا۔ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ جپنا۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے گا تو فلاں کام ہو جاوے گا۔ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ تصویر رکھنا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لیے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعتوں اور بری رسموں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتوں کا وہاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔ پختہ قبریں بنانا۔ بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا۔ خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ مٹھائی، چاول، گلگلے وغیرہ چڑھانا۔ تعزیہ علم وغیرہ رکھنا۔ اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا یا اس کو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا۔ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا۔ مہندی مسی نہ لگانا۔ مرد کے پاس نہ رہنا۔ لال کپڑا نہ پہننا۔ بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا۔ تیجا، چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔ باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو عیب سمجھنا۔ نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا۔ خصوصاً قرض وغیرہ کر کے ناچ رنگ وغیرہ کرنا۔ ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا۔ سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کہنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے دیسی کوے کھانے کو جائز کا فتویٰ دیتے ہوئے کہا کہ مجھ کو کیا خبر تھی کہ حق تعالیٰ نے اس میں اتنا اجر رکھا تھا

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء ... حضرت مولانا الحاج ... رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

بیٹھکر نماز نہیں پڑھی۔ مرض الموت میں جبتک مقدور حالت رہی کہ دو آدمیوں کے سہارے سے کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکے اسوقت تک اسی طرح پڑھی کہ دو تین آدمیوں نے بمشکل اٹھایا اور دونوں جانبوں سے کمر میں ہاتھ ڈالکر لیکر کھڑے ہوگئے اور قیام و رکوع و سجود انہی کے سہارے سے نماز ادا کی ہرچند خدام نے عرض کیا کہ حضرت بیٹھکر نماز ادا کر لیجئے مگر نہ کچھ جواب دیا نہ قبول فرمایا ایکروز مولوی محمد یحییٰ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر اسوقت بھی جائز نہیں تو پھر وہ کونسا وقت اور کونسی حالت ہوگی جس میں بیٹھکر نماز پڑھنا درست جایز ہے " آپنے فرمایا کہ امام محمد کے نزدیک قادر بقدرۃ الغیر قادر ہوتا ہے اور جب میرے دوست ایسے ہیں کہ مجکو اٹھا کر نماز پڑھا دیتے ہیں تو میں کیونکر بیٹھکر نماز پڑھ سکتا ہوں " آخر جب بہت ضعف اسقدر ہوچکی کہ دوسروں کے سہارے بھی کھڑے ہونیکی قدرت نہ رہی تو اسوقت چند وقت کی نمازیں آپ نے بیٹھکر پڑھیں گویا بتلا دیا کہ اتباع شرع اسکو کہتے ہیں تقویٰ اسکا نام ہے اور احتیاط اسطرح ہوتی ہے

لباس آپکے گاڑھا صرف کبھی پہنا اور شال وغیرہ اعلیٰ قسم کا بھی استعمال فرمایا آپکے نزدیک دونوں برابر تھے نہ ادنیٰ سے کراہت و نفرت اور نہ اعلیٰ سے رغبت و محبت مگر چونکہ طبع میں نفاست و لطافت زیادہ تھی سو جسے میلے لباس سے تکدر ہوتا تھا لہذا آپکا معمول تھا کہ آپ ہر جمعہ غسل فرماتے تھے حق گوئی میں آپ کسی ملامت گر کی ملامت کا اندیشہ نہیں فرماتے تھے بلکہ اگر حق گوئی پر لوگ آپکو برا کہتے تو آپکو نہایت فرحت و سرور ہوتا تھا جس زمانہ میں آپنے دیسی کوّے کی حلت کا فتویٰ دیا اور تمام شہر میں شور و غوغا اٹھا ہے تو آپنے بارہا فرمایا کہ " مجکو کیا خبر تھی کہ اسمیں حق تعالیٰ نے اسقدر اجر رکھا تھا "۔

آپ کو تحمل تھے خلاف طبع امر پر کبھی طبیعت میں تغیر پیدا نہ ہوتا تھا بعض بیدینوں نے خطوط میں سب و شتم لکھکر بھیجدئے تو آپنے فوراً خط چاک کردیا اور خدام کے اصرار پر یوں فرمایا کہ میرے دو دوستوں کی اگر نظر پڑ جاتی تو انکو صدمہ ہوتا " ا ه انتہی بحروفہ الشریف۔

حضرت امام ربانی قدس سرہ کی عادت جاریہ اور معمول دائمی کے اظہار میں ایک تحریر اور ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جو حضرت کے شاگرد رشید اور مجاز طریقت عالم باعمل صاحبزادہ الشیخ مولوی الحاج المولوی

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے عورت کی شرمگاہ کے متعلق تحقیق کی کہ عورت کی شرمگاہ گندم کے دانے کی طرح ہوتی ہے

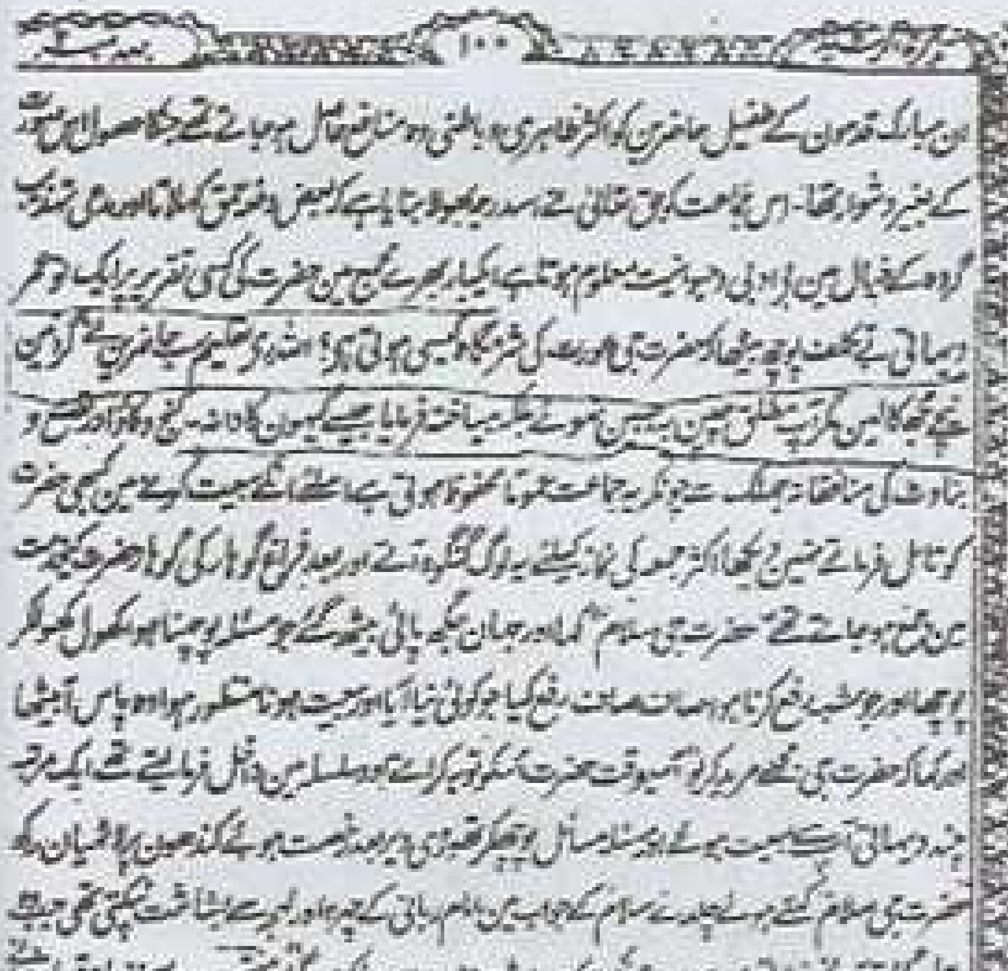

۱۰۰

ایک دیہاتی نے بے تکلف پوچھا کہ حضرت جی! عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ اللہ رے تعلیم، جملہ حاضرین نے گردنیں نیچی کر لیں مگر آپ مطلق چیں بجبیں نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ۔

تذکرۃ الرشید

تالیف

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

☆ نو عمر دیہاتی کا بے تکلف عورت کی شرمگاہ کے متعلق پوچھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس وقت گنگوہی صاحب کی محفل میں عورت کی شرمگاہ کے متعلق ہی گفتگو ہو رہی ہوگی، ورنہ اس متعلق سوال کیوں پوچھا جاتا؟ اور اگر کسی نے پوچھ بھی لیا تو اس طرح جواب دینا کیا بے حیائی نہیں؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی صاحب وظیفہ کرتے وقت روضہ رسول کا تصور کرنا پسند نہیں کرتے تھے

تذکرۃ الرشید

سوانح [illegible]

حضرت مولانا الحاج [illegible] رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا [illegible] عاشق الٰہی صاحب [illegible]

ادارۂ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

(۹۱)

دن نکل ہو تو وہ شخص آفتاب کے بلند ہونے تک بیچ وظیفہ کے درمیان اشراق کی نماز پڑھے یا وظیفہ ختم کر کے نو بجے اشراق پڑھے کونسی صورت افضل ہے؟

(ج) بعد سلام مسنون مطالعہ فرمائند آپ کا خط آیا حال دریافت ہوا بندہ کو ماہ ربیع الاول سے بخار [illegible]

[illegible]

(۱) استغفار کے منافع اس امت کے واسطے بھی وہی ہیں جو حضرت نوح نے فرمایا تھا قرآن میں اس امت کو شامل کر کے ذکر فرمایا ہے۔

(۲،۳) [illegible]

[illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible] وظیفہ کے وقت میں اگر چہ بے ساختہ ہو [illegible] میں پسند نہیں کرتا۔

(۶) درود کے مضمون کا وہی جواب ہے جو استغفار میں لکھا گیا۔

(۷) اشراق کا وقت بلندی ایک نیزہ سے شروع ہو کر ایک ربع دن تک رہتا ہے جب چاہے پڑھے [illegible] پڑھنا اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(س ۳) [illegible]

[illegible]

☆ جو شخص روضہ رسول ﷺ کے تصور کو پسند نہ کرتا ہو کیا اس کے دل میں روضہ رسول ﷺ کی محبت ہو گی؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی کا خلیفہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتا ہے کہ رشید احمد گنگوہی یہ سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار (انگریز حکومت) کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا گیا تو سرکار (انگریز حکومت) مالک ہے، اسے اختیار ہے جو چاہے کرے

۸۰

گرفتاری و حوالات و رہائی و براءت

[illegible]

تذکرۃ الرشید

[illegible]

تالیف

[illegible]

ادارۂ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: امام احمد رضا خان بریلوی کے ماننے والے بدعتی ہیں، لہذا ان کے ساتھ بیٹھنا اور نکاح کرنا درست نہیں

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد ۳) ۳۳ مسائل متعلقہ نکاح

جواب یہ غلط ہے کہ دونوں مذہب کے نکاح درست نہیں ہے۔ یہ جاہلوں کی باتیں ہیں۔ دونوں مذہب کے نکاح صحیح ہے کما ھو مقتضی اطلاق النصوص۔ قال فی الدر المختار والولی الذی یباشر نکاح الصغیر والصغیرۃ جوازاً ولو فاسقاً الخ۔

بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں

سوال (۱۸۷) احمد رضا خان بریلوی کے معتقد سے کسی اہل سنت حنفی دیوبندی لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب نکاح تو ہو جاتا ہے کیونکہ وہ بھی مسلمان ہے، مگر چونکہ بدعتی ہے، لہذا ایسے لوگوں سے منہ ...
مناکحت درست نہیں (یعنی مناسب نہیں ہے۔ ظفیر) حدیث شریف میں آیا ہے کہ
لا تجالسوھم ولا تناکحوھم الحدیث یعنی ترجمہ: "ان کے ساتھ مت بیٹھو اور ان سے نکاح مت کرو" الخ۔

نکاح میں اعلان کے لئے باجہ بجانا کیسا ہے

سوال (۱۸۸) اعلان کے لئے نکاح میں باجہ حلال ہیں یا نہیں؟

جواب اعلان نکاح کے لئے دف بجانا حلال ہے اور باقی باجے سب حرام ہیں۔

دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے

سوال (۱۸۹) نکاح میں دف بجانا کتنی دیر تک جائز ہے؟

جواب دف بقصد اعلان نکاح جائز رکھا ہے، پس جس قدر ضرورت اعلان میں ہے وہاں تک مباح ہے (باقی اس کو بہانا کر اصول صحیح سے تمام تک بجانا درست نہیں۔ یہ بھی اعلان کے بجائے باجے کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ظفیر)

دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجا نکاح حرام ہے بد دینی ہے اور کفر کا خوف ہے

سوال (۱۹۰) تقویۃ الایمان کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ جو لوگ کی برائی کے بعد دف کو منع کرے ...

مکمل و مدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد ...

کتاب النکاح

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

☆ بھولے بھالے سنی جو دیوبندیوں کی حمایت کرتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ انکے دل میں ہم اہلسنت بریلوی کیلئے کتنی نفرت ہے

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

شبِ قدر میں اپنے طور پر عبادت کی جائے، خاص اجتماع منعقد نہ کیا جائے

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

(جلد چہارم)

کتاب الصلوٰۃ

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

مولانا محمد ظفیر الدین

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

شب قدر اور شب برأت و معراج میں نوافل

(سوال) شب قدر، شب معراج، شب برأت وغیرہ متبرک راتوں میں مسجدوں میں جمع ہو کر نوافل وغیرہ پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب) ... ان راتوں میں اپنے اپنے طور پر نوافل وغیرہ پڑھیں، کسی خاص اجتماع کی ضرورت نہیں۔ فقط

رات کو آٹھ رکعت نفل ایک سلام سے اور اس کا طریقہ

☆ دیوبندی مفتی کے نزدیک شب قدر میں خاص اجتماع منعقد کرنا منع ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا رائیونڈ میں ہر سال خاص اجتماع منعقد کرنا یہ منع نہیں ہے؟ کیا سو سالہ جشن دارالعلوم دیوبند منانا منع نہیں ہے؟

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ:
جنازہ کے ساتھ نعتیہ اشعار کا پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل

کتاب الصلوٰۃ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۹۱ مسائل نماز جنازہ

در بارہ نماز جنازہ گناہ ہے یا نہیں

سوال (۲۹۲۴) ایک بستی میں مسلمان حنفی کا جنازہ پڑھا گیا، جب دوسری بستی میں اس کو ... اس کی سکونت تھی اس جگہ کے مسلمان ... دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں ... دوبارہ جنازہ پڑھنے والوں پر گناہ لازم آتا ہے یا نہیں، اگر گناہ ہوتا ہے تو ... مستحق ثواب ہوتے ہیں؟

جنازہ کے ساتھ نعت پڑھنا بدعت ہے

سوال (۲۹۲۵) مسلمان کے جنازہ کے ساتھ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنا کیسا ہے؟

جواب (۱) جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنی غیر مشروع ہے ... ظاہر ہے کہ نفل غیر مشروع ... مستحق ثواب کا ... گناہ کبیرہ ہے ... ولا یصلی علی ... الامرۃ واحدۃ التنفل بصلوۃ الجنازۃ غیر مشروع الخ۔

(۲) جنازہ کے ساتھ اشعار نعت وغیرہ پڑھنا غیر مشروع اور بدعت ہے، ترک کرنا اس کا لازم ہے۔ فقط۔

بچہ کے جنازہ میں جب یہ معلوم نہ ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کیا کرے

سوال (۲۹۲۶) بچہ کی نماز جنازہ میں جب سبق کو یہ معلوم نہ ہو کہ میت لڑکا ہے یا لڑکی تو اس ... کیا پڑھے۔

جواب اللھم اجعلہ لنا فرطا ضمیر مذکر پڑھ دیوے کیونکہ مونث کی طرف بھی بتاویل شخص ... ضمیر مونث پڑھنا بھی درست ہے بتاویل نفس ہے۔ فقط۔

اگر کفن کوئی ہندو دیدے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۹۵۰) ایک مسلمان فوت ہوا، اس کے کفن کی قیمت اس کے ایک ہندو دوست ...

دیوبندی مفتی نے تعزیت کے وقت سورۂ فاتحہ پڑھنے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو خاص بدعت لکھا

موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف صاحب مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

دیگر مصروفیات میں مشغول ہونے سے روک رکھا ہے۔ لہٰذا زیادہ دیر بیٹھنے سے پرہیز کریں۔

تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

ایک اور بدعت تعزیت کے وقت اختیار کی جاتی ہے، وہ یہ کہ جو شخص بھی تعزیت کے لئے میت کے گھر آتا ہے تو وہ آکر بیٹھتے ہی فقط "فاتحہ" کہہ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتا ہے، اور پھر طوطے کی طرح چند کلمات پڑھتا ہے اور ہاتھ منہ پر پھیر لیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میت کے پسماندگان بیچارے صبح سے لے کر شام تک ہر آنے والے کے ساتھ سینکڑوں مرتبہ ہاتھ اٹھاتے ہیں اور گراتے ہیں، اور ان کے ہاتھ بار بار اٹھانے سے تھک جاتے ہیں، لیکن عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہی تعزیت کرنے کا طریقہ ہے، اور تین دن تک یہی طریقہ جاری رہتا ہے۔ یاد رکھئے! اس کا شرعی تعزیت سے کوئی تعلق نہیں، یہ خالص بدعت ہے جو آج ہمارے معاشرے کے اندر اختیار کر لی گئی ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

یہ بدعت سرحد کے بعض علاقوں سے شروع ہوئی ہے۔

دیوبندی مفتی کے نزدیک جنازہ اٹھاتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف صاحب مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

۲۷

تکبیر کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ جب اس طرح نماز جنازہ میں شریعت کے مطابق دعا ہو گئی تو اب نماز جنازہ کے بعد دوبارہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا طریقہ درست نہیں، اس دعا کے اہتمام کا مطلب یہ ہوا کہ شریعت نے جو دعا کا طریقہ بتایا تھا وہ مکمل نہیں، اب ہم نماز کے بعد اس کی تکمیل کر رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ارے ہم شریعت میں اضافہ کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ یہ تو شریعت کے اندر اضافہ ہے جس کو بدعت کہتے ہیں، لہٰذا اس بدعت کو چھوڑ دینا چاہئے۔

جنازہ لیجاتے وقت "کلمہ شہادت" کا نعرہ

دوسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد جب جنازہ کو اٹھایا جاتا ہے تو مسجد سے لے کر قبرستان پہنچنے تک وقفہ وقفہ سے ایک نعرہ لگایا جاتا ہے "کلمہ شہادت" یہ نعرہ بھی ہم نے اپنی طرف سے بڑھایا ہے، شریعت نے اس موقع پر یہ نعرہ ہمیں نہیں بتایا، بلکہ جس طرح سیاسی جماعتیں اپنا اپنا نعرہ لگاتی ہیں، اسی طرح ہم نے یہ مذہبی نعرہ ایجاد کرلیا ہے، حالانکہ ایسا کوئی کلمہ پکارنا

۲۸

کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا یہ بدعت ہے جو ہمارے معاشرے میں رائج ہے، اس لئے ہر مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔

☆مفتی صاحب! آپ کی تحریر پر بڑا افسوس ہوا۔ آپ نے سیاسی نعروں اور دیگر نعروں کو کلمہ شہادت "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ" سے ملایا۔ یہ تو رب تعالیٰ کا ذکر ہے خاموش جنازہ لے کر جانے سے بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے چلتے رہیں۔

دیوبندی مفتی نے تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی کو بدعت لکھا مگر سارے کام یہ خود بھی کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

مسلکِ علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دار العلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم الفاظ سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دار الاشاعت اردو بازار کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

اور اتباعِ سنت کے قیمہ کو بھی سے سماج سے الگ رہنا قابلِ ملامت نہیں بلکہ قابلِ مدح ہے۔ مشائخ دیوبند کا عمومی معمول بھی اس بارہ میں یہی ہے۔ بہرحال وہ روحانیت کے ابھارنے کے قائل ہیں نفسیات کے بھڑکانے کے قائل نہیں۔

مروجہ رسوم کے متعلق مسلکِ دیوبند

وہ رسوم شادی و غمی کو اسوۂ حسنہ اور سلف صالحین کے سادہ اور بے تکلف طریق عمل ہی میں محدود رکھنا چاہتے ہیں اغیار کی نقالی یا تشبہ کو قابلِ رد سمجھتے ہیں۔ غمی کی رسموں تیجہ، دسواں، چہلم، برسی وغیرہ کو بدعت سمجھتے ہیں اس لئے سختی سے روکتے ہیں اور شادی کی مروجہ رسوم کو خلافِ سنت جانتے ہیں، اسلئے انہیں رد بھی کرتے ہیں۔ بہرحال رسم بدعت ہو یا رسم خلافِ سنت، دونوں کو ہی روکتے ہیں، فرق اتنا ہے کہ رسومِ غمی کو قوت سے روکتے ہیں کیونکہ وہ ثواب سمجھ کر کی جاتی ہیں اس لئے وہ بدعات ہیں، جن کی زد براہِ راست سنت پر ہے اور شادی کی رسوم تمدن و معاشرت کے جذبے سے انجام دی جاتی ہیں اس لئے وہ محض رسوم خلافِ سنت ہیں۔

بدعت میں عقیدہ کی خرابی ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھ لیا جاتا ہے درانحالیکہ وہ دین نہیں ہوتا۔ اور خلافِ سنت میں عقیدہ محفوظ رہتا ہے صرف عمل کی خرابی اور ہوائے نفس ہوتی ہے۔ پہلی صورت میں اصل دین محو ہو جاتا ہے، دوسری صورت میں اصل دین قلب میں محفوظ ہو کر عمل میں نقصان آ جاتا ہے۔

دیوبندی مفتی تقی عثمانی نے شب قدر جیسی عظیم رات میں مساجد پر چراغاں کرنے کو اسراف اور حرام لکھا

شب قدر کے فضائل اور معمولات ۵۲

شب قدر کے منکرات

(۱) بعض لوگ اس مبارک رات میں جاگ کر عبادت کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے جو بڑی محرومی کی بات ہے۔ اتنی مبارک رات کے ثمرات وبرکات سے محروم ہو جانے والا واقعۃً محروم ہے۔

(۲) بعض لوگ شب قدر میں جاگتے تو ہیں لیکن ان کا جاگنا سیر وتفریح کرنے، ہوٹلوں میں خوش گپیاں کرنے اور بازاروں میں گشت کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ اس جاگنے سے تو سو جانا بہتر ہے کہ کم از کم گناہوں سے بچے رہیں گے، لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(۳) بعض لوگ جاگتے ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں، لیکن پوری رات کو اجتماعی طور پر گزارتے ہیں مثلاً مساجد میں اس کے لئے بڑے بڑے اجتماع ہوتے ہیں اور وہاں عبادات ہوتی ہیں ... اس سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

(۴) اکثر جگہ مساجد کو خوب سجایا جاتا ہے اور دل کھول کر چراغاں ہوتا ہے، بجلی کی لڑیاں اور قمقمے جلائے جاتے ہیں جو اسراف اور حرام ہے، نیز ... مسجد کے تقدس کے خلاف ہے، جبکہ ... ان سب چیزوں سے مکمل طور پر اس کو ترک کرنا چاہئے۔

(۵) اکثر مساجد میں شبینہ ہوتا ہے اور آج کل اکثر شبینے بہت سے مفاسد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہوتے، کیونکہ ان میں ... تلاوت اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے، البتہ جو شبینہ ... کے ساتھ ہو وہ درست ہے۔

(۶) بعض جگہ صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نوافل جماعت کے طور پر ادا کیے جاتے ہیں، حالانکہ نفل کی جماعت جائز نہیں۔

(۷) بعض لوگ ... اس رات میں اس کی عظمت وحرمت کو نظر انداز کر کے ... دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور اس طرح حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت ... اس کے غضب ... اللہ تعالیٰ ہم سب کو ... توفیق عطا فرمائیں، وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ ۵۶۳

البلاغ

جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان

جلد ۴۵ — شمارہ ۹

رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ / ستمبر ۲۰۰۹ء

بانی: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی: حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

مدیر مسئول: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

☆ مفتی صاحب! آپ سے ہمارا سوال ہے کہ جب آپ دارالعلوم دیوبند گئے تو پورے دارالعلوم اور جلسے کو ہزاروں قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کی سرپرستی میں محفل حسن قرأت، تقریب افتتاح بخاری اور تقسیم اسناد کے جلسوں میں بھی خوب چراغاں کیا جاتا ہے جبکہ چند لائٹوں سے بھی کام چل سکتا ہے پھر اتنا چراغاں اسراف اور حرام نہیں؟ ان جلسوں میں تو آپ یہ فتویٰ نہیں دیتے اور نہ ہی روکتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

دیوبندیوں کے مرکزی دار العلوم بنوری ٹاؤن کے عالم نے اپنی کتاب "حیات یزید" میں یزید کو امیر المومنین رحمتہ اللہ علیہ لکھا اور اس کی تعریف میں مکمل قصیدہ لکھا

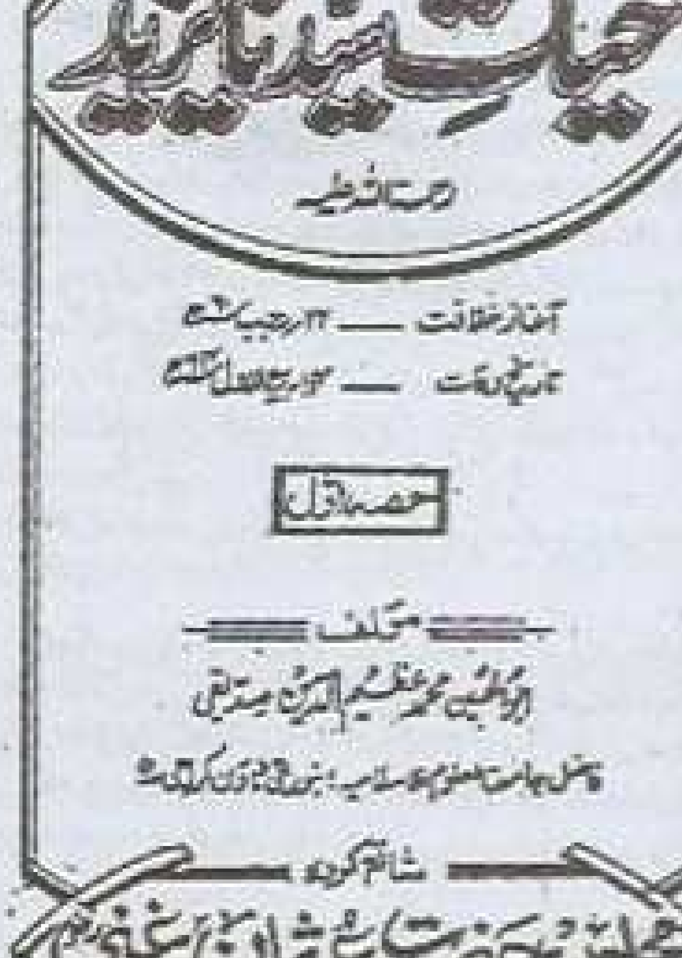

امیر المومنین سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ

از والد سید محمد آئیس، کراچی

ہر آن راہبر تھی ہدایت یزیدؒ کی — کیسے راشدہ نہ ہو گی خلافت یزیدؒ کی
اللہ کی جناب مقدس میں مان لی — کی عازمین حج نے امامت یزیدؒ کی
حضرت حسینؓ اور ابو ایوبؓ مقتدی — ہے کتنی سربلند امامت یزیدؒ کی
یوں شامل جہاد ہوا جنتی ہوا — ہے وجہ افتخار قیادت یزیدؒ کی
شاہد ہے آج تک ابو ایوبؓ کا مزار — عیسائیوں نے مانی شجاعت یزیدؒ کی
بیٹیں جو مال ان پہ مسلسل نوازشات — احسان معاویہؓ کی عنایت یزیدؒ کی
باسلوک تھی پوچھئے ابن حسینؓ سے — تسلیم کی ہے جس نے خلافت یزیدؒ کی
پسماندگان کربلا کی مشکلات میں — تھی باعث سکون عنایت یزیدؒ کی
اس وقت نام آگیا ابن حسینؓ کا — ویسے ہی یاد آ گئی سخاوت یزیدؒ کی
ہم تھی مومنین پہ قرآن سے پوچھئے — اللہ کی نبیؐ کی اطاعت یزیدؒ کی
پہلے بھی اور حادثہ کربلا کے بعد — زینبؓ کو تھی پسند رفاقت یزیدؒ کی
خشکی کے شہسوار سمندر کے تاجدار — ناقابل بیان ذہانت یزیدؒ کی
تمکین دین اشاعت اسلام بے مثال — اللہ کا کرم تھا کرامت یزیدؒ کی
مانو نہ مانو تم! مگر دنیا نے مان لی — دانش معاویہؓ کی خلافت یزیدؒ کی

تسلیم کی ہے متفقہ طور سے آئیس
اہل عرب عجم نے سیادت یزیدؒ کی

۳

دیوبندیوں کی کتاب رشید ابنِ رشید میں یزید کو امیر المومنین رضی اللہ عنہ لکھا گیا اور اس کی تعریف میں قصیدہ لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلان

[illegible]

جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

تاریخ کا روشن پہلو

خلافت

رشید ابنِ رشید

امیر المومنین سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وصلی اللہ امیر المومنین (یزید) واحسن الجزاء

(ارشاد گرامی سیدنا علی زین العابدین)

برفرمائے محبانِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

مولف وناشر

الوزید محمد دین بٹ 35/-

[illegible] لنڈا بازار لاہور پاکستان

۴

ندائے حق

[illegible]

[illegible]

ماہنامہ بیداری نے لال مسجد کے خطیب مولوی عبداللہ دیوبندی کو یزید کا حمایتی اور اہلبیت سے بغض رکھنے والا لکھا، یاد رہے یہ رسالہ دیوبندیوں کا ہے

ماہنامہ
بیداری
حیدرآباد

مدیر
☆☆☆
محمد موسیٰ بھٹو

زیر اہتمام
☆☆☆
سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ
۳۰۰-بی لطیف آباد ۳- حیدرآباد
E.Mail
MonthlyBedari@gmail.com

موبائل نمبر
03313668[illegible]

جلد شمارہ (۸۹) مئی ۲۰۱۰ء
قیمت ۲۵ روپے سالانہ ۳۰۰ روپے

ڈاکٹر اسرار احمد	محمد موسیٰ بھٹو	۴
		۹
مغرب میں مسلمانوں کی اسلامی زندگی کو لاحق خطرات	ناصر عبداللہ	۱۰
بڑی فوجی طاقت کے دعویدار بھارت کی حالت زار	حامد میر	۱۳
حکمرانوں کو بچانے کے سلسلے میں اطلاعی کا کردار، امام ابن جوزی کا تجربہ	محمد حقانی احمد	۱۶
کرغزستان میں عوامی انقلاب	اشتیاق بیگ	۲۱
پاکستان کے حکمران جماعت کے لئے لمحہ فکریہ، تحریک آزادی نسواں کے بارے میں اقبال کا موقف	ڈاکٹر عبدالغنی فاروق	۲۳
بزرگی اور تصوف کے نام پر ہونے والی گمراہیاں	حضرت شاہ احمد	۲۶
تصوف کے متعلق علماء کے لئے لمحہ فکریہ، نفس کو راہ راست پر لانے کا اصول	ابو سلمان انجم	۳۱
امام غزالی، مفتی محمد سعید خان صاحب	محمد موسیٰ بھٹو	۳۶
تصحیح۔ مرزائیت کے الزامات کے جوابات		

پبلشر محمد موسیٰ بھٹو نے پرنٹنگ پریس حیدرآباد سے چھپوا کر سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ
۳۰۰-بی لطیف آباد ۳- حیدرآباد سے شائع کیا۔ ٹیلیفون: 3661864 (022)

۵۳

اسلام کی کوئی سزا انہیں ملنی چاہیے یا نہیں۔

قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے ان کی عبادت گاہ میں جانا اگر یہ کوئی جرم ہے تو اب بھی اس جرم کے لیے تیار ہوں۔ قادیانیوں کو ضرور اسلام کی دعوت دیں گے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر ثابت کر کے ختم نبوت کا کام کریں گے ان شاء اللہ

صرف اور صرف ایک شرعی ثبوت چاہیے کہ قادیانیوں سے مناظرے کے علاوہ بھی کوئی تعلق رہا ہو عمر بھر کی مہلت ہے۔ اور اگر ایک بھی شرعی ثبوت نہ لا سکیں تو آپ ہی فرمائیے کہ پھر کیا کیا جائے؟ اور جھوٹ کہاں ہے۔

3

آپ سے اس عصمت سے عرض کیا تھا کہ آپ واضح فرمائیں کہ صرف ان مخالفین کے الزامات کا جواب دینا ہے یا پھر صرف اپنے عقیدے کو واضح کرنا ہے۔ اس سوال کا جواب نہ ملنے کی وجہ سے اب اپنے عقیدے کی وضاحت کے ساتھ الزامات کا جواب بھی دیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ صبر و سکون کے ساتھ ان حقائق کا مطالعہ فرمائیں گے۔

مرزائیت کے الزام کی تاریخ اور حقیقت کا قصہ یوں ہے کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم خطیب لال مسجد اسلام آباد ہمیشہ یزید کی حمایت اور اہل بیت کی تنقیص کیا کرتے تھے، وہ کراچی اور لاہور سے ناصبیوں اور یزیدیوں کی کتاب منگوا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ یہ آخر موصوف پر الزام نہیں ہے بلکہ مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا خود انہی کے تحریرات سے، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی، اپنے ماہنامے "حق چار یار" میں حتمی دلائل کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں۔

اپنا کوئی تعلق اور واسطہ بھی نہیں تھا، نہ اس وقت مسجد سے تھا اور نہ آج ہے۔ واقعہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد عبداللہ صاحب کو ان کے موقف کے ناحق ہونے کے دلائل پیش کیے تو وہ ناراض ہو گئے اور آخر موصوف نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی دلدل میں پھنساؤں گا کہ قیامت تک یاد کرو گے۔ بس اس کے بعد جہاں کہیں بھی ذکر ہوتا تو فرماتے "میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ شخص قادیانی ہے البتہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قادیانی ہے" اور کبھی یہ کہتے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کے تعلقات قادیانیوں کے ساتھ ہیں۔

دیوبندی مولوی ڈاکٹر اسرار احمد کا کہنا ہے کہ معراج کی رات حضور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے نہیں گئے، یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور ﷺ اس سے بھی آگے گزر گئے

معراج النبی

علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

ڈاکٹر اسرار احمد

کا ایک جامع خطاب

ترتیب و تسوید:
شیخ جمیل الرحمٰن

شائع کردہ:
مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن
۳۶-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور فون: 5869501

۳۱

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى... "اور جنت کے داروغہ ان (متقیوں) سے کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر، تم بہت خوش بخت رہے، داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں ہمیشہ ہمیش کے لئے۔" یہاں نوٹ کر لیجئے کہ احادیث میں معراج کے موقع پر جنت کے مشاہدات کے جو احوال آتے ہیں، وہ جنت وہیں تو ہے۔ ان آیات میں ان احوال کا ذکر نہیں ہے۔

"سدرہ" عربی زبان میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ لفظ "منتہیٰ" "انتہا" سے بنا ہے جس کا مفہوم وہ جگہ اور مقام ہے جہاں جا کر کوئی چیز ختم ہو جائے۔ یہ "سدرۃ المنتہیٰ" کیا ہے؟ اس کا سمجھنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اس کے متعلق میں آگے چل کر کچھ عرض کروں گا۔ قرآن مجید نے یہاں ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ ہر شخص اس اسلوب سے یہ جان لے کہ یہ میرے فہم سے بالاتر ہے۔ یہ منتہیٰ کس اعتبار سے ہے تب اس کو سمجھنا چاہئے۔ یہ اس اعتبار سے "منتہیٰ" ہے کہ یہاں سے آگے مخلوق کا گزر نہیں ہے۔ یہ انتہا ہے۔ یہاں سے آگے حضرت جبرائیلؑ بھی نہیں جا سکتے۔ اور نوٹ کیجئے کہ اس سے آگے جانے کا کہیں محمد ﷺ کا بھی ذکر نہیں ہے۔ یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور اس سے بھی آگے گزر گئے۔ لیکن اس کا قرآن مجید میں اور احادیث شریفہ میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ بھی یہیں تک گئے ہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ اس بارے میں بھی وضاحت آئی ہے کہ وحی الٰہی بھی یہاں نازل ہوتی ہے اور یہاں سے فرشتے لے لیتے ہیں۔ گویا جو چیز بھی عرش الٰہی سے اترتی ہے وہ بلاواسطہ اولاً یہیں نازل ہوتی ہے۔ اس سے آگے وہ حریم کبریا ہے، جس میں مخلوق کا داخلہ ممکن نہیں ہے۔ عالم خلق کی کوئی شے ہو بھی اوپر آ سکتی ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہیں تک آ سکتی ہے، اس سے آگے نہیں جا سکتی۔ حضرت جبرائیلؑ کی رسائی بھی یہیں تک ہے۔ لہٰذا نوٹ کیجئے کہ قرآن مجید نے جو ذکر کیا وہ سدرۃ المنتہیٰ کے آگے یا پار کا نہیں کیا، بلکہ فرمایا: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝﴾

آگے فرمایا: ﴿اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝﴾ "جب کہ اس بیری کے درخت

☆ جبکہ اکابر مفسرین و محدثین فرماتے ہیں۔

تمام مشاہدات کے بعد حضور ﷺ کے عرش معلی پر پہنچے اور سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھنے کا مرحلہ آیا۔ جبرئیل علیہ السلام اس مقام پر رک گئے اور بصد ادب سے عرض کیا کہ اس سے آگے مجھے بڑھنے کی مجال نہیں۔ اگر میں سوئی کی نوک کے برابر بھی آگے قدم رکھوں تو انوار الٰہی کی تجلیات سے جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ آپ تنہا آگے تشریف لے جائیے۔ حضور ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا "ھل من حاجۃ ربک" "کیا تیرے دل میں کوئی حاجت اور آرزو ہے جسے میں تیرے رب تک پہنچا دوں۔" (سیرت الحلبیہ جلد 2، ص 120)

امام شعرانی علیہ الرحمہ "الطبقات الکبریٰ" میں یوں رقم طراز ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نامانوس ماحول اور اجنبیت اور تنہائی کا احساس ہو رہا تھا کہ میرے کانوں میں ایک دل نواز میٹھی اور سریلی پیاری بھری آواز آئی۔ کوئی نرم اور شفقت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا "قف یا محمد ان ربک یصلی" اے محمد ﷺ ٹھہر جا، تیرا رب تجھ پر صلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔ سورہ نجم کی آیت 8 اور 9 میں ارشاد ہوتا ہے: "ثم دنا فتدلی" "پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا" "فکان قاب قوسین او ادنی" "تو اس جلوے اور اس کے محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا اس سے بھی کم" (سورہ نجم آیت 8-9، پارہ 27)

مفسرین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رب تعالیٰ کے قرب خاص سے مشرف ہوئے۔ رب تعالیٰ اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی۔ پھر قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی متصور ہوسکتی ہے، وہ اپنی غایت کو پہنچی (تفسیر خزائن العرفان)

پھر بلاحجاب رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنا دیدار کرایا، چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا (بحوالہ: مسند احمد)

اس حدیث شریف کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ خصائص الکبریٰ اور علامہ عبدالرؤف علیہ الرحمہ شرح جامع الصغیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دولت کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا، مجھ کو شفاعتِ کبریٰ و حوض کوثر سے فضیلت بخشی (بحوالہ: ابن عساکر)

حدیث شریف: طبرانی معجم اوسط میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے بے شک سرکار اعظم ﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب جلالہ کو دیکھا۔ ایک بار اس آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے (طبرانی معجم اوسط)

عقیدۂ اہلسنت: حضور ﷺ کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم شریف تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا، نہ ہوگا اور جمال الٰہی اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھا اور کلام الٰہی بلاواسطہ سنا اور تمام ملکوت السمٰوٰت والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا (بہار شریعت حصہ اول)

دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی نے معمولات اہلسنت
جن پر انڈر لائن لگی ہیں ان کو بدعت لکھا (معاذ اللہ)

وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ

اختلافِ اُمّت اور صراطِ مستقیم

حصہ اوّل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

طاہر بک ہاؤس
بریڈی اسٹریٹ صدر کراچی
فون: 2253305

مکتبہ لدھیانوی

قرار دیا ہے، تمام اہلِ سنت کو ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے، اور جو لوگ یہ حرکتیں کرتے ہیں وہ اہلِ سنت نہیں بلکہ "اہلِ بدعت" ہیں۔ قبروں پر عرس و حاجات سے میلے کرنا، پختہ قبریں بنانا، قبے بنانا، ان پر چادریں چڑھانا، ان کو سجدہ کرنا، ان کا طواف کرنا، ان کے سامنے نیت باندھ کر کھڑے ہونا، ان کو چومنا، چاٹنا، آنکھیں ملنا، ان پر نذر و نیاز دینا، اور کھگے وغیرہ چڑھانا، بزرگوں کا عرس کرنا، ان کی قبروں پر میلے لگانا، ڈوم اور ڈھولچیوں کو بلانا اور طرح طرح کے کھیل تماشے کرنا، بزرگوں کی منتیں ماننا، ان کے نام کے چڑھاوے چڑھانا، ان سے دُعائیں مانگنا، ان کی قبروں پر چراغاں کرنا، مجاور بن کر بیٹھنا، ۱۲ ربیع الاوّل کو "عیدِ میلاد" منانا، اس موقع پر چراغاں کرنا، محفلِ میلاد میں من گھڑت روایتیں سنانا، غلط سلط نعت خوانی کرنا، جلوس نکالنا، روضہ شریف کی شبیہ بنانا، بیت اللہ شریف کی شبیہ بنانا، اذان و اقامت میں انگوٹھے چومنا، مل کر زور زور سے ذکر کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل ہو، قدقامت الصلوٰۃ سے پہلے کھڑے ہونے کو بُرا سمجھنا، نمازوں کے بعد مصافحے کرنا، اذان سے پہلے دُرود و سلام پڑھنا، گیارہویں دینا، کھانے پر ختم پڑھنا، تیجا، نواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں کرنا، برسی منانا، ایصالِ ثواب کے لئے خاص خاص صورتیں تجویز کرنا اور ان کی پابندی کو ضروری سمجھنا، محرم میں ماتم کرنا، تعزیہ نکالنا، علم اور دُلدُل نکالنا، سبیلیں لگانا، مرثیے پڑھنا، قرآن مجید پڑھنے پر اُجرت لینا، قبر پر اذان کہنا، مردہ بخشوانے کے لئے حیلہ اسقاط کرنا، قبروں میں غلاف چڑھانا، قل کرنا وغیرہ وغیرہ۔

حق تعالیٰ شانہ سب مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے اور تمام بدعات سے بچنے کی توفیق بخشے اور قیامت کے دن مجھے، آپ کو اور تمام مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و معیت نصیب فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محمد یوسف لدھیانوی
۲۲/۶/۱۳۹۹ھ

☆ بدعت کی تسبیح پڑھتے ہوئے مستحب کاموں کو بھی بدعت قرار دینا اپنے طور پر شریعت بنانا ہے جو کہ حرام ہے بہرحال جو خرافات ہیں وہ ہمارے نزدیک بھی ناجائز ہیں، مگر ان کی آڑ میں صحیح معمولات کو بدعت لکھنا سراسر جہالت ہے

دیوبندی مفتیوں کے نزدیک اہلسنت وجماعت سنی بریلوی بدعقیدہ، گمراہ اور اہل بدعت ہیں (معاذ اللہ)

اَدیانِ باطلہ اور صراطِ مستقیم

شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد نعیم صاحب

بیت الاشاعت کراچی

0321-7556284

فرقہ بریلوی کے بارے میں اہل فتاویٰ کی آراء

❶ مفتی اعظم ہند، مولانا محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ:

فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ آواز بلند کر کے پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ خود حضور ﷺ یہاں حاضر وناظر ہیں۔ اور بلاواسطہ سنتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے اور اس سے توبہ کرنا لازم ہے۔[1]

❷ جامعہ خیر المدارس ملتان کا فتویٰ:

بریلوی فرقہ جس کے عقائد مندرجہ بالا بیان کئے گئے ہیں اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں ان کے اہل بدعت واہل ہوئی ہونے میں کلام نہیں۔ لیکن اس فرقے کے تمام افراد پر مجموعی طور پر کافر اور مشرک ہونے کا فتویٰ علماء اہل سنت والجماعت نے نہیں لگایا۔ البتہ خصوصی افراد جن سے صراحۃً کلمات کفر سرزد ہوں اور ان کی کوئی صحیح تاویل نہ ہو سکتی ہو اور وہ کفریہ معانی پر جمے ہوئے ہوں ایسے لوگ کافر ہو جائیں گے۔ (فقط واللہ تعالیٰ اعلم)

❸ صاحب مجموعۃ الفتاویٰ کی رائے:

ایسے شخص کا عقیدہ فاسد ہے، بلکہ کفر کا خوف ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے۔[2]

(۱) الفتاوی محمودیہ: ۱۰۷/۱

(۲) مجموعۃ الفتاوی مصنف مولانا عبدالحی ص ٤٦

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں مصیبت کے وقت

"یارسول اللہ" کہنا کفر لکھا

یا حی — برحمتک نستغیث — یا قیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اکثر بنیادی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔اے ﴿جامعہ کراچی﴾
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ ﴿ٹرسٹ﴾
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر۔۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن (دار الافتاء والارشاد) ناظم آباد
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۵)

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان، جن، فرشتہ، نبی یا ولی کو یہ سمجھے کہ وہ مشکل سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں۔ اولاد دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے اور ایسے آدمی کو مشرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا وہ دوزخ میں جائیگا۔

پیارے بچو!

بعض جاہل مصیبت میں "یا علی مدد" "یا غوث اعظم" "یا رسول اللہ" پکارتے ہیں یہ کفر ہے حالانکہ یا اللہ مدد کہنا ضروری ہے کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لیے ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں ایاک نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ حضرت علیؓ بھی نماز میں اسی طرح مدد مانگتے تھے جو خود محتاج ہو وہ کسی کی مدد کیا کر سکتا ہے۔؟

پیارے بچو!

بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور

دیوبندی مفتی کا اکابر علمائے اسلام کے خلاف فتویٰ:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے"

(۸)

مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انھوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلادی۔ اگر انھیں علم غیب ہوتا کہ وہ ذبح نہیں ہوگے تو وہ چھری کیوں چلاتے اور چھری پر غصہ کیوں کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انھیں علم نہیں تھا۔ اسی لیے غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمھارا عقیدہ کیا ہے؟ تمھارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں اسی طرح ہمارے نبی نے۔ بعض کافروں نے سازش کرکے ستر صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جاکر شہید کردیا۔ اگر نبی پاک کو علم غیب ہوتا تو کبھی نہ بھیجتے۔ اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ اور سب سے زیادہ علم اللہ نے ہمارے نبی کو دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی ہر جگہ موجود ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے میں آرام فرما ہیں۔ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔

پیارے بچو!

یا اللہ کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ بس زبان پر یا حی یا قیوم۔ جاری کرلو۔

یا حی ۔۔۔ برحمتک نستغیث ۔۔۔ یا قیوم

اس کتاب کا ہر صفحہ بچوں کو ہر صاحب مسلمان کیلئے شرعی ہے۔
☆☆ کسی بھی اہم عقائد اسلامی مسائل میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ اہلِ سنت والجماعة

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ و تخصص: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
ناظم: جامع کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن (دورۂ تخصص فی الافتاء)
☆☆☆ نائب اہلم و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولویوں ہی کی کتابوں سے حضور ﷺ اور اولیاء کا تصرف ثابت ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندی مولوی نے اللہ تعالیٰ کی طرف یہ جھوٹے الفاظ منسوب کیے کہ آپ ﷺ کی مرضی نہیں چلے گی، کیا یہ گستاخی نہیں؟

(۱۳)

اللہ تعالیٰ نے بشریت میں رکھی ہیں، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے بشر ہونے کا اعلان یوں کیا۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔ اے محبوب آپ اعلان کر دیں کہ میں تم جیسا بشر ہوں!

پیارے بچو!

نبی اللہ کا محبوب ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ خدا کو کسی سے پیار نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ مختار کل ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اگر چاہے تو کسی کی بات مانے نہ چاہے تو نہ مانے۔ حضور چاہتے تھے کہ ان کا چچا ابو طالب ایمان لے آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں مانا۔ اور فرمایا ہدایت میری مرضی سے حاصل ہوتی ہے آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔

پیارے بچو!

نبی بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہوتے ہیں اس لیے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا

عقیدہ اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی

خطیب: جامع مسجد رحمانیہ

ترتیب جدید:

☆ اصل حکم یہ تھا کہ اے محبوب ﷺ ان کے ایمان نہ لانے پر آپ رنجیدہ نہ ہوں، آپ کا کام دعوت دینا ہے، ہدایت دینا میرا کام ہے۔ (آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔ یہ الفاظ دیوبندی مفتی نے اپنی طرف بغض وعداوت میں استعمال کئے ہیں)

دیوبندی مفتی نے واضح الفاظ میں سبز پگڑی والے یعنی دعوتِ اسلامی والوں کو دھوکے اور ایمان بگاڑنے والا قرار دیا

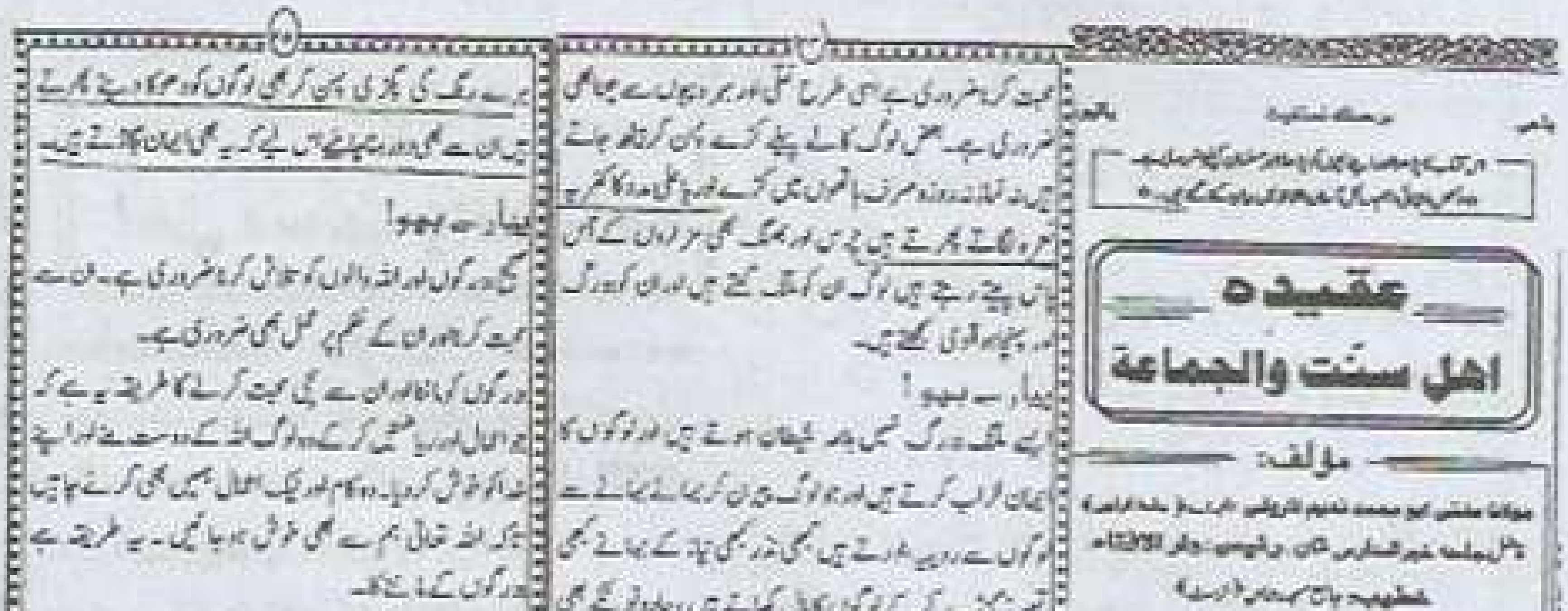

عقیدہ

اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد [illegible]

[illegible]

ترتیب جدید

محبت کرنا ضروری ہے اسی طرح نقلی اور برے لوگوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ کالے کپڑے پہن کر ظاہر ہوتے ہیں نہ نماز نہ روزہ صرف ہاتھوں میں کڑے اور گلے میں مالا ڈال کر مزاروں پر گھومتے پھرتے ہیں [illegible]

پیارے بچو!

[illegible] شیطان ہوتے ہیں اور لوگوں کا ایمان خراب کرتے ہیں [illegible]

ہرے رنگ کی پگڑی پہن کر بھی لوگوں کو دھوکہ دیتے پھرتے ہیں ان سے بھی دور رہنا چاہیے اس لیے کہ یہ بھی ایمان بگاڑتے ہیں۔

پیارے بچو!

نیک اور اللہ والوں کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ ان سے محبت کرنا اور ان کے حکم پر عمل بھی ضروری ہے۔

اور ان سے سچی محبت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ [illegible] اللہ تعالیٰ ہم سے بھی خوش ہو جائیں۔ یہ طریقہ ہے [illegible] لوگوں کے ماننے کا۔

پیارے بچو!

آج کل شیطانی خیالات غالب ہونے کی وجہ سے لوگ ہر کام میں غلط طور پر آسانی تلاش کرتے ہیں اسی طرح دین کے معاملے میں بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت بھی نہ کرنی پڑے اور اللہ تعالیٰ ہمیں جنت [illegible]

دیوبندی مفتی نے ایصال ثواب کی محافلوں، تیجہ، دسواں اور چہلم کو ہندو مذہب کی رسم قرار دے دیا (معاذ اللہ)

یاحی   برحمتک نستغیث   یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا سب بچوں بڑوں اور ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆☆ بہت سے ضروری مسائل اس رسالہ میں بیان کیے گئے ہیں۔ ☆☆

عقیدہ
اہل سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رعنائی (ٹرسٹ)
ناظم آباد کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

میت کا تیجہ:

پیارے بچو!

میت کا تیجہ، دسواں چالیسواں وغیرہ تمام رسومات ہندو مذہب کی ہیں۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ والد کا تیجہ کیا نہ چچا کا نہ بیٹے کا نہ بیٹیوں کا نہ بیویوں کا اور ایسا ہی صحابہ کرام نے آپ ﷺ کا تیجہ وغیرہ کیا نہ ابو بکرؓ کا کسی نے کیا نہ عمر فاروقؓ کا وغیرہ تو معلوم ہوا کہ یہ بدعت اور گمراہی ہے۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو حضور خود کرتے پھر ابو بکرؓ و عمرؓ بھی یہ کام کرتے۔ اسی طرح پیران پیر عبد القادر جیلانی نے اپنے اولاد کا تیجہ نہیں کیا اور نہ ان کے مریدوں نے ان کا تیجہ و چالیسوں کیا اگر یہ رسمیں اسلامی ہوتیں تو یہ تمام بزرگ ضرور کرتے اسلئے اس ہندو رسم کو چھوڑنا چاہیے۔ قرآن خوانی اور ایصال ثواب ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے۔ جب بھی موقع اور وقت ہو اپنے بزرگوں کو قرآن پڑھ کر بخش دیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں یہی نبی کا طریقہ ہے۔

☆ حالانکہ تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی منعقد کرنے کا مقصد صرف اور صرف ایصال ثواب کرنا ہے۔

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں گیارہویں شریف کو جاہلانہ رسم اور گناہ لکھا

یاحی برحمتک نستغیث یاقیوم

[illegible]

عقیدہ اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان - وفیض: دار الافتاء۔

خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)

[illegible]

ترتیب جدید:

[illegible]

☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

اگر کسی کے گھر میت ہو جائے تو رشتہ دار یا ہمسایوں کو چاہیے کہ ان کے گھر کھانا پکا کر پہنچائیں کیونکہ غمی کی وجہ سے انکو پکانا دشوار ہوگا لیکن اب لوگوں نے میت کے گھر خود کھانا شروع کر دیا اور میت والے برات کے برابر کھانا بھی تیار کرتے ہیں۔ میت سے فراغت سے پہلے کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے ایسا کھانا ناجائز ہے اس رسم کو توڑنا ثواب ہے۔

گیارہویں شریف:

یہ رسم جہالت اور گناہ ہے۔ نذر نیاز صرف اللہ کے نام کی ہوتی ہے۔ پیران پیر یا کسی اور بزرگ نے اپنے نام کی گیارہویں یا نذر ماننے کا حکم نہیں دیا کیونکہ یہ شرک اور بدترین گناہ ہے۔ بزرگان دین انکو حرام سمجھتے ہیں۔ ہاں کسی دن بھی خیرات کر کے بزرگوں کی ارواح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی خاص دن مقرر کرنا جائز نہیں لہذا اس کو یہ غیر اسلامی کام چھوڑ دینا چاہیے۔

جبکہ گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق دہلوی اپنی کتاب "ماثبت من السنۃ" میں لکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر گیارہویں کرتے تھے۔ دیوبندی مفتی کے جہالت اور گناہ کے فتوے نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور اکابر علماء کو بھی لپیٹ میں لے لیا، یہ ہے دیوبندی مفتی کی جہالت اور گمراہی ہے

دیوبندی مفتی نے بغیر تحقیق کے کونڈے کی رسم کو کافرانہ رسم قرار دیا (معاذ اللہ)

یا حی — یا قیوم

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء

خطیب جامع مسجد رحمانیہ

ترتیب جدید:

☆☆☆ نائب المدیر و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

کونڈے کی رسم:

پیارے بھائیو! یہ رسم شیعوں کی ہے۔ جو کافرانہ ہے اب بعض سنی گھرانوں میں بھی شیعوں کی دیکھا دیکھی ہوتی ہے۔ یہ ۲۲ رجب کو ہوتی ہے۔ شیعہ لوگ سنیوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہہ دیتے ہیں کہ اس کا حکم امام جعفرؒ نے دیا۔ حالانکہ نہ یہ امام جعفر کی پیدائش کا دن ہے۔ نہ وفات کا دن۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ حقیقت میں اس دن شیعہ ہمارے حضور ﷺ کے پیارے برادر نسبتی سیدنا امیر معاویہؓ کی وفات پر چھپ کر خوشی مناتے تھے۔ تاکہ سنیوں کو پتہ نہ چلے۔ جب سنیوں کو پتہ چلا تو کہہ دیا کہ یہ تو ہم حضرت جعفر کا دن مناتے ہیں۔ اس میں جو کہانی سنی سنائی جاتی ہے سب جھوٹ ہیں۔ اگر تمام سنیوں کو اس بات کا علم ہو جائے اور آپ سب کونڈا دیں تو اس بری رسم کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کوئی سنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی کی وفات پر خوشی کیسے کر سکتا ہے یہ تو دشمنوں کا کام ہے۔

☆ کونڈے کے جائز ہونے پر علمائے اہلسنت نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔ ہم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی نہیں مناتے بلکہ امیر معاویہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما دونوں کے ایصال ثواب کے لئے کھیر پوری پکا کر کھلاتے ہیں اور فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں انگوٹھے چومنے کو بدعت لکھا ہے

یا حی   برحمتك نستغيث   یا قیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں بنیادی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی (ایم اے) (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ و فیض ہو: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (رجسٹرڈ)
قائد ملت کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (دار الافتاء) کراچی
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

27

(جیسا کہ آج بھی اکثر لوگ چلے جاتے ہیں) اور کسی نے جمعہ کے بعد سلام نہیں پڑھا تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وعید محق اور گمراہ ہیں بھلا ایک کام نہ نبی کرے نہ صحابی تو کیسے جائز ہو گا؟

ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیا فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے۔ ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں بریلی کا سلام کھڑے ہو کر ہے مدینہ والے کا سلام بیٹھ کر ہے تو سچا کون سا سلام ہے؟ مدینے والے نبی کا۔

انگوٹھے چومنا:

بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا اذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا ضروری ہے۔ تو معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے اس

☆ جبکہ حدیث شریف ملاحظہ ہو: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اذان میں آپ ﷺ کا نام سن کر اپنے انگوٹھوں کو (چوم کر) اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا ”قرۃ عینی بک یا رسول اللہ“ یا رسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں“ جب اذان ختم ہوئی تو سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! جو تمہاری طرح میرا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا، وہ کہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام نئے، پرانے، ظاہر و باطن گناہ معاف فرمائے گا (تفسیر روح البیان، جلد چہارم، ص 648)

فقہ حنفی کی معتبر کتب شرح وقایہ، رد المحتار شرح در مختار جلد اول، باب الاذان، ص 267، اور طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگوٹھے چومنے کو مستحب لکھا ہے۔

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' کہنے کو جہالت وحماقت لکھا

یاحی برحمتک نستغیث یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن (دوفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۵۵)

لیے یہ چھوڑ دینا چاہیے۔ صحابۂ کرام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ورنہ یہ عام بات ہوتی محدثین اور ائمہ مجتہدین سے بھی ایسا عمل ثابت نہیں۔

اصلی درود شریف :

پیارے نبی ﷺ سے افضل درود شریف درود ابراہیمی ہے جو ہم التحیات کے بعد نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس سے زیادہ بہتر کسی درود کا نہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اسی درود (اللّٰھم صلّ علی الخ۔) کو نماز میں مقرر فرمایا۔ آج بعض جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی درود بنا لیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو درود افضل بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو حضور کی زندگی میں آپ کو ادب سے سلام کرنیکا طریقہ تھا یا اب روضۂ نبی پر حاضری کے وقت اسطرح سلام کیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی وہاں موجود ہیں لیکن یہاں کہنا تو جہالت اور حماقت ہے ﷺ ایک غلط بات جو اب یہ بھی بعض لوگ کرتے ہیں کہ شمال کی طرف منہ کر کے

دیوبندی مفتی نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے درود و سلام پڑھنے کو گناہ اور بدعت قرار دیا

(معاذ اللہ)

باسمہٖ برمسلک سنت یالقیوم

اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

☆☆ جس میں اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆☆

عقیدہ

اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی (جامعہ کراچی)

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء

خطیب جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)

ناظم جامع کالونی جمشید روڈ نمبر ۲ کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)

☆☆☆ نائب ناظم و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

درود پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدینہ کی طرف منہ کرنا ثواب ہے۔

پیارے بچو!

یہ بات بالکل گمراہی اور بدعت ہے۔ کیونکہ کسی صحابی رسول نے مدینہ سے باہر مکہ مکرمہ میں بھی مدینہ کی طرف منہ کر کے درود نہیں پڑھا۔ یہ مسئلہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے صرف نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم فرمایا باقی کسی عبادت کے لیے رخ مقرر کرنا فرض یا سنت نہیں۔

بدعتی لوگوں کو نبی کے حکم کے خلاف محبت جتلانے کا شوق ہے تاکہ نبی کی سنت میں تفرقہ پیدا ہو۔ اس لیے ایسے لوگوں سے جو دین میں زیادتی کر کے دین کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اس سے بچنا چاہیے۔

درود شریف پڑھتے وقت شمال (مدینہ) کی طرف منہ کرنے کا حکم ہمارے نبی نے نہیں دیا ایسا کرنا گناہ اور بدعت ہے۔

مسئلہ: مسجد میں نماز سے پہلے یقین کر لینا چاہیے کہ امام بد مذہب بدعتی نہ ہو۔ کیونکہ شیعہ، قادیانی، رضاخانی، غیر مقلد وغیرہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ امام کی عقیدۃ اہلسنت والجماعت ہونا ضروری ہے۔

دیوبندی مفتی نے مستند درود لکھی اور دعائے گنج العرش کو بغیر تحقیق کے جعلی قرار دے دیا

(معاذ اللہ)

یاحی برحمتک نستغیث یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ جس میں انتہائی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی (ایم۔اے، جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (رجسٹرڈ)
ناظم جنرل کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامی علامہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۶۸

صفات بنا دیا جائے تو یہ مقام خدا میں خیانت ہوگی اور یہ کفر ہے۔ ایسی نعتوں سے مدینہ والے کی روح کو تکلیف ہوتی ہے لہذا ایسی نعت بازی سے پرہیز ضروری ہے۔ آج کل تو ایک نیا ذریعہ اس نعت بازی کا یہ ہے کہ پوری رات گانے کی دھنوں اور طرز والی نعتیں پڑھی جاتی ہے اس طرح نعتیں پڑھنا حرام ہے۔ پھر ساری رات اللہ کی مخلوق بچے، بوڑھے، بیمار سب اواز سے پریشان ہوتے ہیں۔ یہ ایذاء مسلم ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔

درود لکھی، گنج العرش:

یہودی لابی اور شیعہ فرقے قرآن کی تلاوت چھڑوانے کے لیے بہت سی دعائیں چھاپ کر مفت بانٹتے ہیں اور بڑی بڑی کتیں اور فضائل لکھ دیتے ہیں جب کہ ان کی کوئی سند نہیں ہوتی مثلاً درود لکھی، دعائے گنج العرش وغیرہ سب جعلی ہیں ان کے بجائے قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔

پیارے بھو!

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اس کے علاوہ کسی کا کلام نہیں ہو سکتا

ڈاکٹر اسرار احمد کی ہرزہ سرائی

ڈاکٹر اسرار احمد نے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں QTV پر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ:

"شراب کی حرمت سے پہلے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کی دعوت کر رکھی تھی، جس میں مے نوشی کا بھی انتظام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھا پی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنا دیا گیا۔ اس سے نماز میں قل یا ایھا الکفرون کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہوگئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث شریف ترمذی اور ابوداؤد شریف میں ہے۔ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر ہمارے چند سوالات ڈاکٹر اسرار احمد سے ہیں

سوال نمبر 1: یہ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر اس حدیث شریف کو سورۃ النساء کے ضمن میں بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے؟

سوال نمبر 2: حدیث شریف بیان کر کے آپ نے اپنی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات پر گستاخانہ تبصرہ کیوں کیا؟

سوال نمبر 3: امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بھی اس حدیث شریف کو نقل کیا مگر اس پر محدث ہونے کے باوجود اپنی طرف سے کوئی گستاخانہ تبصرہ نہیں کیا؟

سوال نمبر 4: ڈاکٹر اسرار احمد قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں اور احادیث پر تبصرہ کرتے ہیں، کیا ان کے پاس مفسر قرآن اور شیخ الحدیث ہونے کی کوئی سند ہے؟

سوال نمبر 5: آج اسرار احمد صاحب نے مذکورہ حدیث بیان کر کے اس پر اپنی طرف سے تبصرہ کیا۔ کیا وہ آئندہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے رجم والے واقعات پر بھی گستاخانہ تبصرے کریں گے؟

سوال نمبر 6: سامنے والے صفحہ پر تنظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز اسکین شدہ آپ کے سامنے ہے۔ پریس ریلیز 08-6-18 کو شائع ہوئی جبکہ گستاخی 08-6-12 کو کی۔ درمیان کے پانچ دن ڈاکٹر اسرار احمد اپنے گستاخانہ کلمات پر اڑے رہے۔ پھر ایک طبقہ کے شدید احتجاج اور دباؤ کے باوجود انہوں نے صرف وضاحت نامہ شائع کیا جو کہیں سے بھی توبہ نامہ نہیں ہے کیا ایسی وضاحت قابل قبول ہو سکتی ہے؟

سوال نمبر 7: ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ جو کہ سامنے اسکین کئے ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

"بہر حال میرے نزدیک حضرت علی یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں کبھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں"

محترم قارئین کرام! آپ نے ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ ملاحظہ کئے۔ اس میں کہیں بھی توبہ کا ذکر نہیں ہے۔ انہوں نے جو معذرت بھی کی ہے وہ بھی ان لوگوں سے کی ہے جن کی دل آزاری ہوئی ہے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے پر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے۔

لہٰذا ڈاکٹر اسرار احمد کی لوگوں سے معذرت واضح کر رہی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے توبہ نہیں کی بلکہ دباؤ کا شکار ہو کر دباؤ ڈالنے والوں سے معذرت کی ہے۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے؟

ڈاکٹر اسرار احمد اس حدیث کو پڑھ کر اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں۔

حدیث شریف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کی شان میں بکواس کرتے ہیں تو کہو کہ تمہاری اس بکواس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو (بحوالہ: ترمذی شریف جلد دوم)

غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کریں اور کیو ٹی وی کے مالکان سے بھی گزارش ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے خطابات نشر نہ کریں ورنہ گستاخوں کے ساتھ ساتھ کیو ٹی وی کے ذمہ داران بھی جوابدہ ہوں گے۔

مسلمانوں کی وہ ادا، جسے دیکھ کر شرمائیں یہود

تنظیم اسلامی مرکزی شعبہ نشر و اشاعت

K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون 3-5869501 فیکس 5834000
E-mail markaz@tanzeem.org, Website:www.tanzeem.org

پریس ریلیز

18-06-2008

تنظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز جسے معذرت نامہ کہا گیا

کیو ٹی وی (QTV) پر میرے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں جس واقعہ کا ذکر ہوا اس کا تذکرہ تفسیر ابن کثیر میں بھی ہے اور تفسیر ابن جریر میں بھی مزید براں یہ سنن ابی داؤد میں بھی مذکور ہے اور جامع ترمذی میں بھی اور اسے دور حاضر کے محدث اعظم علامہ ناصر الدین البانی نے بھی اپنی تالیف **"مجموعة احاديث الصحيحة"** میں شامل کیا ہے اور عہد حاضر کے اہم مفسر قرآن مولانا مفتی محمد شفیع نے بھی اسے سورۃ النساء کی آیت 43 کے شان نزول کے ضمن میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

"ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ مذکور ہے کہ شراب کی حرمت سے پہلے ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام کو دعوت کر رکھی تھی۔ جس میں مے نوشی کا بھی اہتمام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھا پی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنا دیا گیا۔ ان سے نماز میں **"قل یاایھا الکفرون"** کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہوگئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی" (معارف القرآن جلد دوم ص 422)

غالباً اسی سے ملتی جلتی کوئی بات میں نے کہی ہوگی جس پر ناپسندیدگی یا بیزاری کا اظہار ہو رہا ہے حالانکہ اس سے ہرگز نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کوئی حرف آتا ہے نہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر اس لئے کہ یہ واقعہ حرمت شراب کے آخری اور قطعی حکم سے پہلے کا ہے۔ جو سورۃ المائدہ کی آیات نمبر 90 تا 92 میں نازل ہوا اور وہیں آیت نمبر 93 میں یہ وضاحت موجود ہے کہ کسی شے کی حرمت کے قطعی اور حتمی حکم سے قبل اہل ایمان نے جو کھایا پیا ہو اس پر کوئی گرفت نہیں ہوگی۔

بہر حال میرے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں کبھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ اللہ ہم سب کو حق بات سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

ڈاکٹر اسرار احمد

(بانی تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت)

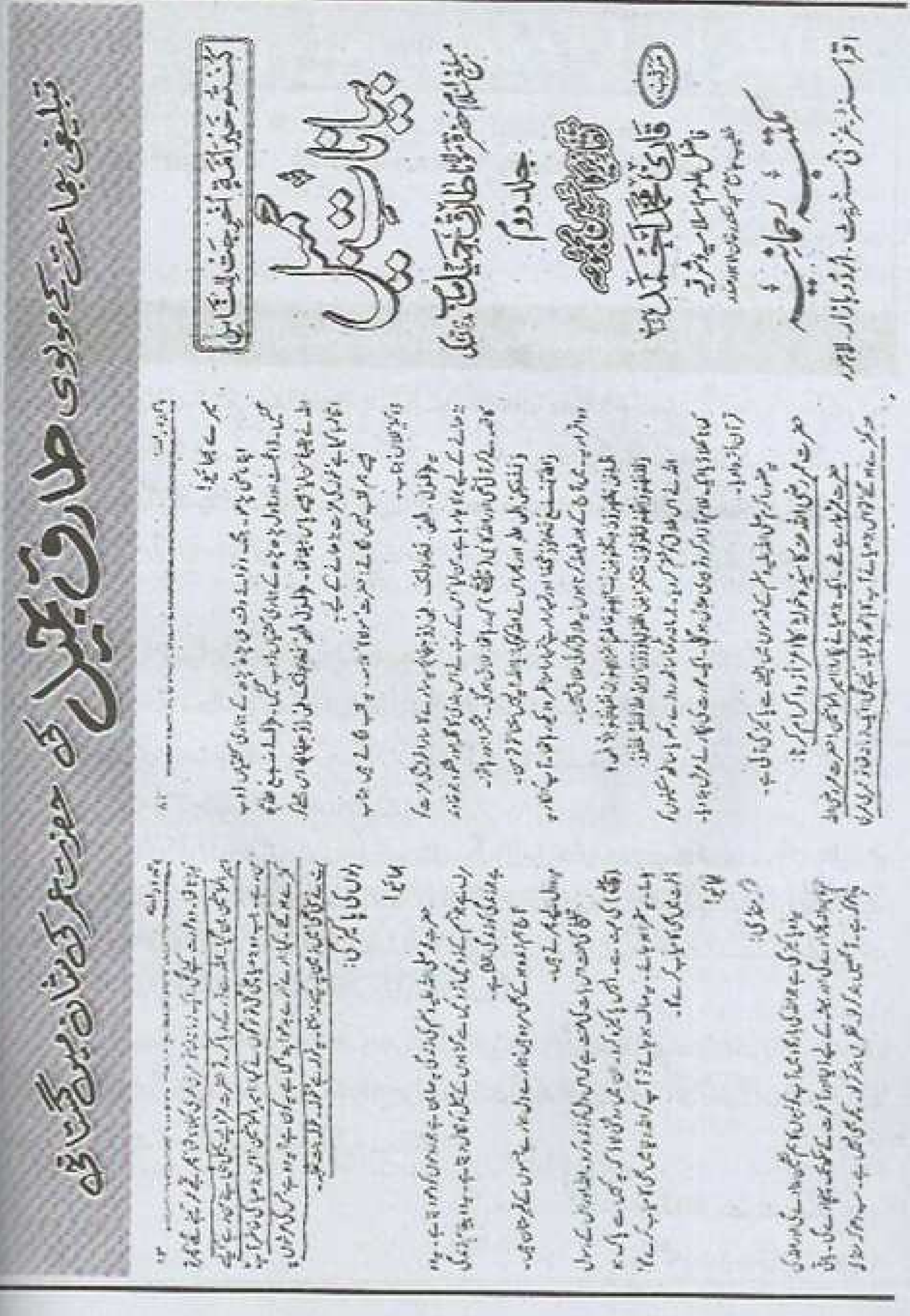

دیوبندی دارالعلوم کا فتوئی: مولوی طارق جمیل نے ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے

سوال: جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ گزارش ہے کہ ایک جلسہ میں مقرر نے یوں تقریر کی "حضرت خولہ بنت ثعلبہ نے عمر کو یوں نصیحت کی وہ عورت کہنے لگی۔ ایک زمانہ تھا تو عمیری عمیری کہلاتا تھا پھر تجھے عمر کہنے لگے پھر تو امیر المومنین بن گیا۔ اللہ سے ڈر کر بار بار کر تو حضرت عمر بھیگی بلی بنے سنتے رہے۔ جب وہ عورت چلی گئی تو لوگوں نے کہا امیر المومنین آپ اس بڑھیا کی خاطر کھڑے ہو گئے۔ کہا ارے ارے بدھو جانتے ہو یہ عورت کون تھی۔ یہ وہ ہے جس کی عرش پر رب نے سنی تھی۔ زمین پر میں کیسے نہ سنتا۔" خولہ بنت ثعلبہ

جواب طلب امور یہ ہیں (1) کیا یہ واقعہ اسی طرح ہے؟

(2) کیا خط کشیدہ الفاظ بابت (توہین) امیر المومنین کی نشاندہی نہیں کرتے؟

(3) کیا ایسے ذاکر (مقرر) کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے؟

(4) ان الفاظ میں توہین صحابہ کرنے والے اہلسنت والجماعت ہیں یا نہیں؟

(5) ایسے مقرر کا وعظ سننا چاہیے یا نہیں؟

تفصیلی جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔

مورخہ 3 اکتوبر 2007ء

سائل: قمر الاسلام کھاریاں

۵۶/۳

نوٹ: سوال مقرر کے آخر جملہ ... (مکمل)

الجواب وباللہ التوفیق

① شریعت مطہرہ کی رو سے یہ واقعہ درست ہے چنانچہ علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر احکام القرآن میں یوں نقل کیا ہے: ولقيها عمر بن الخطابؓ في خلافته والناس معه على حمار فاستوقفته طويلا ووعظته وقالت يا عمر قد كنت تدعى عميرا ثم قيل لك عمر ثم قيل لك يا أمير المؤمنين فاتق الله يا عمر فإنه من أيقن بالموت خاف الفوت ومن أيقن بالحساب خاف العذاب وهو واقف يسمع كلامها فقيل له يا أمير المؤمنين أتقف لهذه العجوز هذا الوقوف فقال والله لو حبستني من أول النهار إلى آخره لا زلت إلا للصلاة المكتوبة أتدرون من هذه العجوز هي خولة بنت ثعلبة سمع الله قولها من فوق سبع سماوات أيسمع رب العالمين قولها ولا يسمعه عمرؓ؟

اور تفسیر معارف القرآن میں علامہ ابن کثیرؒ سے اس کا ترجمہ یوں نقل کیا ہے۔ ایک روز فاروق اعظمؓ ایک مجمع کے ساتھ چلے جا رہے تھے، یہ عورت حضرت خولہؓ سامنے آکر کھڑی ہو گئیں، کچھ کہنے لگی تھیں، حضرت عمرؓ نے راستہ میں ٹھہر کر ان کی بات سنی، بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس بڑھیا کی خاطر اتنے بڑے مجمع کو روک رکھا، تو آپ نے فرمایا کہ خبر ہے یہ کون ہے یہ وہ عورت ہے جس کی بات اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سنی، میں کون تھا کہ ان کی بات کو ٹال دیتا، واللہ اگر یہ خود سے رخصت نہ ہو جاتیں تو میں رات تک ان کے ساتھ یہیں کھڑا رہتا

(۱) صورت مسئولہ میں مقرر نے واقعہ میں جو الفاظ کہے ہیں صحابہ کرام اور [illegible] کے بارے میں
یہ ایک غیر مہذب اور گستاخانہ الفاظ ہیں صحابہ کرام کے بارے میں اس طرح [illegible] کے غیر مہذب
الفاظ استعمال کرنا ناجائز اور گناہ کبیرہ ہے۔

(۲) اگر یہ مقرر آئندہ کے لئے ایسے الفاظ کے استعمال سے باز آئے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے
اور اگر باز نہ آئے تو احتیاط اسی میں ہے کہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

(۳) ان الفاظ کے کہنے سے [illegible] ہے جبکہ [illegible] کفر [illegible]
اور اس کی کوئی صحیح تاویل نہ ہو سکتی ہو۔

(۴) اگر یہ مقرر آئندہ کے لئے اس قسم کے الفاظ کو ترک کرے تو [illegible] ہے
اور اگر نہ کرے تو [illegible] ہے

[illegible] ... [illegible] ... وهو على كل شيء [illegible]

(تفسير احكام القرآن [illegible] ص ۱۴۴ مكتبة دار احياء التراث العربي بيروت لبنان)

(تفسير معارف القرآن [illegible] ص ۳۳۳)

قال العلامة ابن عابدين [illegible] الحنفية [illegible] شرط الصحة [illegible]
[illegible] الامامة مع الكراهة [illegible]
[illegible] ...... [illegible]
[illegible] (رد المحتار [illegible])

قال في شرح [illegible] الحنفية [illegible] الاشعري [illegible]
[illegible] السنة [illegible] الجماعة

(احكام [illegible] ص ۱۶۹ كتاب الايمان والعقائد [illegible])

والله تعالى اعلم بالصواب

الجواب صحيح

[illegible]

۲۵/۱/۲۰۰۹

[illegible]

تبلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کی دعا میں کفریہ کلمات

تبلیغی جماعت کے مولوی طارق کی دعا کے الفاظ

آ جا اللہ آج ہمارا استقبال کر لے۔ یا اللہ یہ کھڑا مجمع نوجوانوں کا بیٹھا ہوا ہے۔ ہماری جوانیوں کی قسم تیری راہ میں نیلام ہو گئیں۔ اب تو آ جا اب تو آ جا بڑی دیر ہو گئی اے اللہ رمضان تو جا رہا ہے تو کبھی آسمان پر آتا تو آ جا پہلے آسمان پر تو آ ہی چکا ہے تھوڑا اور بھی نیچے آ جا آ جا آج تو تیرے سامنے ضد کرنے کو جی چاہتا ہے یا اللہ تیرے آگے لوٹ پوٹ ہونے کو جی چاہ رہا ہے۔ اے مولیٰ کریم آج تو سامنے آ جا تجھ سے لپٹنے کو جی چاہتا ہے تیرے پاؤں پکڑنے کو جی چاہ رہا ہے۔ تیری منتیں کرنے کو جی چاہ رہا ہے تو ہمارے سامنے آ جا ہم تیرے پاؤں پکڑنا چاہتے ہیں۔ ہم تجھ سے لپٹ کر رونا چاہتے ہیں۔ ہم تجھ سے چمٹنا چاہتے ہیں مولا تو آ جا آ جا 27 کی رات ہے پھر تو ختم ہو جائے گی اگر تو آج بھی نہ آیا تو پھر کب آئے گا یا اللہ اب تو بڑی دیر ہو گئی ہے آ جا آ جا۔ اے اللہ ہم تو روز اپنے گھر میں جھاڑو دیتے ہیں روزانہ پانی سے صاف کرتے ہیں تیرا آنگن گندا ہو گیا ہے آ جا اسے دھو دے۔ آج تو آ جا اللہ ایک دفعہ کہہ دے میں آ رہا ہوں اے اللہ

(بروز 12 نومبر 2003ء بمقام مسجد عائشہ فیصل آباد پنجاب میں جمعۃ الوداع کے موقع پر تبلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کے ان کفریہ کلمات پر شرعاً کیا حکم لگے گا۔ اس کے متعلق ایک مفتی صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں زید ایک مجمع میں اس طرح دعا کرتا ہے کہ "اے اللہ تو پہلے آسمان پر تو آ ہی گیا ہے اب نیچے بھی آ جا تجھ سے لپٹنے کو جی چاہ رہا ہے تیرے پاؤں پکڑنے کو جی چاہ رہا ہے ہم تیرے پاؤں پکڑنا چاہتے ہیں ہم تجھ سے چمٹنا چاہتے ہیں اگر تو آج بھی نہ آیا تو کب آئے گا" ان الفاظ میں دعا کرنا کیسا؟ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے جسم مانا گیا ہے اب زید کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

زید کا دعا کے لئے مذکورہ بالا دونوں جملے کہنا کفریہ قول ہیں کہ پہلے جملے میں اللہ عزوجل کے لئے مکان ثابت کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسرے جملے میں اللہ عزوجل کے لئے جسم مانا گیا ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل کے لئے مکان اور جسم ثابت کرنا کفر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے "یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ" یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے (فتاویٰ عالمگیری جلد دوم صفحہ نمبر 295 دار الفکر) اسی طرح شیخ الاسلام امام احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ در مختار کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے جیسا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کی مانند جسم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ نمبر 250 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لہٰذا کہنے والے پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم

مفتی ابو صالح محمد قاسم القادری

دار الافتاء اہلسنت کنز الایمان مسجد (کرد حصہ) بابری چوک

تاریخ ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ بمطابق 25 جون 2005ء

محترم حضرات! آپ نے مولوی طارق جمیل نے یہ دعا کروائی اب طارق جمیل کے دعائیہ کلمات پر کفر کا فتویٰ ملاحظہ فرمایا۔ ہمیں افسوس ہے کہ اب تک مولوی طارق جمیل نے علی الاعلان کفر سے توبہ نہیں کی۔ معلوم ہوا کہ مولوی طارق جمیل اب تک اپنے کفر پر قائم ہے لہٰذا ایسے شخص کی تقاریر سننا، کیسٹیں اور سی ڈی خریدنا اور فروخت کرنا شرعاً حرام ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔

نوٹ: مولوی طارق جمیل کی یہ کیسٹ ان مکتبوں سے طلب فرمائیں۔

☆ مکتبہ لقمان اشرف نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

☆ ضیاء ٹیپ اینڈ کیسٹ سینٹر شہید مسجد کھارادر کراچی

☆ مکتبہ غوثیہ نزد فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی